Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
کوئی بھی خبر تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویریں ہمیں Email کریں
کلکتہ • منگل ، ۱۱ / نومبر ۲۰۲۵ء • بمطابق ۱۹ رجمادی الاول ۱۴۴۷ھ • E-mail- News: aawamirewskolkata@gmail.com, Advt.: kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 • RNI No. WBURD/2014/56804 • Tuesday, 11th November 2025 • KOLKATA • جلد: 12 • شمارہ: 301 • Pages-12

وشال چنا بیسن اور ستو
VS TRADE MARK
100% خالص بیسن
Vishal Sattu and Chana Besan
Contact for Dealer & Distributorship
+91 - 9831045145

کولکاتا ٹور اینڈ ٹراویلس
کی خدمات | حج پیکیج | عمرہ پیکیج | بین الاقوامی اور گھریلو خدمات
زیارت پیکیج
مسجد اقصیٰ، عراق، مصر کی زیارت
ٹکٹ اور ویزا کی فراہمی | فورکس کی سہولت
CUSTOMISED PACKAGE | MANPOWER CONSULTANT
OUR HEAD OFFICE
KOLKATA TOURS & TRAVELS (I) PVT. LTD
Recognised by Ministry of Minority Affairs (Hajj) Govt. of India
MOB : 9830146833 | 7896414910 | 9330689678 | 9957535980
BRANCH OFFICE : H. NO. 33, Elora Upa Path, Hatigaon, Beltola, Sanjogi Path, Guwahati, Assam - 781038
HEAD OFFICE : 209, AJC Bose Road, Karnani Estate, 1st Floor Office No. 6 Kolkata - 700017
E-mail: ktt_in@hotmail.com | kttguw@gmail.com | Website : www.kolkatatours.net

دھلی میں لال قلعہ کے قریب کار میں زوردار دھماکہ
10 افراد جاں بحق، درجنوں زخمی، ممبئی میں الرٹ

نئی دہلی، 10 نومبر: دہلی میں لال قلعہ کے قریب ایک 'ایکو وین' میں زوردار دھماکہ ہوا ہے، جس نے پورے علاقے میں افراتفری کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ دھماکہ میں کم از کم 10 لوگوں کی ہلاکت سے متعلق تصدیق ہو چکی ہے، جبکہ درجنوں افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں کچھ کی حالت انتہائی سنگین بتائی جا رہی ہے۔ مہلوکین کی لاشیں ایل این جے پی اسپتال میں لے جایا گیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ مہلوکین کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دھماکہ بہت تیز تھا، اور اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قریب میں کھڑی 6-5 گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ این اے آئی کی ٹیم جائے وقوع پر پہنچ گئی ہے اور جانچ بھی شروع کر دی گئی ہے۔ دہلی پولیس نے بھی اپنی طرف سے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ فورنسک اور ٹیکنیکل ایکسپرٹ جلد ہی حادثہ والی جگہ پر پہنچنے والے ہیں، جو یہ پتہ لگائیں گے کہ آخر یہ دھماکہ کیوں ہوا۔ بتایا جا رہا ہے کہ فائر بریگیڈ کے پاس دھماکہ کی خبر 6.55 بجے شام میں آئی تھی۔ دھماکہ کی وجہ سے آس پاس کی اسٹریٹ لائٹس بھی ٹوٹ گئیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لال قلعہ ...... باقی صفحہ 10 پر

بھار میں دو دھائیوں سے جاری ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے عظیم اتحاد کی حکومت بنائیں: کھڑگے

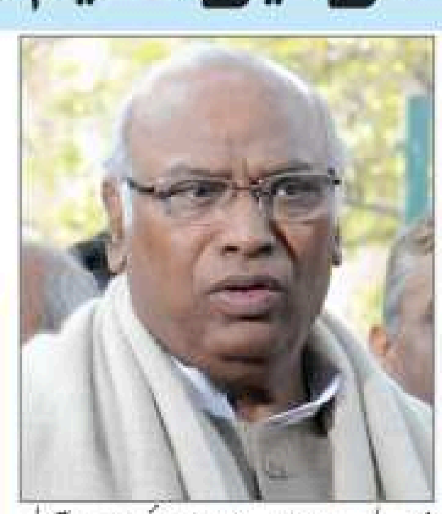

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) بہار اسمبلی کے لیے ووٹنگ کے دوسرے اور آخری مرحلے سے پہلے، کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے رائے دہندوں سے اپیل کی کہ وہ ریاست میں 20 سال پرانی لاقانونیت کو ختم کرنے اور سب کے لیے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے عظیم اتحاد کو ووٹ دیں۔

مسٹر کھڑگے نے کہا کہ بہار کے عوام دو دہائیوں سے ناانصافی کا شکار ہیں اور رائے دہندوں کو اس ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے عظیم اتحاد کو ووٹ دینا چاہیے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ ایک عظیم اتحاد کی حکومت بہار کے عوام کو دو دہائیوں کے بے بس اور بدعنوان نظام سے نجات دلائے گی اور سماج کے ہر طبقے کی ترقی کے لیے کام کرے گی۔ پیر کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں مسٹر کھڑگے نے ...... باقی صفحہ 10 پر

ٹیرف مخالفین کو ٹرمپ نے کہا 'بیوقوف'، ٹیرف سے حاصل رقم کو امریکیوں میں تقسیم کرنے کا اعلان

امریکہ، 10 نومبر: امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر اپنی ٹیرف پالیسی کا دفاع کرتے ہوئے بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی ہر امریکی شہری (امیروں کے علاوہ) کو 2,000 ڈالر کی ادائیگی کی جائے گی۔ یہ رقم ان کی انتظامیہ کے ذریعہ وصول کیے گئے ٹیرف ریونیو سے دی جائے گی۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ جو لوگ ٹیرف کی مخالفت کرتے ہیں وہ بیوقوف ہیں! انہوں ...... باقی صفحہ 10 پر

امریکہ میں آتش فشاں کا خوفناک نظارہ، 300 فیٹ اونچے لاوا کے فوارے کی ویڈیو آئی سامنے

امریکہ، 10 نومبر: آتش فشاں قدرت کے ایک حیرت انگیز، لیکن خوفناک مناظر میں سے ایک ہوتا ہے، جس کا نظارہ کرنا کئی لوگوں کے لیے بہت محبوب ہے۔ امریکی ارضیاتی سروے (یو ایس جی ایس) نے ہوائی کے کلاؤ آتش فشاں سے نکلتے ایک لاوے کی حیرت انگیز ویڈیو جاری کی ہے، جو سوشل میڈیا پر تیزی کے ساتھ وائرل ہو گئی ہے۔ آتش فشاں سے سینکڑوں فیٹ اونچے اٹھتے لاوے ...... باقی صفحہ 10 پر

عزت مآب وزیر اعلیٰ
ممتا بنرجی
چائے باغات کے علاقوں میں
چائے باغات اور معمار خاندان کے
زچہ و بچہ کی سہولت کے لئے
مندرجہ ذیل 15 / عدد بچہ حفاظتی مراکز (پرورش خانہ) کا
ریموٹ کنٹرول نظام کے تحت
خدمات کا مبارک افتتاح کیا
بمقام: - اتر کنیا، انتظامی بھون، جلپائی گوڑی
بتاریخ: - 10 / نومبر، 2025

جلپائی گوڑی	علی پور دوار
(1) دیب پاڑا	(1) رام جھورا
(2) ریا باڑی	(2) باندا پانی
(3) نیوڈوارس	(3) دھولا جھورا
(4) زورانتی	(4) عطیہ باڑی
(5) ٹوٹو پاڑا	(5) کارتیک
(6) ہلدی باڑی	(6) کمار گرام
(7) پلاش باڑی	**کوچ بہار**
(8) ناگا ہوشوری	(1) کوچ بہار

ICA- D2198(18)/2025
محکمہ محنت، حکومت مغربی بنگال

آپ کے شہر کلکتہ میں پہلی بار
ماہُم برانڈ
خالص زیتون تیل
(Extra Virgin)
جو آپ کی صحت کا ضامن ہے
دستیاب ہے
MAHUM
Olive Oil
250 ml
قادری دواخانہ
مٹیابرج کولکاتا
دستیاب ہے
100/125/250ML
KOLKATA DISTRIBUTOR
قادری دواخانہ
Qadri Dawakhana
An ISO 9001:2015 Certified Company
Head Office : B-35/1, Iron Gate Road, Kolkata - 700 024, Ph : 033-2469-3173

گھٹیا کے درد میں؟
کسی بھی قسم کے درد، چوٹ موچ، گھٹیا، جلنے، کٹنے اور بچوں کی مالش میں بہت مفید ہے
ZAFRANI TEL
زعفرانی تیل
ZAFRANI TEL

گیسٹک کے درد میں بدہضمی
بھوک کی کمی، درد جگر
قبض، سینے کی جلن اور
پیٹ کے امراض میں بے حد مفید ہے
Qadri Qabztrozin
گیسٹک کے درد میں
GASTRIC KE DARD MEIN?
QADRI QABZTROZIN
قادری قبض ٹروجن
قادری دواخانہ
LARGEST UNANI G.M.P. CERTIFIED COMPANY
Qadri Dawakhana
An ISO 9001:2015 Certified Company
Head Office : B-35/1, Iron Gate Road, Kolkata - 700 024, Ph : 033-2469-3173

MeZban
Restaurant & Caterer
میزبان ریسٹورنٹ اینڈ کیٹرر
کی دوسری شاخ
اب
65B، شیکسپیئر سرانی 7 پوائنٹ، پارک سرکس، کولکاتا۔ 17 میں
آپ کی خدمت میں حاضر ہے
پیش خدمت ہے
انڈین، مغلائی اور چائنیز کے لذیذ کھانے

مٹن بریانی	مٹن چانپ	مٹن قورمہ	مٹن رزالہ
چکن بریانی	چکن چانپ	چکن بھرتہ	چکن دوپیازہ
چکن تندوری	چکن ٹکہ	چکن ریشمی کباب	اور بٹر نان کے علاوہ
زعفرانی فرنی	گاجر حلوہ،	گلاب جامن	شاہی ٹکڑا وغیرہ

MeZban
Restaurant & Caterer
65B, Shakespare Sarani, Near 7 Point, Park Circus, Kolkata - 700017
6, Ripon Street, Kolkata-700016
033 4520 3099 / 81000 87846 / 89614 87690
FOLLOW US :

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ
الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات

11 / نومبر 2025

فجر	4 بج کر 23 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 46 منٹ
ظہر	11 بج کر 21 منٹ
عصر	3 بج کر 18 منٹ
مغرب	5 بج کر 59 منٹ
عشاء	6 بج کر 12 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

بنگال بی جے پی کو سبق سکھائے گا جیسا اس نے 2011 میں لیفٹ فرنٹ کو سکھایا تھا: ابھیشیک

کولکاتا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے عوام بی جے پی کو بھی سبق سکھائیں گے جو انھوں نے 2011 میں سی پی آئی (ایم) کی قیادت والے لیفٹ فرنٹ کو سکھایا تھا یہ بات ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے لوک سبھا رکن ابھیشیک بنرجی نے پیر کو کہی وہ جب وہ 2007 میں ایسٹ مدنی پور کے نندی گرام میں پولیس فائرنگ کے دوران 14 افراد کی ہلاکت کی 18 ویں برسی کے موقع پر اظہار خیال کر رہے تھے۔ بنرجی نے براہ راست بی جے پی کا نام لینے کے بجائے اس سیاسی دائرے کو "دہلی کے زمیندار" قرار دیا اور کہا "بنگال نے لیفٹ فرنٹ کو ایک ایسا سبق سکھایا جو کبھی نہیں بھولے گا۔ آج ہم دہلی کے زمینداروں کو وہی پیغام بھیجتے ہیں۔ بنگال مزاحمت کرے گا بے رحمانہ اور پکے عزم کے ساتھ۔ ہم ان کے غرور کو بیلٹ باکس میں کچل دیں گے اور اس اخرا جیت کی سیاست کو تاریخ کے کوڑے دان میں پھینک دیں گے۔" انہوں نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کی جانب سے مغربی بنگال میں جاری خصوصی "اسپیشل انٹینسیو ریویژن" (SIR) کی سخت تنقید کرتے ہوئے اسے "خاموش، غیر مرئی جعل سازی" قرار دیا۔ بنرجی نے کہا کہ بی جے پی کی یہ "خاموش، غیر مرئی جعل سازی" دراصل 2011 سے پہلے لیفٹ فرنٹ کی "سائنٹیفک جعل سازی" کا نیا چہرہ ہے۔ بنرجی نے مزید کہا "اس خاص دن پر 2007 میں نندی گرام کے دلیر عوام اس ظالمانہ کوشش کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے جس کا مقصد ان کی زمین ان کی عزت اور عزت بقا چھین لینا تھا۔ آج جارح کا چہرہ بدل چکا ہے مگر ظلم برقرار ہے۔ جہاں ایک وقت میں لیفٹ فرنٹ خفیہ 'سائنٹیفک جعل سازی' پر انحصار کرتا تھا وہیں موجودہ دور میں حکمرانی 'خاموش، غیر مرئی جعل سازی' کا سہارا لے رہی ہے۔" یاد دہانی کے طور پر، 2007 میں نندی گرام میں سابقہ لیفٹ فرنٹ حکومت کی جانب سے کیمیکل ہب قائم کرنے کے لئے زمین حاصل کرنے کی تجویز کے خلاف ایک تحریک پھوٹ پڑی تھی۔ احتجاجی عمل بنیادی طور پر ترنمول کانگریس کی قیادت میں تھا جس میں ماؤسٹ مدد بھی شامل تھی۔ مظاہرین نے نندی گرام کو صوبے کے باقی حصوں سے مکمل طور پر علیحدہ کر دیا تھا۔ اس دن کثیر تعداد میں پولیس فورس نندی گرام پہنچی۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں اور بالآخر پولیس فائرنگ میں 14 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سانحے کو عام طور پر 34 سالہ لیفٹ فرنٹ دور حکومت کے خاتمے اور 2011 میں ممتا بنرجی کی قیادت میں ترنمول کانگریس کے اقتدار کے آغاز میں ایک اہم کردار ادا کرنے کا مانا جاتا ہے۔

ویسٹ بنگال ایس آئی آر 2026: آن لائن فارم جمع کرنے کے لیے EPIC موبائل نمبر سے لنک کرنا ضروری قرار

کولکاتا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) 2026 کے تحت ووٹرلسٹ سے متعلق آن لائن فارم جمع کرنے کی سہولت شروع کر دی ہے۔ یہ قدم ان طلبہ، ملازمین اور دیگر افراد کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہوگا جو کام یا ملازمت کے سلسلے میں ریاست سے باہر رہتے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اب SIR فارم آن لائن جمع کرانے کے لیے EPIC نمبر کا موبائل نمبر کے ساتھ لازمی لنک ہونا ضروری ہے۔ EPIC یعنی Electors Photo Identity Card ایک منفرد نمبر ہے جو ہر ووٹر کو جاری کیا جاتا ہے۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ وہ ووٹرز جن کا SIR فارم پہلے ہی متعلقہ بی ایل او کے پاس جمع ہو چکا ہے وہ آن لائن سمٹ کریں۔

EPIC کو موبائل نمبر سے لنک کرنے کا طریقہ
* الیکشن کمیشن کی آفیشل ویب سائٹ https://voters.eci.gov.in پر جائیں
* Sign Up پر کلک کریں
* اپنا موبائل نمبر، ای میل آئی ڈی اور کیپچا درج کریں
* موبائل پر موصول ہونے والا OTP داخل کریں
* ہدایت ملنے پر اپنا EPIC نمبر درج کریں

الیکشن کمیشن کے مطابق EPIC لنکنگ سے متعلق تمام اپڈیٹس ووٹر کے رجسٹرڈ ای میل پر بھیجے جائیں گے۔

SIR 2026: آن لائن فارم جمع کرنے کا طریقہ
* voters.eci.gov.in پر جائیں
* Fill Enumeration Form پر کلک کریں
* موبائل یا EPIC نمبر درج کریں
* ریاست اور EPIC نمبر کی تفصیل دیں
* اسکرین پر موجود پہلے انتخابی ریکارڈ کی تصدیق کریں

الذکر ہے کہ آن لائن SIR فارم بھرنے کے لیے EPIC کا موبائل نمبر سے لنک ہونا لازمی ہے۔ اگر لنک نہ ہو تو فوراً Form-8 جمع کر کے یہ عمل مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے Correction of Entries میں صرف Mobile Number کا انتخاب کرنا ہوگا۔ EPIC اور موبائل نمبر لنک ہونے کے بعد امیدوار کو دوبارہ لاگ ان کر کے
* SIR فارم بھرنا ہوگا
* پچھلی SIR معلومات درج کرنا ہوں گی

آدھار پر مبنی ای سائن لازمی
کمیشن نے بتایا ہے کہ ای سائن کے ذریعے SIR فارم جمع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ EPIC اور آدھار میں درج نام یکساں ہوں، ورنہ فارم سمٹ نہیں ہو سکے گا۔

بنگال ایس آئی آر مہم میں غیر معمولی تیزی
اب تک 5 کروڑ 15 لاکھ سے زائد فارم گھر گھر تقسیم

کولکاتا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں ووٹرلسٹ کی خصوصی نظرثانی، یعنی ایس آئی آر مہم، اپنی رفتار میں مسلسل اضافہ کرتی جا رہی ہے اور اتوار کی رات تک ایک نیا ریکارڈ قائم کر چکی ہے۔ ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر کے مطابق آج رات 8 بجے تک ریاست بھر میں 5 کروڑ 15 لاکھ سے زیادہ گنتی فارم گھر گھر جا کر تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ہفتہ کی رات تک تقسیم کیے گئے تقریباً 4.17 کروڑ فارمز کے مقابلے میں 98 لاکھ سے زیادہ اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں، جو مہم کی تیزی اور بوتھ لیول افسران (بی ایل او) کی سرگرم کوششوں کا واضح ثبوت ہیں۔ ریاست کے تمام 294 اسمبلی حلقوں میں تعینات 80 ہزار 681 بی ایل او مستقل طور پر ووٹروں تک پہنچ رہے ہیں۔ فارم کی ایک کاپی ووٹر کے پاس رہتی ہے جبکہ دوسری انتخابی ریکارڈ کے لیے جمع کی جاتی ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں فارم تقسیم کرنے کی رفتار میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور مسلسل پانچویں دن ایس آئی آر مہم مقررہ توقعات سے بڑھ کر رہی ہے۔ محکمے نے اس غیر معمولی پیش رفت کو انتظامی ہم آہنگی، بی ایل او نیٹ ورک کی فعالیت اور ووٹروں کے بھرپور تعاون کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ حکام کے مطابق 2002 کے بعد پہلی بار ریاست میں اس پیمانے پر ووٹرلسٹ کی جامع نظرثانی کی جا رہی ہے۔ تقریباً 23 برس بعد ہونے والی یہ وسیع مہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہے کہ ہر تفصیل درست، اپ ڈیٹ اور غلطیوں سے پاک ہو۔ اس دوران بعض اضلاع سے بی ایل اوز اور سیاسی کارکنوں پر حملوں کے چند واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ان واقعات پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے متعلقہ ضلعی انتظامیہ سے رپورٹ طلب کی ہے اور واضح کیا ہے کہ انتخابی عمل میں رکاوٹ یا تشدد کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق مہم کے پہلے مرحلے کو بروقت مکمل کرنے کے لیے اضافی مبصرین تعینات کیے جا رہے ہیں۔ ایس آئی آر مہم 9 دسمبر تک جاری رہے گی، جس کے بعد ویریفکیشن کا عمل مکمل ہوگا اور حتمی ووٹرلسٹ جنوری 2026 میں شائع کی جائے گی۔

☆☆☆

کھردہ کے 5 بار کے کونسلر کا نام 2002 کی ووٹرلسٹ میں نہیں

بیرک پور: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) 1995 سے پانچ بار کونسلر۔ تاپس داس گپتا SIR 2002 کے دوران کھردہ میونسپلٹی کے ترنمول کونسلر تھے۔ تاہم اس سابق کونسلر کا نام 2002 کی ووٹرلسٹ میں نہیں ہے۔ اس سے کھردہ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ترنمول نے اس کے لیے الیکشن کمیشن اور بی جے پی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق کھردہ کے شیام سندر گھاٹ روڈ کے رہنے والے تپس داس گپتا پہلی بار 1995 میں کانگریس کے ٹکٹ پر کونسلر بنے، وہ 2000 میں ترنمول کے کونسلر بنے، اس کے بعد وہ 2020 تک مسلسل کونسلر رہے، حالانکہ انہیں 2022 میں کونسلر کا ٹکٹ نہیں ملا، تاہم وہ ہمیشہ پارٹی کے کاموں میں شامل رہے ہیں۔ ایس آئی آر کے اعلان کے بعد کمیشن کی طرف سے شائع کی گئی 2002 کی ووٹرلسٹ میں ان کا نام نہیں ہے۔ اس کے بارے میں تاپس بابو نے کہا، "2002 SIR کے دوران، میں نے بہت سارے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر ووٹرلسٹ میں ان کے نام ڈالنے میں مدد کی، تاہم، میرا نام 2002 کی فہرست میں نہیں ہے، میں جب سے ووٹنگ کی عمر کو پہنچا ہوں، میں باقاعدگی سے ووٹ ڈال رہا ہوں، میرے بھائی اور بہن کے نام بھی فہرست میں نہیں ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ میں اس علاقے میں بہت سے لوگوں کی فہرست میں شامل نہیں ہوں جو اس فہرست میں نہیں ہیں۔ ووٹر، میں 1995 سے کونسلر کیسے بن گیا۔ اس کے بارے میں، ایک مقامی باشندے اور دمدم-بیرکپور تنظیمی ضلع ترنمول ممشودرا اودواستو سیل کے ضلعی جنرل سکریٹری چندن رائے نے کہا، "تپس بابو کے علاوہ، کئی خاندانوں کے نام جو کھردہ میں پانچ چھ نسلوں سے رہ رہے ہیں، 2002 میں نہیں ہیں، کم از کم کمیشن کی طرف سے ایسے ووٹروں کی فہرست شائع کی گئی ہے۔ مسئلہ پارٹی کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کو بھی بتا دیا گیا ہے۔

بنگال میں ایس آئی آر پر گھمسان، کانگریس سپریم کورٹ پہنچی
کئی ریاستوں اور جماعتوں کی الیکشن کمیشن کے خلاف محاذ آرائی تیز

کولکاتا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں انتخابی فہرستوں کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے آغاز کے بعد یہ معاملہ گرما گیا ہے۔ بنگال کانگریس نے اس پورے عمل کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ صرف بنگال ہی نہیں تامل ناڈو، کیرالا اور کچھ دیگر ریاستیں بھی اس عمل کی سخت مخالف ہیں جبکہ گجرات میں شہری سماجی کارکن بھی عدالت عظمیٰ سے رجوع کر چکے ہیں۔ سیاسی طور پر بھی اس کے خلاف ایک وسیع اتحاد تشکیل پا رہا ہے جس میں ڈی ایم کے، کانگریس، ٹی ایم سی، سی پی آئی ایم اور ایل ڈی ایف جیسی جماعتیں شامل ہیں۔

مغربی بنگال پردیش کانگریس کے ترجمان سومن رائے چودھری کے مطابق پارٹی کے خدشات انتہائی واضح ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں ایس آئی آر کے دوران 44 لاکھ نام حذف کیے گئے اور اس سارے عمل کی شفافیت مشکوک رہی۔

"جب فارم بنگال میں آیا تو ہمیں متعدد خامیاں نظر آئیں۔ یہ بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ 2002 کی ووٹرلسٹ کو بنیاد کیوں بنایا جا رہا ہے، جبکہ 2002 کے بعد کی فہرستیں کہیں زیادہ درست اور جامع ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ لسٹوں کی میپنگ اور لنکنگ میں ایسی خامیاں ہیں جن سے حقیقی ووٹرز کے نام مٹ سکتے ہیں اور جعلی اندراجات برقرار رہ سکتے ہیں۔ سومن رائے چودھری نے اس نئی شرائط پر بھی سوال اٹھایا جن میں شہریوں کی پیدائش کے سال کے مطابق والدین کی تفصیلات طلب کی جا رہی ہیں۔

"1987 سے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کے لیے صرف اپنی تفصیل کافی ہے مگر 1987 کے بعد پیدا ہونے والوں کے لیے والدین کی معلومات لازمی کر دی گئی ہیں۔ 2004 کے بعد والوں سے تو دونوں والدین کی تفصیل مانگی جا رہی ہے۔ یہ سیدھا سیدھا این آر سی کا متبادل لگتا ہے"، انہوں نے کہا کہ بہار کی مثال: 65 لاکھ ووٹرس کے نام حذف

مخالفین بار بار بہار کا حوالہ دیتے ہیں جہاں وسط 2025 میں جاری ڈرافٹ فہرست سے تقریباً 65 لاکھ نام غائب پائے گئے۔ اس معاملے پر زبردست اعتراضات کے بعد یہ کیس اب سپریم کورٹ میں زیر غور ہے۔

عدالت نے الیکشن کمیشن کو حکم دیا ہے کہ حذف شدہ ووٹروں کی ضلع وار مکمل فہرست ویب سائٹس پر اپ لوڈ کی جائے اور ہر نام کے ساتھ حذف کیے جانے کی وجہ بھی واضح طور پر درج ہو چاہے وہ موت ہو، نقل مکانی ہو یا ڈبل رجسٹریشن۔

تامل ناڈو کی حکمراں جماعت ڈی ایم کے نے بھی ایس آئی آر کو 'ڈی فیکٹو این آر سی' قرار دیتے ہوئے اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔

ان کا موقف ہے کہ انتخابی فہرست کی معمول کی ترمیم کے بجائے اسے شہریت کی تصدیق جیسی سخت مشق میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جو بڑی تعداد میں حقیقی ووٹروں کی حق تلفی کا سبب بن سکتی ہے۔

قانونی حیثیت پر سوال متعدد سیاسی جماعتیں اور سماجی ادارے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایس آئی آر آئینی اور قانونی تقاضوں کے خلاف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن آرٹیکل 324 کے ذریعے ری پریزنٹیشن آف دی پیپل ایکٹ 1950 اور الیکٹرز رولز 1960 کو بائی پاس نہیں کر سکتا۔ مزید یہ کہ نئے قواعد یا طریقہ کار سرکاری طور پر نوٹیفائی نہیں کیے گئے اور نہ ہی پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے، حالانکہ قانون اس کی واضح شرط رکھتا ہے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ اجتماعی طور پر ناموں کی جانچ پڑتال کرنا سپریم کورٹ کی طے شدہ ہدایات کے خلاف ہے جن میں انفرادی سماعت اور مناسب نوٹس دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس سے غریب اقلیتوں اور دوسرے کمزور طبقات کے ووٹرز پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ تاہم تنقید کرنے والوں کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر کو سیاسی فائدہ اٹھانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گھر گھر تصدیق کے لیے دیا گیا وقت بہت محدود ہے اور یہ ایسا دور ہے جو مانسون، کرسمس اور پونگل جیسے تہواروں کے باعث عوامی شرکت کو کمزور کر دیتا ہے۔ متعدد علاقوں سے بوتھ لیول افسران کے بارے میں شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ وہ گھروں کا دورہ کیے بغیر فارم چھوڑ گئے یا لوگوں کو غلط طریقے سے دوبارہ رجسٹریشن کی طرف موڑ دیا۔

ریاستی اردو کانفرنس کے سلسلے میں انجمن ترقی اردو مغربی بنگال ریاستی کمیٹی کا دورہ گھسڑی

جنرل سکریٹری ڈاکٹر واصف اختر کی قیادت میں ماسٹر نظام الدین انصاری، افروز عالم، منیر حسین، محمد اسلام محمد ساجد شہواز وارثی، ایم اے شاداب صاحبان پر مشتمل انجمن ترقی اردو کے وفد نے 10 نومبر سوموار کے دن ہوڑہ کا علاقہ گھسڑی کے اردو اسکولوں ایگورنی ایچ ایم اردو ہائر سکنڈری اسکول، معراج العلوم پرائمری اسکول بھوٹ بیان پرائمری اسکول کا دورہ کیا اور ہیڈ مسٹریس و ہیڈ ماسٹر صاحبان کے ساتھ ساتھ تمام ٹیچروں سے ملاقات کی اور ریاستی اردو کانفرنس کے متعلق تفصیلی جانکاری دی اور سینئر طلباء وطالبات کے ساتھ اس ریاستی کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ سبھوں نے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی رضامندی ظاہر کی۔ (محمد صادق: سکریٹری ریاستی کمیٹی)

2002 کی ووٹرلسٹ میں نام نہیں
ندیا میں 'SIR' کی دہشت کے باعث معمر شخص کی موت

ندیا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) ایس آئی آر کی گھبراہٹ سے ریاست میں ایک اور موت کا الزام! متوفی کا نام شیامل کمار ساہا (70) ہے۔ ندیا کے طاہر پور پولیس اسٹیشن کے تحت کلینزائن پور پہاڑ پور گرام پنچایت کے کرشنچک پور منڈل پاڑہ کے رہنے والے ہیں۔ خاندان نے الزام لگایا، "ان کا نام 2002 کی فہرست میں نہیں تھا۔ وہ SIR کے اعلان کے بعد سے پریشان تھے، انہوں نے کھانا پینا تقریباً چھوڑ دیا تھا۔ شیامل کمار ساہا کا آج پیر کی صبح انتقال ہو گیا۔ وہ خاندان کی آمدنی کے اہم ذرائع میں سے ایک تھے۔ ان کی موت سے گھر والوں کو مکمل صدمہ پہنچا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی ترنمول قیادت سمیت پنچایت ممبران موقع پر پہنچ گئے۔

بنگال میں ایس آئی آر کے اعلان کے بعد سے ایک کے بعد ایک موت کے الزامات لگ رہے ہیں۔ اس پر ریاستی سیاست میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اس دوران بنگال میں ایک اور موت کی اطلاع ملی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق شیامل کمار ساہا بنگلہ دیش سے تعلق کے باوجود 30 سال سے زائد عرصے سے بھارت میں مقیم ہیں۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تمام درست دستاویزات، ووٹر کارڈ، آدھار کارڈ، پین کارڈ، اور یہاں تک کہ گھر کے کاغذات بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کا نام 2002 کی ووٹرلسٹ میں نہیں تھا۔ اور اس طرح، خاندان کا دعویٰ ہے کہ شیامل کمار ساہا جب سے ایس آئی آر کا اعلان کیا گیا تھا، گھبراہٹ اور پریشانی میں تھے۔ ان کی بیوی نے کہا، "انہوں نے کھانا پینا تقریباً چھوڑ دیا تھا۔ وہ ہمیشہ پریشان رہتے تھے۔" یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ آخر میں گھبراہٹ میں ان کی موت ہو گئی۔ دوسری جانب مقامی پنچایت ممبر کے شوہر نے کہا، "ان کا نام 2002 کی ووٹرلسٹ میں نہیں تھا، بعد میں ان کا نام لیا گیا، ان کے پاس آدھار کارڈ، ووٹر کارڈ، سب کچھ ہے۔ لیکن وہ سارا دن پریشان رہے۔" اس شخص کا دعویٰ ہے کہ بار بار سمجھانے کے باوجود کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ شیامل بابو کا خاندان ایک بیوی، دو بیٹے اور دو بہوؤں پر مشتمل ہے۔ ان کے دونوں بیٹے باہر مستری کا کام کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، شیامل کمار ساہا خاندان کی آمدنی کا اہم ذریعہ تھا۔ وہ مختلف جگہوں پر سردیوں کے کپڑے لے کر جاتے تھے۔ خاندان کے اہم کمانے والوں میں سے ایک کی اچانک موت نے خاندان کو مکمل مایوسی کی حالت میں چھوڑ دیا۔

بنگال میں کارتک کے آخر میں موسم سرما
مغربی اضلاع میں پارہ تیزی سے گرا

کولکاتا: 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) کارتک کو ابھی کم از کم ایک ہفتہ باقی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سردیاں تھمنے نہیں دے رہی ہیں۔ پورے بنگال میں اس وقت سردیوں کا موڈ ہے۔ صبح کے وقت ہلکی دھند، سردی کا احساس، اور جیسے جیسے دن بڑھتا ہے، دھوپ کے موسم میں بھی سردی محسوس ہوتی ہے۔ کولکاتا شہر بھی سردیوں کا لمس محسوس کر رہا ہے۔ درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے گر گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ چند روز تک شہر کا موسم ایسا ہی رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ دریں اثناء مغربی اضلاع میں سردی کی شدت محسوس کی جا رہی ہے۔ پارہ 15 ڈگری تک گر گیا ہے۔ بدھ تک اس میں مزید کمی کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ علی پور محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی کے مطابق جھارکھنڈ میں سردی کی لہر کی وارننگ کے ساتھ ساتھ مغربی ہوا چل رہی ہے۔ جنوبی بنگلہ دیش اور اس سے ملحقہ گنگا مغربی بنگال میں ایک طوفان بن گیا ہے۔ اس کی وجہ سے، جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں کبھی کبھار جزوی طور پر ابر آلود آسمان رہتا ہے۔ کولکاتا میں درجہ حرارت 20 ڈگری سیلسیس سے نیچے ہے۔

پھول بگان اصلاح معاشرہ سوسائٹی کی جانب سے 9 نومبر اتوار کے دن صبح 10 بجے 11 / جی تانتی باغ میں ایک شاندار بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ادارے کے تمام ممبروں کے علاوہ علاقے کے بہت سے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور 100 سے زائد لوگوں نے خون عطیہ کیا۔ تصویر میں وارڈ نمبر 54 کے فعال کاؤنسلر و ایم آئی سی جناب امیر الدین عرف بوبی بلڈ ڈونیشن کی اہمیت عوام کو بتاتے ہوئے۔ ساتھ میں شمالی کولکاتا کے انٹک کے سابق صدر شری اشوک کمار چکرورتی عرف مانا چکرورتی، ادارے کے جنرل سکریٹری جناب زبیر عالم اور دیگر مہمانان نظر آتے ہوئے۔

مغربی بنگال پردیش کانگریس مائناریٹی سیل کی نائب چیئرپرسن رخسانہ بیگم کی رہنمائی میں کولکاتا کارپوریشن کے وارڈ نمبر 29 میں ایس آئی آر ہیلپ ڈیسک لگایا گیا اور 2002 کے ووٹرلسٹ میں نام سرچ کرنے سے لے کر انومریشن فورم فل آپ کرنے سے مدد کیا گیا جس میں وارڈ کے لوگوں کی معاونت کی گئی اس موقع پر رخسانہ بیگم نے کہا کہ میں اور میری ٹیم لوگوں کے لیے ہر وقت مدد کرنے کو تیار ہیں۔

اسٹالس/آؤٹ لیٹس مختلف اسٹیشنوں میں سیالدہ ڈویژن کے
"ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ اسکیم کے تحت"

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ کو یہاں درخواستیں مطلوب ہیں سربمہر پیکٹ (سنگل) میں اور چھپے ہوئے فارمیٹ میں انفرادیوں سے، سلیف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جی ز)، پچھڑے ہوئے یا کمزور طبقہ کے سماج وغیرہ سے۔ جو مختلف پروڈکٹس کو تیار کرتے ہیں برائے شمولیت "ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ" اسکیم کے تحت، 111 عدد میں اسٹیشنوں میں سیالدہ ڈویژن کے۔ اسکیم کی مختصر جھلیاں: (1) پروجیکٹ کی میعاد: ہوئے بادل وہیش باغ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 27.11.2025 سے ٹالا، بارانگر، ناڈوں، بیرنگر، ٹاکی روڈ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 28.11.2025 سے، طاہر پور، سشان روڈ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 29.11.2025 سے، دھوبولیا، اگرپاڑہ، پاتا، ہاپور، گوچرن، جگدل، بیلا گڑھ، انچھاپور، کاشی نگر ہاٹ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 01.12.2025 سے، سنتوش پور، آگرا، کوماکاتا مارو بج-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 02.12.2025 سے، حسن آباد، سہاش گرام-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 04.12.2025 سے، دکھشن درگاپور، تیزا، چمپاہٹی، گھٹیاری شریف، موگراہاٹ، سوندالیہ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 06.12.2025 سے، بنگاؤں جنکشن، دت پوکھر، دھنیشور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 07.12.2025 سے، ہردے پور، ملاتی پور، بھاسیلا-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 08.12.2025 سے، بہارو، دکھن باراسات، بشیر ہاٹ، کلیانی سلپانچل، مدن پور، کاکدیپ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 09.12.2025 سے، کلیانپور، ہوئور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 10.12.2025 سے، چمپاپوکھر، کلیانی سیمانتا-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 12.12.2025 سے، ماجھر گرام، بالی گھاٹ، ایڈن گارڈن، لال گول، قاسم بازار-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 13.12.2025 سے، گنگا پور، باغ بازار، سوریہ پور، پکاچنڈی، گیدے، کالی نرائن پور جنکشن جیب پور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 14.12.2025 سے، پرنسپ گھاٹ، بدیا دھر پور، پیالی، چاند پاڑہ، سمیر ولی-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 15.12.2025 سے، بھگوان گولہ، مورا گچھا، ہیلڈ انگ، ٹھاکو ادھاری، دیب گرام، رنجی نگر، پلاسی، مجدیا، پارڈانگ، باگولا، کانچی نارہ-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 16.12.2025 سے، بڑابازار، پاتی پوکھر، باسول ڈانگہ، دھاپ دھاپی، پالپاڑا-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 17.12.2025 سے، شانتی پور، گوما، بیرا، بامن گاچھی-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 18.12.2025 سے، بدکا-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 19.12.2025 سے، گوبرڈانگہ، ٹھاکر نگر، اشوک نگر روڈ، نیو بیرکپور، درگانگر، بشار پاڑہ، کروالیہ، کانکیاپور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 21.12.2025 سے، مچھلند اپور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 22.12.2025 سے، جیا گنج، آرن گھاٹ، کرشنا نگر سٹی-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 23.12.2025 سے، کرشنا پور، مرشد آباد، برہمپور کورٹ، پچھولیا، کلیانی گھوش پاڑا، دیولا، دھاموا، ڈائمنڈ ہاربر، جنگرام پور، کیننگ، ہاڑوا روڈ، چلدا، مدھیہ گرام، ملک پور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 24.12.2025 سے، کولکاتا-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 25.12.2025 سے، گوپال نگر-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 26.12.2025 سے، بالی گنج، جے نگر ماجیل پور-30 دنوں کیلئے جس کی شروعات ہوگی 27.12.2025 سے۔ (2) ٹوکن رجسٹریشن فیس: -/2000 روپے بشمول جی ایس ٹی برائے معیاد الاٹمنٹ برائے 30 دنوں کیلئے ہر ایک اسٹال کیلئے۔ (3) انفرااسٹرکچر (i) اسٹالس/آؤٹ لیٹس کی فراہمی ہوگی بذریعہ ریلویز۔ (ii) زیادہ سے زیادہ 20 یونٹس برائے الیکٹرک سٹی فی ایک اسٹیشن ایک پروڈکٹ آؤٹ لیٹ کی اجازت ہوگی ہر وقفہ 15 دنوں کیلئے جو بنیادی سہولت داخل ہوں گے رجسٹریشن کی شرح پر۔ برائے ایڈیشنل یونٹس برائے الیکٹرک سٹی جو اس کی حد سے اوپر جائیں 20 یونٹوں کے قابل عمل شرح اس کی اصل بنیاد پر ہوں گی۔ (4) درخواستوں کا جمع ہونا: 15.00 بجے کے اندر بروز 28.11.2025 درخواستیں لیٹر ہیڈ میں جو تنظیم/سفید سادہ کاغذ پر جس میں دستاویزات کی فوٹو کاپی ہوگی (جس کی نشاندہی قابلیت استعداد میں) بنام سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے روم نمبر-44 ڈی آر ایم آفس، قیصر اسٹریٹ، کولکاتا - 700014 کو جمع کرانا ہوگا سربمہر لفافے میں نامزد جگہوں پر دفتر برائے اسٹیشن ماسٹر/اسٹیشن منیجر/بکنگ سپروائزر، برائے متعلقہ اسٹیشن اس صورت میں اگر ایک سے زیادہ درخواستیں موصول ہوں: کھلا لاٹری/پبلک قرعہ اندازی کیا جائے گا مذکورہ نشاندہی کردہ مقام پر 16.00 بجے بروز 28.11.2025، اسٹیشن کا نام مع نشاندہی کردہ پروڈکٹس، قابلیت استعداد برائے شمولیت اور معاون دستاویزات اور ای او آئی دستاویزات کے ساتھ تفصیلی شرائط و ضوابط دیکھے جا سکتے ہیں اور ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں سرکاری ویب سائٹ سے: www.er.indianrailways.gov.in، وار ساتھ ہی دیکھے جا سکتے ہیں نوٹس بورڈ برائے دفتر سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، سیالدہ

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، سیالدہ
پوربی ریلوے
Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ٹرینوں کا ریگولیشن برائے ٹرافک اور پاور بلاک سیالدہ ڈویژن میں

3 گھنٹے 45 منٹ ٹرافک اور پاور بلاک ہوگا 23.45 بجے سے بروز 11.11.2025 سے 03.30 بجے بروز 12.11.2025 لائن نمبر 5 برج نمبر 1 (کے ایم 18/0 وی-وی 0/31) درمیان سیالدہ اور بدھان نگر اسٹیشن میں سیالدہ ڈویژن میں۔ مندرجہ ٹرینوں کو اس طور پر ریگولیٹ کیا گیا ہے:

- منسوخی بروز 11.11.2025 (منگل): (1) 31447 اپ سیالدہ-نئی ہٹی لوکل۔ (2) 31450 ڈاؤن: نئی ہٹی-سیالدہ لوکل۔ (3) 32249 اپ سیالدہ-ڈانکونی لوکل اور (4) 32252 ڈاؤن: ڈانکونی-سیالدہ لوکل۔
- مختصر منسوخی اور مختصر روانگی: 31542 ڈاؤن: شانتی پور-سیالدہ لوکل کو مختصر طور پر منسوخ کیا جائے گا بیرکپور میں بروز 11.11.2025 (منگل) اور 31511 اپ، سیالدہ-شانتی پور لوکل کو مختصر طور پر روانہ کیا جائے گا بیرکپور سے بروز 12.11.2025 (بدھ)۔

کنٹرولنگ برائے میل/ایکسپریس ٹرینیں: 13106 ڈاؤن بلیا-سیالدہ ایکسپریس: (جے ٹی او: 11.11.2025) کو کنٹرول کیا جائے گا 1 گھنٹہ 30 منٹوں کیلئے اسی روٹ میں بروز 12.11.2025 (بدھ)۔

- ری شیڈولنگ: 33171 اپ سیالدہ-لال گولہ پسنجر: کو ری شیڈول کیا جائے گا 30 منٹوں کیلئے جیسے وہ روانہ ہوگی سیالدہ سے 04.15 بجے بجائے اس کے 03.45 بجے بلاک کے کینسل ہو جانے کے بعد بروز 12.11.2025 (بدھ) کو۔ بلاک مدت کے دوران ٹرین سروس میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ تکلیف کیلئے معذرت ہے۔

ڈویژنل ریلوے منیجر، سیالدہ
پوربی ریلوے
Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

پوربی ریلوے
ٹنڈر نمبر: ایس ڈی ایس ٹی ای-ٹی آئی سی-سی آئی سی-ایم ای ای-آر جی جی-25، بتاریخ: 07.11.2025، ڈویژنل ریلوے منیجر، پوربی ریلوے، ہوڑہ، ڈی آر ایم بلڈنگ نزد ریلوے اسٹیشن، ہوڑہ-711101 کو مطلوب ہے ...
www.ireps.gov.in
HWH-381/2025-26
Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

پوربی ریلوے
ای-ٹنڈر نوٹس نمبر: ای ایل ڈی-300-ڈبلو سی-21-26-2025- بتاریخ: 06.11.2025، ای-ٹنڈر مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/جی آر ڈی، سیالدہ، پوربی ریلوے، کنٹرول بلڈنگ، پہلی منزل، ڈی آر ایم آفس، قیصر اسٹریٹ، کولکاتا-700014 برائے مندرجہ ذیل کام: ٹنڈر نمبر-ای ایل ڈی-300-ڈبلو سی-21-26-2025 ...
www.ireps.gov.in
SDAH-254/2025-26
Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

عالمی سطح پر ممتا بنرجی کی ساکھ میں اضافہ

وزیراعلیٰ کو جاپان سے ڈی لٹ کی اعزازڈگری

کولکاتا ، 10 رنومبر: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ کے طور پر ایک بار پھر بین الاقوامی سطح پر ممتا بنرجی کا نام چمکنے والا ہے۔اس بار پہلی بار انہیں ڈی لٹ اعزاز سے نوازا جارہا ہے۔اگر سب کچھ ٹھیک رہا تو انہیں یہ اعزاز 12 نومبر کو دھندھنیا آڈیٹوریم میں دیا جائے گا۔اس کے لیے جاپان سے خصوصی وفد آرہا ہے۔جو وزیراعلیٰ کو یہ اعزاز دینے والے ہیں۔واضح ہوکہ نبانہ ذرائع کے مطابق جاپان کی یوکوہاما نیشنل یونیورسٹی ممتا بنرجی کو ڈی لٹ اعزاز دینے جارہی ہے۔کولکاتا کے علی پور دھندھنیا اسٹیڈیم میں ہونے والی تقریب میں اس یونیورسٹی کا وفد اور ممتا بنرجی کی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موجود ہوں گے۔غورطلب ہے کہ بنگال کے وزیراعلیٰ کے طور پر یہ ان کا پہلا بین الاقوامی ڈاکٹریٹ اعزاز ہے۔اس سے قبل وزیراعلیٰ ممتا بنرجی کو 2023 میں کولکاتا کی سینٹ زیویئر یونیورسٹی نے ڈی لٹ اعزاز سے نوازا تھا۔انہیں یہ اعزاز کلکتہ یونیورسٹی سے 2018 میں بھی ملا تھا۔تاہم باخبر حلقے اس اعزاز کو ممتا بنرجی کے لیے خصوصی اہمیت کا حامل سمجھتے ہیں کہ پہلی بار کسی بین الاقوامی یونیورسٹی سے یہ اعزاز حاصل کیا گیا ہے۔ممتا بنرجی کو اس ڈی لٹ اعزاز کا ایوارڈ نہ صرف بین الاقوامی سطح پر پہچان ہے۔بلکہ مغربی بنگال اور جاپان کے درمیان ثقافتی پل مزید مضبوط ہونے والا ہے۔کیونکہ مغربی بنگال نے گزشتہ برسوں میں ٹوکیو کے ساتھ تجارت میں اضافہ کیا ہے۔مختلف منصوبوں میں جاپان کے ساتھ تعاون کی ریاست کی تاریخ بھی قابل ذکر ہے۔مثال کے طور پر کولکاتا ایسٹ ویسٹ میٹرو پروجیکٹ میں جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کا کردار کافی اہم سمجھا جارہا ہے۔نتیجے کے طور پر ایک لفظ میں کہا جاسکتا ہے،ممتا بنرجی کو دیا گیا یہ اعزاز بلاشبہ کافی اہم ہے۔وزیراعلیٰ کا یہ ڈی لٹ اعزاز انہیں بین الاقوامی سیاسی حلقوں میں مزید مقبول بنائے گا۔کیونکہ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق یہ کہنا کوئی مبالغہ آرائی نہیں کہ بین الاقوامی سطح پر ممتا بنرجی کی پہچان بڑھ رہی ہے۔12 نومبر کو تقریب کے بعد وزیراعلیٰ ممتا بنرجی کے تعلیمی اعزازات کی فہرست میں جاپان کی یوکوہاما نیشنل یونیورسٹی کا ایک اور روشن نام شامل ہوجائے گا۔

☆

آخر کار 3 سال 4 ماہ بعد تعلیمی بدعنوانی کیس میں پارتھو چٹرجی جیل سے رہا

کولکاتا ، 10 رنومبر: (عوامی نیوز سروس) بھرتی کرپشن کیس میں سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق ضمانت پر رہا ہونے سے قبل تمام گواہیاں ریکارڈ کرنے کا عمل مکمل کرلیا گیا ہے۔دوسری جانب عدالت نے ضمانت سے متعلق اگلا رہائی کا حکم محفوظ کرلیا ہے۔پارتھو چٹرجی کی جیل سے رہائی اب صرف وقت کی بات ہے۔سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق سی بی آئی کی طرف سے دی گئی آٹھ گواہوں کی گواہی مکمل ہونے کے بعد پارتھو کو جیل سے رہا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔واضح ہوکہ آج آٹھویں گواہ ایس ایس سی کے افسر کی گواہی مکمل ہوگئی۔پارتھو کی ضمانت کی شرط کے طور پر 90 ہزار روپئے پہلے ہی جمع کرائے جاچکے ہیں۔سی بی آئی کی خصوصی عدالت کے جج نے رہائی کا حکم دینے کے بعد اسے پریسیڈنسی جیل میں جمع کردیا جائے گا۔پارتھو بائی پاس پر ایک پرائیویٹ اسپتال میں ہیں۔ایس ایس سی کے سابق چیئرمین سبریش بھٹاچاریہ کو پارتھو کے ساتھ رہا کیا جارہا ہے۔سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق گواہی کے سیشن کے اختتام کے بعد،علی پور سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے سابق وزیر تعلیم پارتھو چٹرجی، ایس ایس سی کے سابق چیئرمین سبریش بھٹاچاریہ اور سابق مشیر شانتی پرساد سنگھ کو حتمی ضمانت دے دی۔خیال رہے کہ پارتھو چٹرجی کو 2022 میں ایس ایس سی ٹیچر ریکروٹمنٹ کیس میں گرفتار کیا گیا تھا۔اسی سال 22 جولائی کو ای ڈی نے جنوبی کولکاتا کے ناک تلہ میں پارتھو کے گھر پر چھاپہ مارا۔کافی دیر تک ان سے پوچھ تاچھ ہوتی رہی۔ای ڈی کے افسران نے ارپیتا چٹرجی کے فلیٹ کی بھی تلاشی لی، جو پارتھو چٹرجی کے قریب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ ارپیتا کے فلیٹ سے بھاری رقم برآمد ہوئی ہے۔پارتھو نے اس سے قبل بھی کئی بار ضمانت کی درخواست کی تھی۔بعدازاں انہوں نے سپریم کورٹ سے بھی رجوع کیا۔گزشتہ سال دسمبر میں سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا کہ پارتھو کو مشروط ضمانت مل سکتی ہے۔تاہم پارتھو الزامات کا تعین کرنے اور اہم گواہوں کے بیانات جمع کرنے کے بعد ہی جیل سے گھر واپس آسکیں گے۔اس کے بارے میں، کچھ مہینے پہلے، سپریم کورٹ نے ایس ایس سی اساتذہ کی بھرتی بدعنوانی کے سی بی آئی معاملے میں تینوں کو مشروط ضمانت دی تھی۔سپریم کورٹ نے یہ شرط رکھی تھی کہ نچلی عدالت الزامات طے کرنے اور مقدمے کی کارروائی شروع کرنے کے بعد حتمی ضمانت دے گی۔اس کے بعد سی بی آئی نے علی پور کی خصوصی عدالت میں آٹھ گواہوں کی فہرست پیش کی۔سوموار کو آٹھویں گواہ کی گواہی مکمل ہوگئی۔ پارتھو کے وکیل بپلب گوسوامی نے بتایا کہ اس کے بعد تینوں کی آخری ضمانت منظور کرلی گئی۔تاہم اگر ضمانت مل جاتی ہے تو سوموار کو ایک نجی اسپتال میں زیر علاج پارتھا چٹرجی کی جیل سے رہائی کا امکان کم ہے۔پارتھو کے وکیل نے کہا کہ ضمانت ملنے کے بعد کچھ اور قانونی عمل باقی ہیں۔ان تمام عمل کو مکمل کرنے میں وقت لگے گا۔ پارتھو چٹرجی منگل کی صبح کے بعد اسپتال سے گھر جانے کا امکان ہے۔

ایس ایس سی امتحانی سوالات پر سنگین الزامات کے ساتھ نیا مقدمہ درج

کولکاتا ، 10 رنومبر: (عوامی نیوز سروس) اسکول سروس کمیشن کی بھرتی کا امتحان گزشتہ ستمبر میں منعقد ہوا تھا۔امتحان کے 54 دن بعد نتائج شائع کیے گئے۔ امسال ریاستی ہائر سکنڈری یعنی کلاس XI اور XII میں اساتذہ کی کل 12,514 آسامیاں ہیں۔ 2,46,543 لوگوں نے اپلائی کیا۔ نتائج آنے کے باوجود تجربے کی بنیاد پر اضافی نمبر دینے کے فیصلے پر سوالیہ نشان لگا کر دائر مقدمہ کی وجہ سے بھرتی کے عمل کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔انہوں نے حکم دیا ہے کہ کیس کے حل ہونے تک بھرتی کا مرحلہ شروع نہیں کیا جاسکتا۔واضح ہوکہ کمیشن نے اس امتحان کے نتائج نومبر کے شروع میں شائع کیے تھے۔ایس ایس سی نے مختلف پیچیدگیوں کی وجہ سے طویل عرصے سے کوئی امتحان نہیں لیا تھا۔ بھرتیاں کافی عرصے سے قانونی الجھنوں میں پھنسی ہوئی تھیں۔آخر کار اس الجھن پر قابو پاکر امتحان لیا گیا۔لہٰذا ان نتائج کے ارد گرد ایک دیرینہ دلچسپی تھی۔اگرچہ نتائج آچکے تھے۔اس درمیان ایک اور مقدمہ درج کیا گیا۔ذہن نشیں رہے کہ کلاس IX-X اور XI-XII کے لیے ایس ایس سی اساتذہ کی بھرتی کا امتحان 18 ستمبر کو منعقد ہوا تھا۔ اس امتحان کے نتائج 7 نومبر کو جاری کیے گئے تھے۔ملازمت کے متلاشیوں کے ایک حصے نے الزام لگایا کہ اس امتحان میں سوالات غلطیوں سے بھرے تھے۔ اس بار غلط سوالات کے الزام میں ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔جسٹس امریتا سنہا کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی۔ مقدمہ درج کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ الزام ہے کہ متعدد مضامین کے سوالات میں غلطیاں تھیں۔درخواست گزار کے وکیل فردوس شمیم نے الزام لگایا کہ تعلیم سے متعلق دو سوالات غلط تھے۔تاریخ پر ایک سوال غلط اور جغرافیہ پر تین سوال غلط تھے۔اس ریاست میں اساتذہ کی بھرتی کو لے کر معاملات کا کوئی خاتمہ نہیں ہے۔ کبھی پیسوں کے عوض نوکریاں دینے کے الزامات لگتے ہیں، کبھی OMR فراڈ کے الزامات ہوتے ہیں، تو کبھی سوالیہ پرچہ میں غلطیوں کے الزامات لگتے ہیں۔ یہ الزامات پرائمری سے لے کر ہائیر سکنڈری تک ہر سطح پر اٹھتے رہے ہیں۔ مقدمات بھی درج کر لیے گئے ہیں۔ جسٹس سنہا کی بنچ میں اس طرح کے کئی معاملے داخل کیے گئے ہیں۔اس بار سپریم کورٹ کے حکم پر نئی بھرتیوں کا امتحان لیا گیا تھا تاہم ایک بار پھر جسٹس امریتا سنہا کی بنچ میں مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔غور طلب ہے کہ کئی بے روزگار لوگوں کی قسمت اس نوکری پر منحصر ہے۔ سپریم کورٹ نے جن اساتذہ کو نوکریاں دی تھیں، ان اساتذہ نے اس امتحان میں حصہ لیا۔اس کے ساتھ نئے امیدواروں نے بھی امتحان دیا۔ اسکول سروس کمیشن (SSC) بھرتی کے عمل کا حتمی نتیجہ دو روز قبل ایک اہم کیس کے فیصلے پر منحصر ہوگیا ہے۔جسٹس امریتا سنہا کی بنچ پر ایس ایس سی معاملے میں طویل سماعت کے بعد عدالت نے کہا کہ اگرچہ تحریری امتحان کے نتائج شائع کیے جاسکتے ہیں، لیکن حتمی نتائج کا اعلان اس معاملے میں فیصلے کے بعد ہی کیا جائے گا۔ اس واقعہ نے ملازمت کے متلاشیوں میں نئی تشویش پیدا کردی ہے۔

ہیلتھ کمیشن کا معاوضے کی عدم ادائیگی پر سخت فیصلہ، قصبہ جینیس اسپتال کا لائسنس منسوخ

کولکاتا،10رنومبر:(عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال ہیلتھ کمیشن نے آخر کار مریض کے اہل خانہ کو معاوضہ ادا نہ کرنے پر ای ایم بائی پاس پر واقع قصبہ جینیس اسپتال کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔11 ماہ کی تاخیر کے بعد کمیشن نے ریاستی محکمہ صحت کو غیر معینہ مدت کے لیے اسپتال کا لائسنس منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔کمیشن کی ہدایات کے مطابق معاوضے کی رقم واپس ہونے تک اسپتال نئے مریضوں کو داخل کرنا مکمل طور پر بند کردے گا۔تاہم احتیاط برتنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے تاکہ پہلے سے داخل مریضوں کے علاج میں کوئی خلل نہ پڑے۔غورطلب ہے کہ 11 ماہ قبل ایک مریض کے اہل خانہ نے شکایت کی تھی کہ اسپتال نے مختلف شعبوں میں غیر اخلاقی طور پر اضافی بل اور رقم وصول کی ہے۔تحقیقات کے بعد کمیشن نے قصبہ جینیس اسپتال کو مریض کے لواحقین کو مجموعی طور پر 3 لاکھ 68 ہزار 889 روپے واپس کرنے کا حکم دیا۔لیکن اسپتال کے حکام مبینہ طور پر اس حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کمیشن کی طرف سے بارہا تحریری اور ای میل رابطے کے باوجود اسپتال نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اقلیتی گروپس اور ائمہ کی ریاست گیر مہم شروع، SIR فارم بھرنے میں لوگوں کی مدد

کولکاتا ، 10 رنومبر: (عوامی نیوز سروس) بنگال میں اقلیتی تنظیموں، مساجد کمیٹیوں اور سینئر علما نے انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے لیے گنتی کے فارم داخل کرنے میں مسلمانوں کی مدد کے لیے ریاست گیر مہم شروع کی ہے۔واضح ہوکہ یہ 2026 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ممکنہ طور پر ہراساں کیے جانے کے بارے میں مسلمانوں میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور الجھن کے درمیان سامنے آیا ہے۔ائمہ اور سماجی گروپوں نے نہ صرف تقریباً 40,000 مساجد سے بلکہ ریاست بھر کے مسلم اکثریتی علاقوں میں آؤٹ ریچ پروگراموں کے ذریعے عوامی اپیلیں جاری کرنا شروع کردی ہیں، رہائشیوں سے امن برقرار رکھنے، SIR فارم کو احتیاط سے پُر کرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔خیال رہے کہ کولکاتا کے ریڈ روڈ پر سالانہ نماز کی امامت کرنے والے امام عیدین قاضی فضل الرحمٰن نے کہا کہ مذہبی رہنما شہریوں کی رہنمائی میں فعال کردار ادا کررہے ہیں۔کولکاتا کی ناخودہ مسجد کے امام مولانا شفیق قاسمی نے کہا کہ ناخودہ مسجد اور کئی دیگر ممتاز مساجد نے نماز ہالوں کے باہر روزانہ تربیتی سیشنز کا انعقاد شروع کردیا ہے اور لوگوں کو SIR کے عمل کے بارے میں رہنمائی کے لیے ہیلپ ڈیسک قائم کرنا شروع کردیا ہے۔علماء کی پہل کے متوازی، اقلیتی امور کے وزیر صدیق اللہ چودھری کی قیادت میں جمعیۃ علماء ہند کی بنگال یونٹ نے ایک بڑے بیداری مہم کا آغاز کیا ہے، جس میں 22 اضلاع میں 1.6 ملین اراکین، 625 یونٹس، 1,100 طلباء، 52،650 مدارس اور اساتذہ کے نیٹ ورک کا استعمال کیا گیا ہے۔

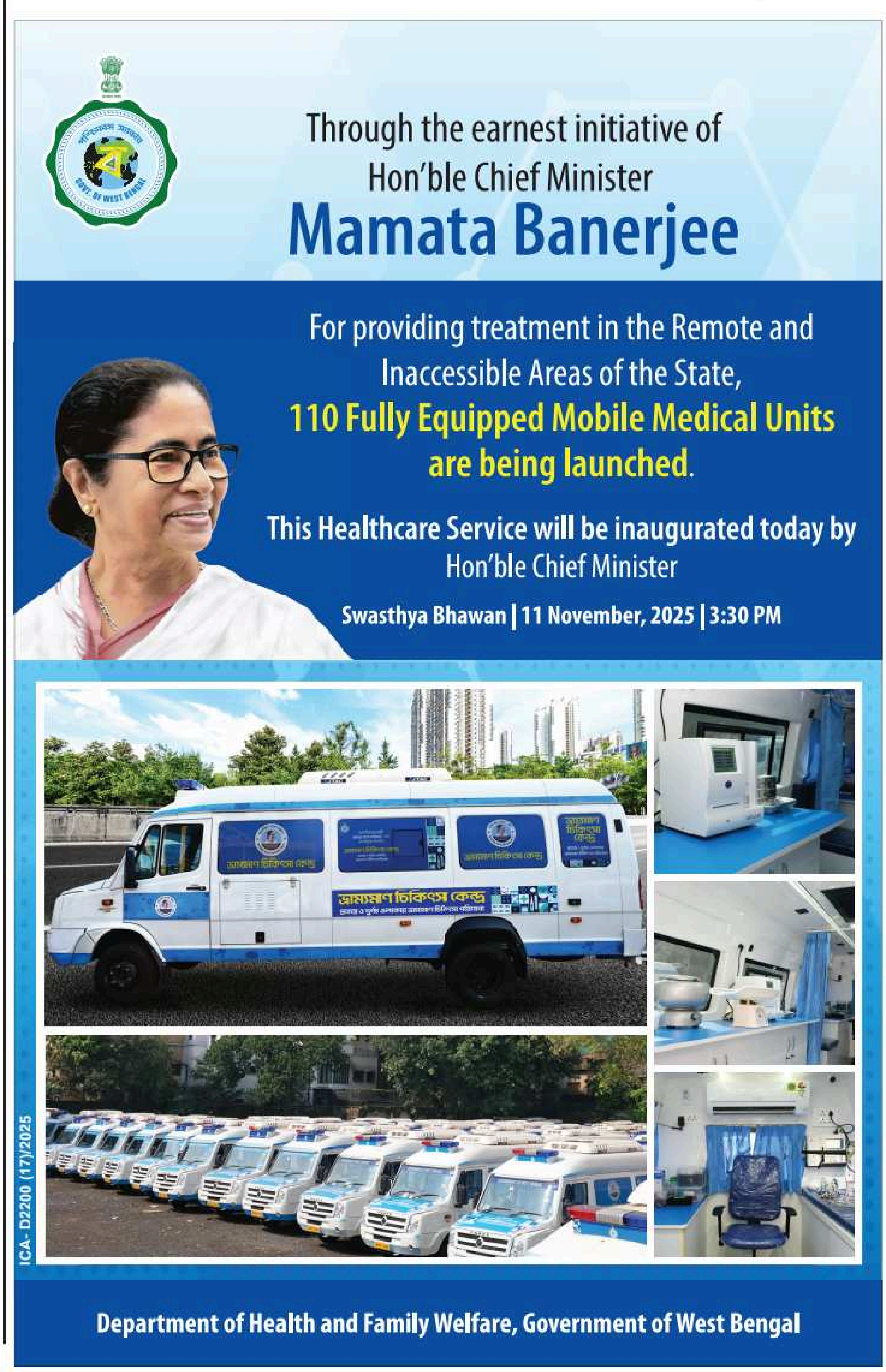

مولانا ابوالکلام آزاد: ایک مطالعہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد توقیر عالم
سابق پرووائس چانسلر،
مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی،
پٹنہ۔ا

آزاد کی امی جان عالیہ بیگم عرب کی رہنے والی تھیں اور ان کی زبان عربی تھی۔ اس لحاظ سے مولانا آزاد کی مادری زبان عربی ٹھہری۔ ان کے ابا جان خیرالدین ہندوستانی تھے اور دہلی سے ہجرت کر کے مکہ گئے تھے۔ ان کی زبان اردو تھی۔ آزاد کو باپ اور ماں کی جانب سے دو تہذیب اور دو زبان وراثت میں ملی۔ آزاد کے والد مولانا خیرالدین علاج کی خاطر 1898 میں مکہ سے بمبئی آئے اور کچھ دن بمبئی قیام کے بعد کلکتہ آگئے جہاں انہوں نے مستقل سکونت اختیار کرلی۔ کلکتہ میں رہائش کی وجہ سے مولانا آزاد بنگالی زبان کے اچھے جانکار ہوگئے۔ کتابوں سے فارسی سیکھی۔ اس طرح وہ اردو، فارسی، عربی اور بنگلہ زبانوں میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ آگے چل کر اس میں ہندی، انگریزی اور فرنچ کا بھی اضافہ کرلیا۔ اپنی عمر کے ابتدائی سالوں ہی میں آزاد نے جو کارنامے انجام دیے وہ حیرت انگیز ہیں۔

گیارہ سال کی عمر یعنی 1899 میں ایک رسالہ "نیرنگ عالم" نام سے جاری کیا۔ اس رسالہ کے صرف آٹھ شمارے نکلے یعنی آٹھ ماہ کے بعد "نیرنگ عالم" بند ہوگیا۔ اس زمانہ میں مصر سے ایک اخبار "مصباح الشرق" کے نام سے نکلتا تھا۔ "مصباح الشرق" ہی کی مناسبت سے مولانا آزاد نے اخبار "المصباح" نکالا۔ اس کا پہلا شمارہ عید کے دن 22.01.1901 کو شائع ہوا تھا جس میں آزاد نے "عید" کے عنوان سے ایک مضمون بھی لکھا تھا۔ یہ مضمون اس قدر پسند کیا گیا کہ دوسرے اخباروں نے بھی اسے پیش کیا۔ 1902 میں ان کی پہلی تصنیف "اعلان الحق" شائع ہوئی تھی۔ اس سال یعنی 1902 ہی میں کلکتہ کے ایک کتب فروش عبدالغفار کی شراکت سے "احسن الاخبار" ہفتہ وار جاری کیا۔ اس وقت تک وہ مدرسہ کے باضابطہ طالب علم بھی تھے جہاں سے 1903 عیسوی میں فراغت حاصل کی۔ 1903 ہی میں ماہنامہ "خدنگ نظر" لکھنؤ کے سب ایڈیٹر ہوئے اور اس سال شاہ جہاں پور یوپی کے "ایڈورڈ گزٹ" کی بھی ادارت کی۔ بیس نومبر انیس سو تین 20.11.1903 کو کلکتہ سے ماہنامہ "لسان الصدق" نکالنا شروع کیا۔ اتنے بڑے بڑے کام آزاد نے اس عمر میں کرڈالے جب وہ ہندوستانی قانون کے مطابق نابالغ یعنی اٹھارہ سال سے کم عمر ہی کے تھے۔ اتنی کم عمری میں اتنی بڑی شہرت حاصل کرلینا معمولی بات نہیں۔ اس سلسلہ کے ایک اہم واقعہ کو کئی لوگوں نے نقل کیا۔ ایک اپریل سے تین اپریل 1904 کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں چیف گیسٹ کی حیثیت سے آزاد کو شریک ہونا تھا۔ پروگرام کے مطابق کلکتہ سے لاہور کے لئے آزاد بذریعہ ٹرین روانہ ہوئے۔ لاہور اسٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے کافی لوگ آئے ہوئے تھے۔ ٹرین رکتے ہی کئی لوگ فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے اور کسی بھاری بھرکم مولانا کی شخصیت کو نہ پاکر لوگوں نے یہی سمجھا کہ شاید آزاد اس گاڑی سے نہیں آئے۔ ان لوگوں کے تجسس کو آزاد نے بھانپ لیا اور خود ہی اپنا تعارف پیش کیا۔ اس کے باوجود سب یہی سمجھتے رہے کہ یہ شاید مولانا آزاد کے بیٹے ہوں گے۔ اٹھارہ سال سے کم عمر کا نوجوان مولانا ابوالکلام آزاد ہوسکتا ہے، یہ بات کسی کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اس سالانہ جلسہ یعنی 1904 میں آزاد کی تقریر اس قدر پسند کی گئی کہ اگلے سالانہ اجلاس یعنی 22,23 اپریل 1905 کے لئے بھی انہیں دعوت دی گئی۔ 1905 کے اس سالانہ جلسہ میں آزاد نے "اسلام آئندہ زمانہ میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ کئی اخبارات و رسائل کے ایڈیٹوریل بورڈ سے آزاد منسلک رہے جن میں "الندوہ لکھنؤ"، "وکیل امرتسر" اور "دارالسلطنت" کلکتہ کے نام اہم ہیں۔ یہاں تک ان کی صحافت اردو ادب اور اسلامیات ہی کے دائرہ میں رہی۔ آزاد کی صحافت کا اہم موڑ ان کا ہفتہ وار "الہلال" ہے جس کا پہلا شمارہ 13.07.1912 کو منظر عام پر آیا تھا۔ اس ہفتہ وار اخبار "الہلال" نے ہندوستان کی صحافت میں ایک ہلچل مچادی۔ نیشنل جرنلزم میں اسے عظیم انقلاب سے تعبیر کیا گیا۔ اس نے برطانوی سامراج کی بنیادوں کو متزلزل کردیا۔ وطن کی آزادی سے متعلق مضامین اس ہفتہ وار اخبار میں شائع ہونے لگے۔ اس اخبار کے تیور اور اس کی مقبولیت سے برطانوی حکومت ڈر گئی۔ اسی خوف کی وجہ سے ہندوستان کی انگریزی حکومت نے اٹھارہ ستمبر 1913 کو الہلال پریس سے دو ہزار روپئے کی ضمانت طلب کی۔ مولانا آزاد نے 23.09.1913 کو یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع کردی۔ اس پر بھی حکومت کو اطمینان نہیں ہوا۔ لگ بھگ ایک سال کے بعد ۱۴/اور ۲۱/اکتوبر کا مشترکہ شمارہ حکومت بنگال نے ضبط کرلیا اور نومبر ۱۹۱۴ میں دس ہزار روپئے کی نئی ضمانت کا مطالبہ کیا جسے آزاد پورا نہیں کر پائے اور "الہلال" کو بند کرنا پڑا۔ اس اخبار کا آخری شمارہ اٹھارہ نومبر ۱۹۱۴ کو شائع ہوا تھا۔ الہلال بند ہونے کے تقریباً ایک سال بعد البلاغ کی اشاعت شروع ہوئی جس کا پہلا شمارہ 15/نومبر 1915 کو شائع ہوا تھا۔ مارچ 1916 میں حکومت نے مولانا آزاد کو صوبہ بنگال کی حدود سے باہر نکل جانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس طرح ۳۱/مارچ 1916 کو البلاغ کا آخری شمارہ شائع ہوا۔ اپریل 1916 میں مولانا آزاد بنگال چھوڑ کر رانچی چلے گئے۔ حکومت نے وہیں قید کرلیا اور یکم جنوری 1920 کو قید سے رہائی ہوئی۔ لیکن اس کے بعد بھی مولانا کو کئی بار جیل جانا پڑا۔ ان کی کتاب "غبار خاطر" میں احمد نگر جیل سے ۱۱/اگست 1942 کا ایک خط ہے جس میں مولانا آزاد نے تحریر فرمایا ہے: "قید و بند کی زندگی کا یہ چھٹا تجربہ ہے۔ پہلا تجربہ 1916 میں پیش آیا تھا، جب مسلسل چار برس تک قید و بند میں رہا۔ پھر 1921, 1931, 1932 اور 1940 میں یکے بعد دیگرے یہی منزل پیش آتی رہی۔ پچھلی پانچ گرفتاریوں کی اگر مجموعی مدت شمار کی جائے تو سات برس آٹھ مہینہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ عمر کے 53 برس جو گزر چکے ہیں، ان میں سے یہ مدت وضع کرتا ہوں تو ساتویں حصہ کے قریب پڑتی ہے گویا زندگی کے ہر سات دن میں ایک دن قیدخانہ میں گزرا۔" 11.08.1942 کے بعد بھی مولانا آزاد کو جیل میں رہنا پڑا۔ احمد نگر جیل سے انہیں بانکوڑا جیل بھیج دیا گیا جہاں سے پندرہ جون 1945 کو رہائی ہوئی تھی۔ اس طرح جیل میں انہوں نے لگ بھگ دس سال کا وقت گذارا۔ ایک محقق عبداللطیف اعظمی نے "مولانا آزاد کی گرفتاریاں اور سزائیں" کے عنوان سے جو مضمون پیش کیا ہے اس میں یہ گنتی نو سال سات ماہ چوبیس دن بتلائی ہے۔ مولانا نے 22.02.1958 کو وفات پائی یعنی ستر سال سے چھ ماہ کم کی عمر پائی۔ جیل خانہ کی زندگی کل عمر کا لگ بھگ ساتواں حصہ بنتی ہے۔ مولانا آزاد جب بارہ سال کے تھے تو ان کی شادی زلیخا بیگم سے ہوگئی۔ اس وقت زلیخا بیگم کی عمر چھ سال کی تھی۔ مولانا جس زمانہ میں احمد نگر جیل خانہ میں بند تھے اسی دوران زلیخا بیگم کا انتقال 09.04.1943 کو ہوگیا۔ شریکۂ حیات سے آخری ملاقات کا ذکر مولانا نے اپنے 11.04.1943 کے خط میں اس طرح کیا ہے: "گذشتہ پچیس برس کے اندر کتنے ہی سفر پیش آئے اور کتنی ہی مرتبہ گرفتاریاں ہوئیں لیکن میں نے اس درجہ افسردہ خاطر اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کیا یہ جذبات کی وقتی کمزوری تھی جو اس کی طبیعت پر غالب آگئی تھی۔ میں نے اس وقت ایسا ہی خیال کیا تھا۔ لیکن اب سونچتا ہوں تو خیال ہوتا ہے کہ شاید اسے صورت حال کا ایک مجہول احساس ہونے لگا تھا۔ شاید وہ محسوس کر رہی تھی کہ اس زندگی میں ہماری یہ آخری ملاقات ہے۔ وہ خدا حافظ اس لئے نہیں کہہ رہی تھی کہ میں سفر کر رہا تھا۔ وہ اس لئے کہہ رہی تھی کہ وہ خود سفر کرنے والی تھی۔" سیاسی معاملات میں مولانا اس قدر غرق رہے کہ انہیں اپنے گھریلو معاملات کی طرف توجہ دینے کی فرصت ہی نہ ملی اس کے ساتھ ہی ان کے اپنے قومی عزائم تھے۔ جیلر نے انہیں بیوی کے انتقال کی خبر دی۔ مولانا اگر چاہتے تو پیرول پر رہا ہو کر بیوی کے جنازہ میں شرکت کرسکتے تھے لیکن ان کے سیاسی عزم نے اس بات کی اجازت نہ دی۔ وطن کی محبت بیوی کی محبت پر غالب رہی۔ اس دنیا میں ہر انسان مٹھی باندھے آتا ہے اور ہاتھ پسارے واپس جاتا ہے۔ اپنے اعمال کے علاوہ جو کچھ بھی اس نے حاصل کیا، سب کا سب اسی دنیا میں چھوڑ جانا اس کی مجبوری ہے چاہے وہ عزیز و اقربا ہوں، اولاد ہو، زمین ہو، مکان ہو یا کوئی بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ۔ علمی یادگار کو بھی اسی صف میں شامل کرسکتے ہیں۔ یہاں بھی مولانا یکتائے روزگار محسوس ہوتے ہیں۔ جب مولانا گیارہ سال سے کم ہی کے تھے تو امی جان چل بسیں، مولانا بیس سال کے ہوئے تو ابا جان اس دار فانی سے رحلت کرگئے اور جب مولانا احمد نگر جیل میں بند تھے اسی زمانہ میں نو اپریل 1943 کو مولانا کی اہلیہ زلیخا بیگم رخصت ہوگئیں۔ اولاد نہیں تھی۔ مولانا کے والد خیرالدین جب کلکتہ آکر بسے تو کرایہ کا مکان لیا۔ مولانا نے بھی باپ ہی کی سنت پر عمل کیا اور تاحیات کرایہ ہی کے مکان میں رہے۔ اپنے کارناموں کے علاوہ انہوں نے کوئی یادگار نہیں چھوڑی۔ مولانا آزاد کی عظیم شخصیت کا ایک ایسا پہلو بھی ہے جسے افسوسناک نہیں تو کم از کم ناقابل ذکر بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے دانشوروں نے اس پہلو کی جانب توجہ نہیں دی۔ مولانا کی شادی بارہ یا ساڑھے بارہ سال کی عمر میں ہوگئی۔ ان کی اہلیہ زلیخا بیگم کی عمر چھ سال کی تھی۔ زلیخا کے والد مولانا آفتاب الدین مولانا آزاد کے والد کے مرید خاص تھے۔ 1898 میں مولانا خیرالدین بن محمد ہادی مکہ مکرمہ سے بہ غرض علاج بمبئی آئے۔ علاج کے بعد 1898 ہی میں کلکتہ آگئے اور یہیں مع اہل وعیال سکونت اختیار کرلی۔ ایک سال کے اندر یعنی 1898 یا 1899 میں ان کی اہلیہ عالیہ بیگم یعنی مولانا آزاد کی امی جان اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ 1906 میں مولانا آزاد کے بڑے بھائی ابو نصر یٰسین چل بسے اور 15.08.1908 کو مولانا خیرالدین کا انتقال ہوگیا۔ مولانا آزاد اپنے کاموں میں اس قدر غرق رہے کہ گھر کی جانب توجہ دینے کا موقع ہی نہ ملا۔ مولانا جب احمد نگر جیل میں بند تھے اس وقت اہلیہ کی سخت خراب طبیعت کی خبر ملی۔ مولانا اگر چاہتے تو انہیں اپنی بیمار بیوی سے ملنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن اس طرح کی درخواست کو انہوں نے مجاہد آزادی کی شان کے خلاف سمجھا۔ زلیخا بیگم کا انتقال 09.04.1943 کو ہوگیا۔ یہاں بھی مجاہد آزادی کی شان بیوی سے محبت پر غالب آگئی اور جنازہ میں شرکت کی درخواست انگریزی حکومت کے سامنے پیش کرنا انہیں گوارہ نہ ہوا۔ انتقال سے قبل زلیخا بیگم نے دوا بھی چھوڑ دی اور ہر کس وناکس کے سامنے التجا کرتی رہیں، "بس خدا کے لئے مجھے ایک مرتبہ مولانا کو دکھا دو۔" لیکن زلیخا بیگم کی آخری خواہش پوری نہیں ہو پائی۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن ان کی اولاد کا ذکر نہیں ملتا۔ جب میں نے مزید تفتیش کی تو پتہ چلا کہ مولانا آزاد اور زلیخا بیگم کے بال بچے تھے ہی نہیں۔ گاندھی جی اور مولانا آزاد کی پہلی ملاقات 1920 میں ہوئی۔ دونوں ایک دوسرے سے کافی متاثر تھے۔ ابتدا ہی سے مولانا آزاد نے انگریز حکومت کی مخالفت کی، اسی لئے "الہلال" کو بند کرنا پڑا اور اسی وجہ سے انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ انہوں نے کانگریس کی رکنیت اختیار کرلی اور 1923 میں اس پارٹی کے عارضی صدر بنے۔ اس وقت آزاد کی عمر پینتیس (۳۵) سال تھی۔ اس سے قبل اتنی کم عمر کا کوئی رہنما کانگریس کے اجلاس کا چیرمین نہیں ہوا تھا۔ 1930 میں وہ آل انڈیا نیشنل کانگریس کے قائم مقام صدر رہے۔ 1939 میں بھی قائم مقام صدر بنائے گئے۔ پھر 1940 سے 1946 تک یعنی چھ سال پارٹی صدر کے عہدہ پر فائز رہے۔ ان سے قبل کوئی اتنی لمبی مدت تک کانگریس کا صدر نہیں رہا۔ 15 جنوری 1947 کو کانگریس کی عبوری حکومت بنی جس میں مولانا آزاد وزیر تعلیم بنائے گئے۔ ۱۵/اگست 1947 سے مولانا آزاد، آزاد ہندوستان کے وزیر تعلیم رہے اور ۲۲/فروری 1958 یعنی انتقال کے دن تک یہ ذمہ داری نبھائی۔ انہیں کی ایما پر 1948 میں یونی ورسٹی ایجوکیشن کمیشن اور 1952 میں سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن بحال کیا گیا۔ تعلیم کے میدان میں جو مرکزی ادارے ہیں وہ انہیں کی دین ہیں جن میں انڈین کاؤنسل فار کلچرل ری لیشن (Indian Council for Cultural Relation)، کاؤنسل فار سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (Council for Scientific & Industial Research)، ساہتیہ اکادمی (Sahitya Academy)، للت کلا اکادمی (Lalit Kala Academy)، سنگیت ناٹک اکادمی (Sangeet Natak Aademy)، یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن (University Grants Commission)، وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

(بقیہ آئندہ)

مولانا ابوالکلام آزاد: ایک عبقری شخصیت

پروفیسر شکیل احمد قاسمی
شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پٹنہ

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد، ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جس کا طرز فکر بھی جداگانہ تھا اور طرز عمل بھی دوسروں سے الگ۔ وہ فطری طور پر تخلیقی ذہن کے آدمی تھے۔ تقلیدی فکر خواہ کسی بھی حوالے سے ہو، ان کی جودتِ طبع سے قطعاً میل نہیں کھاتی تھی۔ وہ اپنی راہ خود نکالنے اور اپنی دنیا خود تعمیر کرنے کے قائل تھے۔ مذہبی عقائد کے حوالے سے اپنے اس مزاج کو بیان کرتے ہوئے وہ خود لکھتے ہیں کہ 'عام حالات میں مذہب انسان کو اس کے خاندانی ورثہ کے ساتھ ملتا ہے اور مجھے بھی ملا مگر میں موروثی عقائد پر قانع نہ رہ سکا۔ میری پیاس اس سے زیادہ نکلی، جتنی سیرابی وہ دے سکتے تھے۔ مجھے پرانی راہوں سے نکل کر خود اپنی نئی راہیں ڈھونڈنی پڑیں' (مولانا ابوالکلام آزاد: شخصی پہلو)۔ وہ عمل میں اتحاد قوم و ملت کے جتنے بڑے علمبردار اور جتنا زیادہ اجتماعیت پسندی ان کا شیوہ تھا، طرز فکر وعمل میں وہ اتنا ہی زیادہ انفرادیت پسند تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ انفرادیت پسندی میں بھی وہ اعتدال کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیتے تھے۔ وہ ہر چیز میں 'اپنی نئی راہ ڈھونڈنے' کے ذوق کے اسیر ضرور تھے لیکن یہ اسیری 'تلاشِ حق' کی راہ میں ان کے لئے کبھی رکاوٹ نہیں بنی۔ منزل کی تعیین میں وہ قرآن وحدیث کے رہنما اصول کے ہی پابند نظر آتے ہیں۔ ان کی سلامت روی اور اعتدال پسندی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ امتیاز کو پانے کی کوشش میں انہوں نے کبھی اعتبار مجروح نہیں ہونے دیا۔ سیاست کے متعلق عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ اس میدان میں آنے کے بعد انسان اگر بدنام نہ ہو، تو پہلے جیسی نیک نامی بھی برقرار نہیں رہتی۔ اس معاملے میں بھی مولانا ابوالکلام آزاد دوسروں سے مختلف واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ سیاست میں گزارا لیکن اس کے باوجود سیاست ان کی نیک نامی پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوسکی۔ اپنے بعض سیاسی نظریات اور فیصلے کی وجہ سے وہ ناقدین کے معتوب ضرور ہوئے، مگر ان کے کردار اور اخلاص پر کسی ٹھوس بنیاد پر، انگلی اُٹھانے کی ہمت ان کے مخالفین کو بھی نہیں ہوئی۔ مولانا آزاد ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ بیک وقت وہ سیاست کے ماہر بھی تھے اور خطابت کے رمز شناس بھی۔ وہ اگر صحافت کی فنی باریکیوں سے واقف تھے تو قرآن وحدیث کی معنوی لطافت سے بھی آشنا تھے۔ ذوق ادب اگر ان کی گھٹی میں تھا تو فنون لطیفہ سے آگہی میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ ساری خوبیاں ان کے اندر اس قدر موجود ہیں کہ یہ فیصلہ کر پانا مشکل ہے کہ ان کی شخصیت کا امتیازی پہلو کیا ہے؟ وہ اگر سیاست کے اسٹیج پر ہیں تو مہاتما گاندھی، سردار پٹیل اور پنڈت نہرو جیسے قدآور رہنماؤں کے لئے قابل رشک ہیں۔ اگر خطابت کے ممبر پر ہیں تو ایسے خطیبانہ رنگ وآہنگ کی بنیاد ڈال رہے ہیں جو نہ پہلے کسی کے حصہ میں آیا تھا اور نہ ان کے بعد کسی کو میسر ہوسکا۔ ایسا خطیبانہ اسلوب جس کی تخلیق بھی انہوں نے کی، پروان بھی انہوں نے چڑھایا اور دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے خود اپنے ساتھ لے کر چلے بھی گئے۔ صحافت کے میدان میں قدم رکھا تو ان کی صحافت بامعنی اور بامقصد صحافت کا استعارہ بن گئی اور "الہلال" و "البلاغ" کے جامے میں اردو صحافت کے اعلیٰ نمونے کی حیثیت سے زندہ وجاوید ہوگئی۔ قرآن کا ترجمہ وتفسیر لکھنے کی ٹھانی، تو 'ترجمان القرآن' کے نام سے ایسا شاہکار اپنے پیچھے چھوڑ گئے جس پر ریسرچ اسکالرز آج بھی انگشت بدنداں ہیں۔ مولانا آزاد نے جلاوطنی اور قید و بند کے دوران جو کارہائے نمایاں انجام دئے وہ کام کرنے والوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ رانچی میں جامع مسجد کو مولانا نے اپنے کاموں کا مرکز بنایا، یہاں سے خطاب اور ذہن سازی کرتے رہے۔ کثیر المقاصد کاموں کے لئے انجمن اسلامیہ کا قیام مولانا کی کوششوں سے عمل میں آیا، پھر اسی انجمن کے زیر انتظام مدرسہ اسلامیہ رانچی کرائے کے مکان میں 16 نومبر 1917 کو قائم کیا گیا۔ پھر 28 فروری 1918 کو مدرسہ کی عمارت کے سنگ بنیاد کی مناسبت سے عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا۔ تعلیمی بیداری اور ماحول سازی کے لئے 3-5 نومبر 1918 اور 31 اکتوبر تا 2 نومبر 1919 کو عظیم الشان تعلیمی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس طرح مولانا کی ان کوششوں سے بہار، بنگال کے ساتھ پورے ملک میں غیر معمولی اثرات مرتب ہوئے۔ مولانا آزاد ملی اتحاد کو ضروری سمجھتے تھے اور وہ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے ملت کے سارے نظریاتی اور فکری طبقوں سے ارتباط پر یقین رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکا تعلق جمیعۃ علما، دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء، اہل حدیث علماء، اور دیگر اداروں اور نمائندہ شخصیتوں سے مضبوط رہا۔ مولانا آزاد مدارس کے نظام تعلیم کو جامع اور نفع بخش بنانا چاہتے تھے، انہوں نے 1947 میں لکھنو میں نصاب کمیٹی کے جلسہ میں منتظمین مدرسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا 'آپ جانتے ہیں کہ چند کتابوں کا علم حاصل کرنے اور نفس علم حاصل کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آج 1947 میں جن چیزوں کو معقولات کے نام سے پڑھا رہے ہیں وہ وہی چیزیں ہیں جن سے دنیا کا دماغی کارواں 200 برس پہلے گزر چکا ہے، آج اس کی دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے' گویا مولانا آزاد قدیم صالح اور جدید نافع' کے قائل تھے اور یہی ان کا نظریہ تعلیم تھا۔ علامہ سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں 'مولانا آزاد کی دیدہ وری داد کے قابل ہے کہ انہوں نے وقت کی روح کو پہچانا اور اس فتنہ فرنگ کے عہد میں اسی طرز وروش کی پیروی کی جس کو ابن تیمیہ اور ابن قیم نے فتنہ تاتار میں پسند کیا تھا اور جس طرح انہوں نے اس عہد کے مسلمانوں کی تباہی کا راز فلسفۂ یونان کی دماغی پیروی کو قرار دیا۔ اسی طرح اس عہد کے مسلمانوں کی بربادی کا سبب فلسفۂ یونان و فرنگ کی ذہنی غلامی کو قرار دیا اور نسخۂ علاج وہی تجویز کیا کہ کلام الٰہی کو رسولؐ کی زبان و اصطلاح اور فطرت کی عقل اور فلسفہ سے سمجھنا چاہئے'۔ مفکر اسلام سید ابوالحسن علی ندوی کے خیال میں 'مولانا آزاد ہندوستانی سیاست اور ہماری قدیم تہذیب وثقافت کا ایک ستون تھے۔ ان کا حافظہ، ان کی غیر معمولی ذہانت، ان کی حاضر دماغی اور بیدار مغزی، ان کی ادبیت اور ان کی انشاء پردازی جو کسی وقت اور کسی جگہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑتی، ان کی اپنے مطالعہ اور معلومات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی عجیب وغریب صلاحیت، ان کی سیاسی بصیرت اور دور بینی، انکی اپنے خیالات میں پختگی اور اپنے مسلک پر ثابت قدمی واستقامت اور لوگوں کی مدح وتنقید سے بے پرواہی، ان کی خودداری اور عزت نفس ہر شبہ سے بالاتر اور ہر اختلاف سے بے نیاز تھی' (پرانے چراغ) مولانا کے افکار وخیالات، وسیع النظری، وسعت معلومات اور دور اندیشی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ملک کے پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے انھوں نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی)، یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن، سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن، انڈین کونسل فار ایگریکلچر اینڈ سائنٹفک ریسرچ سینٹر، سینٹرل کونسل فار فیزیکل ریسرچ سنٹر، سینٹرل کونسل فار کلچرل سینٹر، انڈین کونسل فار میڈیکل ریسرچ سینٹر، ساہتیہ اکیڈمی 'للت کلا اکیڈمی وغیرہ کی بنیاد رکھی۔ انھوں نے آل انڈیا کونسل فار ٹکنیکل ایجوکیشن قائم کیا، ملک میں سب سے پہلا انسٹی ٹیوٹ آف ہائر ٹکنالوجی 1951 میں اسی کونسل کے زیر اہتمام کھڑکپور انسٹی ٹیوٹ آف ہائر ٹکنالوجی کے نام سے کھولا گیا جس کا سنگ بنیاد مولانا آزاد نے اپنے ہاتھوں رکھا تھا۔ اس موقع پر مولانا کے خطاب میں دور اندیشی دیکھئے: 'میرا پہلا کام تھا کہ ٹکنیکل تعلیم کی طرف توجہ دوں تاکہ اس سلسلہ میں ہم خود کفیل بن سکیں، ہمارے بہت سے نوجوان ٹکنیکل تعلیم کے حصول کے لئے غیر ممالک میں جاتے ہیں، میں اس دن کا انتظار کر رہا ہوں جب غیر ممالک کے طلباء ہندوستان میں اس تعلیم کو حاصل کرنے کے لئے آئیں'۔ مولانا آزاد کی دور اندیشی اور ان کے مؤثر اقدامات کی وجہ سے ہندوستان نے ٹکنیکل ایجوکیشن میں غیر معمولی ترقی کی ہے اور یہاں سے ماہر انجینئر اب دوسرے ممالک میں جاکر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کی شدید ضرورت ہے کہ مولانا آزاد نے اپنے دور وزارت میں جس طرح کے فیصلے کئے تھے اس پر تحقیق کی جائے اور دیکھا جائے کہ ان خطوط پر کہاں کہاں کیا کچھ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ملک کی ترقی کے لئے مناسب ہوگا۔ اس لحاظ سے مولانا آزاد کے افکار اقدامات میں عصری معنویت پائی جاتی ہے۔ امام الہند کے خطاب کے ایک اقتباس پر ہم اپنی تحریر کو ختم کرتے ہیں: 'آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے اور ہم اس کے لئے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔ آج زلزلوں سے ڈرتے ہو، کبھی تم خود ایک زلزلہ تھے۔ آج اندھیرے سے کانپتے ہو، کیا یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اجالا تھا۔ یہ بادلوں نے میلا پانی برسایا ہے تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے اپنے پائینچے چڑھا لئے ہیں، وہ تمہارے ہی اسلاف تھے جو سمندروں میں اتر گئے، پہاڑیوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا، بجلیاں آئیں، تو ان پر مسکرا دئے، بادل گرجے تو قہقہوں سے جواب دیا، صرصر اٹھی، تو اس کا رخ پھیر دیا، آندھیاں آئیں تو ان سے کہا کہ تمہارا راستہ یہ نہیں ہے۔ یہ ایمان کی جانکنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے آج خود اپنے گریبانوں سے کھیلنے لگے اور خدا سے اس درجہ غافل ہوگئے کہ جیسے اس پر کبھی ایمان ہی نہیں تھا'۔

رابطہ: 9431860419

ذرا تم ہی کہو سر پہ مصیبت کس لئے آئی

بے نام گیلانی

ایران دنیا کی قدیم ترین واہم تہذیبوں میں سے ایک ہے، جس کی تاریخی اور شہری بستیوں کی تاریخ 4000 ق م تک پہنچتی ہے۔ سطح مرتفع ایران کے جنوب مغربی اور مغربی حصے قدیم مشرق تہذیب میں روایتی طور پر ایران کی جغرافیائی حیثیت یہ ہے کہ وہ مرکزی ایشیا اور مشرق ایشیا کو مشرق سے قریب اور یورپ سے متصل کرتا ہے۔ سرزمین ایران قدیم زمانہ ہی سے لوگوں کی مہاجرت اور سکونت کا مرکز ہونے کے علاوہ بڑے بڑے جنگلوں پر مشتمل اور مختلف خطرات کا شکار رہی ہے۔ بقول وکی پیڈیا۔ سرزمین ایران پر انسان کے موجود ہونے کی تاریخ زیادہ واضح نہیں ہے لیکن پھر بھی بعض محققین نے افریقہ، مرکزی ایشیا، قفقاز اور شبہ قارہ ہندوستان سے بہت سے لوگوں کے ہجرت کر کے سرزمین ایران پر آنے کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ظاہر اسب سے پرانی جگہ جہاں پر ایک بہت پرانا تاریخی پتھر بھی نصب کیا گیا ہے، جو ایران میں پایا جاتا ہے وہ خراسان میں بستر رودخانہ کشف کے نزدی واقع ہے۔ آج دنیا عجیب وغریب حالات سے دوچار ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری قدیم کہاوتیں، سارے فلسفہ حیات وممات اور ساری قدریں بے معنی ثابت ہو کر رہ گئے ہیں۔ کیونکہ قوت وطاقت کا سارا نظام بگڑتا جا رہا ہے۔ نیز ایک نامعلوم سا خوف ہر ذہن پر طاری ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کا تعارف بالکل بدلا بدلا سا نظر آرہا ہے۔ پیش نگاہ جو حالات وواقعات عمل پزیر ہو رہے ہیں وہ محض فریب نگاہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ان تصنع، مکر وفریب، کذب اور دھوکہ دہی کو ہر مثبت قول وعمل پر فوقیت حاصل ہو رہی ہے۔ دنیا میں قوت کا نظام بہت ہی سرعت سے تبدیل ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظام اور طاقت اپنے متضاد سمت میں رواں دواں ہے۔ یوں تو عام طور پر مسلمانوں کو سلطنت عثمانیہ کی معزولی کے بعد ایک بہت ہی کمزور قوم تصور کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ سلطنت عثمانیہ کی معزولی کے بعد پست ہمت اور مجبور ومحتاج ہو کر یہ خوردہ گئے ہیں۔ ایران کا آخری شاہی دور 1925 سے 1979 تک پہلوی خاندان کے تحت رہا، جس کی قیادت رضا شاہ پہلوی اور پھر ان کے بیٹے محمد رضا شاہ پہلوی نے کی۔ یہ دور 1979 کے ایرانی انقلاب کے ساتھ ختم ہوا، جس نے بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔ اس دور میں جدیدیت اور سیکولرائزیشن کی کوششیں کی گئیں، لیکن ساتھ ہی سیاسی آزادیوں پر بھی پابندیاں عائد ہوئیں۔ دورانیہ: 1925 سے 1979 تک حکمران خاندان: پہلوی خاندان رضا شاہ پہلوی: 1925 سے 1941 تک محمد رضا شاہ پہلوی: 1941 سے 1979 تک عہد نامہ: جدیدیت: رضا شاہ پہلوی نے ایران کو جدید بنانے کے لیے کئی اصلاحات متعارف کرائیں، جن میں جدید تعلیم، انفراسٹرکچر کی ترقی اور سرکاری نظام کو مضبوط کرنا شامل ہے۔ سیکولرائزیشن: انہوں نے اسلامی اثرات کو کم کرنے اور ایک سیکولر ریاست کے قیام کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں اسلامی قوانین میں تبدیلیاں کی گئیں۔ سیاسی اصلاحات: انہوں نے سیاسی آزادیوں کو محدود کیا اور اقتدار کو مرکزی بنانے کا رجحان اپنایا، جو ان کی مطلق العنان حکمرانی کی نشاندہی کرتا ہے۔ شاہی اقتدار کا خاتمہ: 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد، محمد رضا شاہ پہلوی کو ملک چھوڑنا پڑا اور ایران ایک اسلامی جمہوریہ بن گیا۔ یہ نقطۂ تبدیلی ثابت ہوا۔ اس ملک کے شہری جس کا مقصد عین تعیش پسندی تھا۔ وہ تغیر پسندی میں تبدیل ہوگیا اور عوام بڑی ہی ثابت قدمی سے جادۂ اسلام پر رواں دواں ہوگئے۔ ان کی خودداری، خود اعتمادی بیدار ہوگئی۔ کیوں کہ ان کے رہبر عظیم امام خمینی نے قومیت، دین اور خودشناسی سے انہیں آراستہ وپیراستہ فرمایا۔ جن کی روشنی اور چمک آج تک قائم ودائم ہے۔ اج کا جو اسلامی منظر نامہ پیش نگاہ ہے وہ واقعی بہت ہی حوصلہ شکن اور دلازار ہے۔ بیشتر مسلم ممالک امریکہ واسرائیل کے قدموں میں سربہ سجود ہیں۔ متذکرہ بالا دونوں ہی اقوام سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ ان کے جسم میں جان بھی ہے یا نہیں۔ ایران نے قدیم اسلامی تاریخ کو حیات نو بخش دیا۔ وہ دن ذہن اہل اسلام میں رقص فرما ہوگئے جب صلاح الدین ایوبی نے محض 12000 کی اپنی فوج لے کر 400000 نفوس پر مشتمل فوج سے مقابلہ کرتے ہوئے بیت المقدس پر فتح کا پرچم لہرا دیا تھا۔ انہوں نے ہی یہ ثابت کیا تھا کہ جنگیں فوجیوں کی تعداد پر منحصر نہیں ہوتی ہیں بلکہ سپہ سالار کے خلوص، عزائم اور ہمت وحوصلے پر منحصر ہوتی ہیں۔ ویسے ایران کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے قیصر وکسریٰ کی شکست فاش اور وہاں اسلام کے غلبہ سے لے کر نادر شاہ تک ایسی کئی داستانیں ملتی ہیں جن میں قلیل اسلامی فوج نے ایک بڑی فوج کو شکست فاش سے دوچار کر کے فتح یابی حاصل کی ہے۔ یعنی پہلوی خاندان کی حکومت سے قبل ایران بلاشبہ مجاہدین کا ملک رہا۔ لیکن افسوس رضا شاہ پہلوی نے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر کر رکھ دیا۔ بلاشبہ رضا شاہ پہلوی ایران کا بادشاہ تھا لیکن اہل مغرب اور مغربی تہذیب وتمدن کا غلام بھی تھا۔ سرزمین ایران پر جس قدر بے راہروی عہد رضا شاہ پہلوی میں نظر آئی اس قدر کبھی نظر نہیں آئی۔ بہرکیف امام خمینی کی قیادت میں جب ایران کی سرزمین پر انقلاب نے سر اٹھایا تو تمام مغربی سازشیں ناکام ہوئیں اور ارض ایران پر ایک نیا خورشید طلوع ہوا۔ وہ خورشید اسلامی تشخص کا اور حب الوطنی کا تھا۔ سارے مغربی اقدار، طرز حیات اور انسانی صفات سب کے سب بدل گئے۔ ایران مکمل طور پر ایک اسلامی اسٹیٹ میں تبدیل ہوگیا۔ اس کے در و دیوار بھی اسلام کی شہادت دینے لگے۔ موجودہ رہبر معظم حضرت خامنہ ای بھی امام خمینی ہی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ حضرت خمینی رحمت اللہ علیہ کے شاگرد رشید رہے ہیں۔ اس سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ ایک سچے اور پکے حسینی ہیں۔ اس حقیقت سے سارے یہود ونصاریٰ بخوبی واقف ہیں کہ جو سچے حسینی ہوتے ہیں وہ ٹوٹ تو سکتے ہیں لیکن جھک نہیں سکتے۔ حسینیت بنی آدم کا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کے دل سے داخلی وخارجی خوف ختم کر دیتا ہے۔ اکثر وبیشتر انسان کو سب سے بڑا خوف موت کا ہوتا ہے۔ لیکن حسینیوں کو موت کا خوف نہیں بلکہ شہادت کا شوق ہوتا ہے۔ جب شہادت ہی ایک انسان کی آرزو ہو جائے تو اسے کس چیز سے خوفزدہ کیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب اعدائے حسینیت کی فہم میں یہ حقیقت بھی آنی چاہئے کہ جو شخص موت کے لئے ہمہ اوقات تیار ہوتا ہے وہ اسی بے نیازی سے کسی کو موت کے گھاٹ بھی اتار سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک بلاتردید حقیقت ہے کہ یہود ونصاریٰ کو موت کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی زندگیاں ضائع ہوں۔ لیکن حسینی تو حسینی ہیں۔ انہیں سر کٹانا تو منظور ہے لیکن سر جھکانا کسی بھی طور منظور نہیں۔ اس کی زندہ وتابندہ مثال امام خامنہ ای ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے عربی بادشاہوں کی طرح خامنہ ای کو بھی تصور کر لیا ہے۔ کئی طرح کی دھمکیاں دیں، نکولیائی حملے کا انتباہ دیا۔ انتہا تو یہ ہوئی کہ ایران کے نکولیائی پلانٹ پر بھی حملہ کر دیا۔ لیکن امریکہ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ ہاں اسے یہ نقصان ضرور ہوا کہ پہلے ایران امریکہ کی مخالفت دبی زبان میں کرتا تھا۔ اب یہ بانگ دہل کرتا ہے اور امریکہ بڑے بے بسی کے ساتھ سب کچھ سننے کے لئے مجبور ہے۔ یہ ہے خود کو خدا تصور کر لینے کا انجام۔ خدائے تعالیٰ سب کچھ معاف کرسکتا ہے لیکن اپنا شریک نہیں برداشت کرسکتا ہے۔ سو اس نے اس مدعیٔ خدائی کے مقابل پانچ زبردست قوتوں کو لا کھڑا کر دیا جو امریکہ واسرائیل کے لئے لوہے کے چنے ثابت ہو رہے ہیں۔ تاہم امریکہ بھی ایک زبردست طاقت ہے۔ یہ حقیقت تو اپنی جگہ مسلم ہے۔ بہرکیف امریکہ و اسرائیل نے جو یہ تصور کر رکھا تھا کہ ہم پورے ارض فلسطین کو بلامزاحمت کے قبضے میں لے لیں گے۔ یہ بھرم ان دونوں ممالک کا ٹوٹ چکا ہے۔ وہ لوگ امروز بھی ماضی میں جی رہے ہیں۔ وہ یہ سوچنے اور سمجھنے سے قاصر رہے کہ وہ خود جس طرح پوشیدہ طور پر جدید اسلحہ جات تعمیر وتوسیع وغیرہ کر رہے ہیں دیگر ممالک بھی اپنے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش میں مشغول ومصروف ہیں۔ وہ بھی ان حالات میں جب اسرائیل کے گریٹر اسرائیل کا منصوبہ طشت ازبام ہو چکا ہے۔ ایسے میں کم از کم وہ ممالک تو خود کو استحکام دینے میں مصروف ومشغول ہیں ہی جن کی زمین پر اسرائیل کی غاصبانہ نگاہ مرکوز ہے۔ اج سارا منظر نامہ تبدیل ہو چکا ہے۔ اسرائیل تو اسرائیل امریکہ جس نے خود کو غیر مفتوح تصور کر لیا تھا، آج وہ بھی انتہائی خوفزدہ نظر آرہا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے روس اور چین کو اگر الگ رکھ بھی دیا جائے۔ تب بھی ایران آج خود اس قدر مستحکم ہو چکا ہے کہ امریکہ کے پچاس صوبے میں کسی بھی صوبے یا بیک وقت کئی صوبے کو تباہ کرنے کی اہلیت کا حامل ہے۔ آج اس کے پاس کروز میزائل، بیلسٹک میزائل کے علاوہ آئی سی بی ایم میزائل بھی ہے جو بیک وقت کئی وار ہیڈ یعنی نکولیائی بم لے کر حملہ آور ہونے کی صلاحیت سے مزین ہے۔ یعنی اب مکمل طور پر اونٹ پہاڑ کے نیچے آ چکا ہے۔ اس سے نجات کی واحد یہ راہ ہے کہ وہ اپنی بین الاقوامی سیاست میں بڑے پیمانے پر تبدیلی لائے اور نسل کشی کے مرتکب نتن یاہو سے اپنی راہ جدا کر لے۔ ورنہ ماضی کے جرمنی کی مانند اس کی بربادی بھی یقینی ہے۔ امریکہ کو بلاتاخیر نسل کشی کے مرتکب اسرائیل کو خیرباد کہنا ہوگا۔ ورنہ اس کی خیر نہیں ہے کیونکہ ایران اس سے قبل ہی سے برہم ہے جو آج خلیج کا واحد سپر پاور ہے اور ہر قسم کے اسلحہ جات کا حامل ہے۔ اس کے سینے میں بہت سارے زخم ہیں جو اب پھپھولے بن کر پھوٹ رہے ہیں۔ یہی عالم شمالی کوریا کا ہے۔ روس بھی تب سے داخلی طور پر امریکہ سے بھرا پڑا ہے جب امریکہ نے یونائیٹڈ سوویت سنگھ کو لخت لخت کر کے رکھ دیا تھا۔ چین بھی ایک بہترین تاجر ہے۔ وہ عالم تجارت میں اپنا مقابل کسی کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس کی عقابی نگاہ بھی خلیجی ممالک کے اسلحہ بازار پر لگی ہے اور ہر حالت میں وہ اس پرتن دنیا قابض ہونا چاہتا ہے۔ ایسے میں امریکہ کو اپنے تحفظ کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ دیر سعید اسے اپنی بین الاقوامی سیاست اور منصوبہ بندی میں نمایاں تبدیلی کرنی ہوگی۔

benamgilani@gmail.com

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل ، ۱۱ رنومبر ۲۰۲۵ء

آج بہار اسمبلی الیکشن پر سبھوں کی گہری نظر ہوگی

کل 11 رنومبر کو بہار میں دوسرے اور فائنل مرحلے کا الیکشن ہوگا اور 14 نومبر کو نتائج۔ اس مرتبہ ایسا کیوں سمجھا جارہا ہے کہ بہار الیکشن کے نتائج ملک کے مستقبل کا فیصلہ سنادے گی۔ ایسا اس لئے سمجھا جارہا ہے کہ مودی حکومت کی بدعنوانی عوام دشمنی، کسان دشمنی بلکہ اخلاقی اعتبار سے انتہائی سطحی پن کا مظاہرہ کرنے والی پارٹی بی جے پی کو اگر بہار الیکشن میں کامیابی مل جاتی ہے تو پورے ملک کو یہ یقین کرنا پڑے گا کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور اگر صحیح نہ ہوتا تو اتنی بری حالت میں پہنچ جانے کے بعد بھی لوگ بی جے پی کو ووٹ کیوں دیتے؟ اور کیوں اسے کامیاب بناتے جس نے پورے ملک کو تباہ و برباد کردینے میں کوئی کسر نہیں اٹھارکی۔ حتیٰ کہ سطحی پن اس حدتک پہنچ چکا ہے کہ اب رابندر ناتھ ٹیگور کے قومی ترانہ جن گن من کو واہیات بتاتے ہوئے یہ الزام لگارہے ہیں کہ یہ ترانہ فرنگی افسروں کے لئے استقبالیہ دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ پہلے تو وہ گاندھی کی جگہ پر ان کے قاتل دہشت گرد ناتھورام گوڈسے کی آرتی اتارنے لگے پھر سوامی وویکا نند، بابا صاحب امبیڈکر کی مورتیوں کو نقصان پہنچا کر ان عظیم شخصیتوں کا مذاق اڑانے لگے، ملک کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ملک کے بٹوارے کا ذمہ دار بتانے لگے اور اس حقیقت کو یکسر فراموش کردیا کہ دونیشن تھیوری (دواقوامی فارمولہ) آرایس ایس کے جنم داتا ساورکرنے دیا تھا۔ اگر بہار اسمبلی الیکشن میں بی جے پی کو کامیابی مل جاتی ہے تو یہ سچائی کی موت اور باطل کی زندگی کا پیغام ہوگی۔ چونکہ یہ الیکشن SIR کے پرچم تلے منعقد ہورہا ہے جس میں ایک سازشی کی حیثیت سے بی جے پی کے ساتھ چیف الیکشن کمیشن نے گٹھ جوڑ کررکھا ہے لیکن اس جعلی اور فراڈی گٹھ جوڑ کو اور کیا کہا جائے کہ اب زمانہ قطعاً سچائی کا نہیں رہا اور جو لوگ بھی ڈگڈگی بجا کر لوگوں کا گھیرا بنالیتے ہیں انہیں کامیاب نہیں مداری کہا جاتا ہے اور مودی حکومت جس طرح سے 2014 کے روز اول سے کرتی آئی ہے اس سے صاف پتہ چل چکا ہے کہ یہ حکومت دشمن انسانیت ہے اور یہی وجہ ہے کہ پی ایم مودی اسرائیل جاکر نیتن یاہو سے پرجوش معانقہ کرتے ہیں اور فلسطین کے ساتھ نہرو سے لیکر منموہن سنگھ تک جو برادرانہ رویہ برقرار تھا اسے مودی حکومت نے توڑ دیا بلکہ فلسطین میں اسرائیلی حملے کو درست اور حق بجانب بتایا۔ اور مودی حکومت کی دشمن انسانیت پالیسی کو اور بھی آکسیجن ملے گا اگر بہار الیکشن میں بی جے پی اور جے ڈی یو کو کامیابی مل جاتی ہے اور اسی وجہ سے اس وقت بہار الیکشن کو پہلی مرتبہ سب سے زیادہ ترجیح دی جارہی ہے۔

بہار میں دوسرے اور آخری مرحلے کے الیکشن میں جو 11 نومبر کو منعقد ہوگا وہ اس اعتبار سے اہم ہوگا کہ ابھی 9 نومبر کو مہا گٹھ بندھن کے مشترکہ امیدوار اور راشٹری جنتادل چیف لالو پرساد یادو کے چھوٹے بیٹے کو متوقع وزیراعلیٰ کے عہدے کا امیدوار بنا کر پیش کیا ہے۔ اترپردیش کے سابق وزیراعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے چیف اکھلیش یادو نے مہا گٹھ بندھن کی حمایت کرنے پر یقین دلایا اس نے بھی راہل گاندھی کے انداز میں الیکشن سے پہلے تیجسوی یادو کو وزیراعلیٰ کے عہدے کا متمنی اور متوقع وزیراعلیٰ بنانے کی زبان دی ہے کہ اگر بہار الیکشن میں مہا گٹھ بندھن جس میں کانگریس، آرجے ڈی، سماج وادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور دیگر ہم خیال وسیکولر پارٹیاں شامل ہیں ان کی نظر میں یہ الیکشن اس لئے بہت اہم ہے کہ اس میں اگر فرقہ پرستوں کو کامیابی مل گئی تو پھر اس ملک کا دستور بھی بدل جائے اور سیکولرزم اور جمہوریت کی دھجیاں اڑ جائیں گی اور یہ سازش صہیونی طاقتوں کی ہے جس کے ساتھ پی ایم مودی نے اشتراک کررکھا ہے ورنہ وہ اس طرح سے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی حمایت نہ کرتے اور یہ سازش کئی برسوں سے چل رہی ہے جس کا حالیہ ثبوت پیگاسیس آلہ بھی ہے جو جاسوسی کرنے کا ماہر آلہ ہے جسے اسرائیل نے تیار کیا ہے اور ہندستان نے اس آلہ کی خریداری بھی کی تھی۔ اس وقت سبھوں کی نظر بہار الیکشن کے دوسرے مرحلے پر ہے اور اس میں دیکھنا ہوگا کہ کیا ہوتا ہے۔ پہلے مرحلے میں جو 65 فیصد پولنگ ہوئی تو مودی نے یہی کہا کہ کانگریس اور آرجے ڈی کو 65 وولٹ کا جھٹکا پہنچا ہے اور دیکھنا ہے کہ یہ دعویٰ کس حدتک صحیح ہے۔ (خ الف ف)

ھندستان و پاکستان کے زھران: عمر خالد اور حافظ نعیم الرحمن

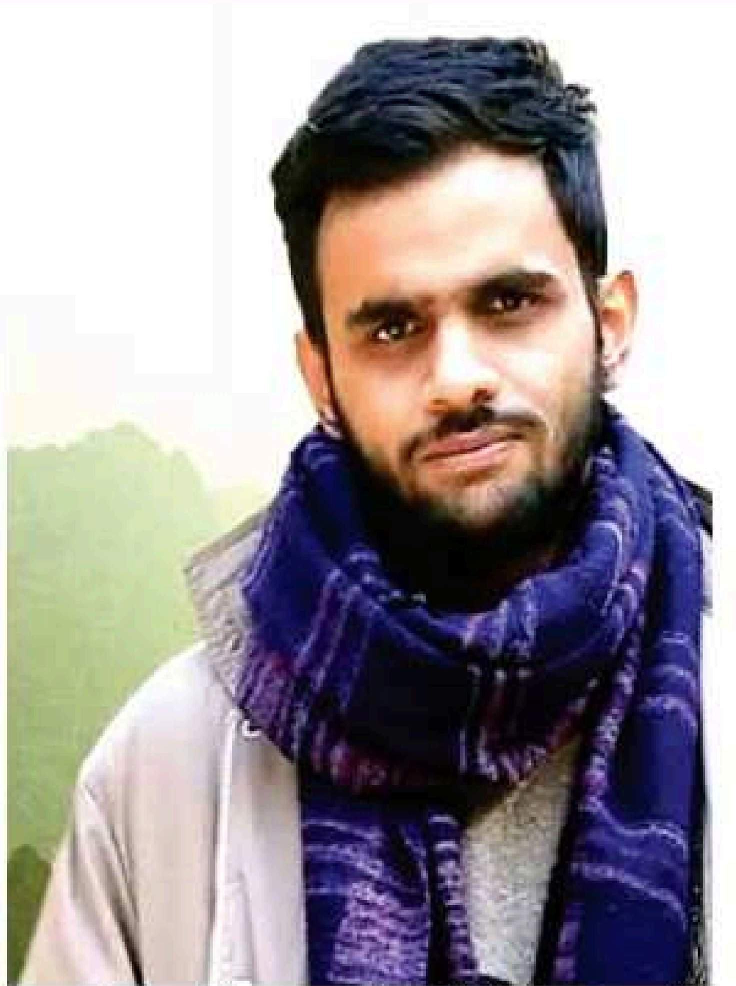

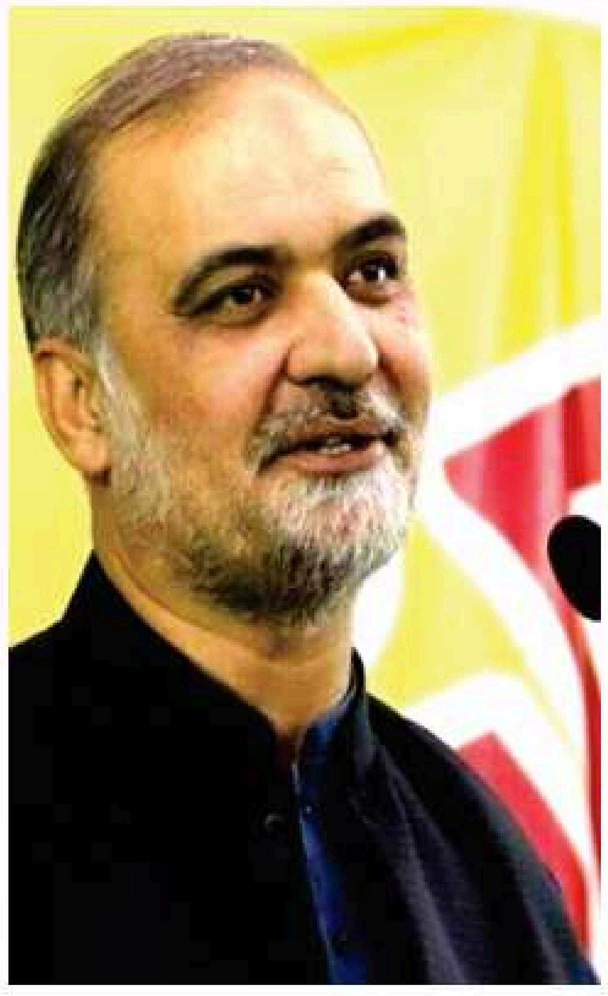

عبدالعزیز

گزشتہ ایک سال سے جب سے زہران ممدانی نے ڈیموکریٹک پارٹی کے پرائمری الیکشن میں اپنے حریف اینڈریو موکو شکست فاش دی اس وقت سے زہران ممدانی کا چرچا دنیا بھر میں ہونے لگا۔ نہ صرف صدر امریکہ ڈونالڈ ٹرمپ زہران ممدانی کے خلاف دل و جان سے میدان میں اتر آئے بلکہ امریکہ کے سارے سرمایہ دار ممدانی کو فائنل الیکشن میں ہرانے کے لئے متحد و منظم ہوگئے۔ اربوں ڈالر ممدانی کو ہرانے کے لئے خرچ کرنے لگے۔ میڈیا کا ایک حصہ بھی جو یہودی لابی سے متاثر ہے وہ بھی زہران ممدانی کے خلاف تال ٹھونک کر پیچھے پڑ گیا۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود زہران کا حوصلہ پست نہیں ہوا بلکہ بلند ہوتا چلا گیا۔ 4 نومبر 2025 کو نیویارک میئر کا فائنل الیکشن ہوا اور 5 نومبر کو نتیجے کا اعلان ہوا۔ زہران ممدانی 50% سے زائد ووٹوں سے اپنے حریف کو ہرانے میں کامیاب ہوگئے۔ زہران ممدانی نے اپنی فتحیابی کے بعد اپنی پہلی تقریر میں ڈونالڈ ٹرمپ کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ "وہ مجھے دیکھ رہے ہوں گے اپنی ٹی وی کی آواز بڑھالیں"۔ زہران ممدانی نے اپنی انتخابی مہم کے دوران کئے گئے تمام وعدوں کو دہرایا اور کہا کہ وہ ایک ایک کرکے پورا کریں گے اور نیویارک کو غریبوں، کمزوروں، مزدوروں اور مہاجروں کے لئے نیویارک کو سہولیات کا مرکز بنادیں گے۔ دوروز کے بعد ڈونالڈ ٹرمپ کا سر ممدانی کے لئے بالکل بدل گئے۔ وہ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "نیویارک کو بہتر شہر بنانے کے لئے میں ممدانی کی ہر طرح سے مدد کروں گا"۔ یہودی لابی بھی سرنگوں ہوگئی۔ ان کے نمائندے بھی زہران ممدانی کو مبارکباد دینے کے لئے ان کے گھر پہنچے۔ ممکن ہے کہ سرمایہ داروں کی ٹولی بھی ممدانی کو مبارکباد دینے آئی ہو۔ ممدانی اپنے آپ کو بغیر کسی پس وپیش کے مسلمان کہتے ہیں اور جمہوری سوشلسٹ بتاتے ہیں۔ جمہوری سوشلسٹ کا مطلب ہے کہ وہ سوشلزم کو پسند کرتے ہیں اور سرمایہ دارانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں تاکہ عام آدمیوں کا بھلا ہو اور غریب سے غریب آدمی دو وقت کی روٹی کھاسکے اور اس کے سر پر چھت ہو اور پہننے کے لئے اس کے پاس کپڑے ہوں۔ زہران ممدانی عوام کی سہولیات اور عوام کے مفاد میں جنگ لڑرہے تھے۔ وہ اس جنگ میں سرخرو ہوئے اور سرمایہ داری کے نظام کو جو حقیقت میں نیویارک اور واشنگٹن میں مرکز ہے پہلا صدمہ ہوا۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی 30 دسمبر 1946ء میں پٹھان کوٹ کے ایک عوامی جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اشتراکی نظام ہو یا سرمایہ دارانہ نظام ہو دونوں نظام عدم توازن کے شکار ہیں۔ ایک وقت آئے گا جب کمیونزم ماسکو میں پریشان حال ہوگا۔ وہ وقت بھی دور نہیں ہے جب نیویارک اور واشنگٹن میں سرمایہ دارانہ نظام لرزہ براندام ہوگا"۔ مولانا کی یہ دونوں پیش گوئیاں ان کی کتاب 'شہادت حق' میں درج ہیں جو پڑھی جاسکتی ہیں۔

زہران ممدانی کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں وہ ایک حدیث شریف بیان کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ حدیث درج ذیل ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: "لوگوں کو سہولت دو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو خوشی کی باتیں سناؤ، ان میں تنفر پیدا نہ کرو"۔ اس حدیث کی روشنی میں جو انگریزی کا لفظ اپنی انتخابی مہم کے دوران نیویارک شہر کے لوگوں کے لئے استعمال کرتے تھے وہ تھا Affordablility جس کے معنی ہیں Bearable (قابل برداشت)، Cheap (سستی اور سب کے لئے گنجائش نکالنا)۔ زہرانی ممدانی کے اپنی تقریر میں قرآن وحدیث کے حوالے دینے سے اسلام کا ان کا گہرا مطالعہ ہے۔ اپنی پہلی تقریر میں ہندستان کے پہلے وزیراعظم جواہر لعل نہرو کی اس تقریر کا حوالہ دینا جو تقریر انھوں نے آزادی کے بعد پہلی رات کو کی تھی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ "پرانے دور سے نئے دور میں داخل ہونے کا زمانہ آگیا ہے"۔

عمر خالد: اپنی کامیابی سے پہلے اور کامیابی کے بعد زہران ممدانی نے عمر خالد کا جو پانچ سال سے پس زنداں ہیں ذکر کیا اور نہ صرف ذکر کیا بلکہ ان کی جیل کی ڈائری کا حوالہ دیا اور بتایا کہ ان کو پانچ سال سے جیل کی کوٹھری میں قید رکھا گیا ہے۔ کبھی تاریخ بڑھادی جاتی ہے اور کبھی تاریخ پر جج غائب رہتے ہیں۔ کبھی وکیل پیشی پر نہیں آتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جج کے مزاج کو دیکھ کر مقدمے کو واپس لے لیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہے بلکہ انھوں نے ایک نہیں متعدد جگہوں پر فساد و تشدد اور جبر و ظلم کے خلاف تقریریں کی ہیں۔ نیویارک کا نومنتخب میئر جہاں ڈونالڈ ٹرمپ، نیتن یاہو اور نریندر مودی کے جبر و ظلم کا ذکر کرتا ہے وہیں عمر خالد پر ہونے والے جبر و ظلم کا تذکرہ کرنے سے باز نہیں آتا۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ زہران کی نظر صرف نیویارک یا امریکہ پر ہی نہیں ہے بلکہ فلسطین، ہندستان اور پاکستان جیسے ملکوں پر بھی ہے۔ وہاں کے اندرونی حالات بھی ان سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

عمر خالد کو جس طرح پانچ سال بغیر کسی ٹرائل کے سزا دی جارہی ہے ہندستان کے وہ تمام لوگ جو انصاف پسند ہیں وقتاً فوقتاً عمر خالد اور اس طرح کے دیگر مسلم نوجوانوں اور مسلم خواتین پر جو ظلم کا پہاڑ توڑا جارہا ہے اس کا بھی ذکر کرتے رہتے ہیں۔ نیویارک کے نومنتخب میئر کا ذکر کرنا بہت بڑی بات ہے، کیونکہ اس سے پوری دنیا میں عمر خالد کی جیل کی ڈائری بھی پڑھی جائے گی اور ہندستان میں عدلیہ اور انتظامیہ کی زبردست بدنامی ہوگی۔ یہ ضرور ہے کہ ممدانی کی طرح اوروں کے منہ سے اس طرح کی آواز شاید ہی نکلے۔

عمر خالد ذہنی طور پر مذہب سے دور تھے اور وہ بائیں بازو کی سیاست کرتے تھے۔ کنہیا کمار اور جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے دیگر نوجوانوں کے ساتھ کئی سال پہلے ان کا نام سرخیوں میں آیا تھا۔ وہ بھی کنہیا کمار کے ساتھ جیل گئے تھے۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں ایک تقریر کے دوران عمر خالد نے کہا تھا کہ "ان کی سیاست ہندو مسلمان کی سیاست نہیں ہے بلکہ وہ سماجی انصاف کی لڑائی لڑرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آدیباسیوں کے حالات زندگی پر ریسرچ کررہے ہیں۔ ابھی تک ان کی پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل نہیں ہوئی ہے۔ ان کو یا ان کے نام کو فرقہ وارانہ سیاست سے جوڑنا غلط ہے۔ دہلی پولس ان کو دہلی فساد کا ماسٹر مائنڈ قرار دیتی ہے۔ حالانکہ وہ فساد کے وقت دہلی میں موجود نہیں تھے بلکہ امراوتی میں تھے۔ اس وقت وہ امن و امان اور حق و انصاف کے لئے بصیرت افروز تقریر کررہے تھے۔ ان کی کسی بھی تقریر میں امن و امان کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔ پھر ابھی انھیں جیل کی سزا دی جارہی ہے اور ان کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی برتی جارہی ہے۔ عمر خالد کی تقریروں کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ زہران ممدانی کی طرح ایک ایسے نوجوان ہیں جو عام انسانوں کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے لئے جدوجہد کررہے تھے۔ اگر زہران ممدانی دہلی یا ہندستان کے کسی شہر کے میئر کا انتخاب لڑتے تو ہرگز کامیابی نہیں ملتی۔ ہندستان کے چنڈی گڑھ میں یہ دیکھا گیا ہے کہ 'عام آدمی پارٹی' اور کانگریس کے مشترکہ میئر امیدوار کے انتخاب میں ریٹرننگ آفیسر کیمروں کے سامنے ووٹوں کی چوری کرتا دکھائی دیا۔ سپریم کورٹ نے ریٹرننگ آفیسر کی چوری پکڑی اور اس کی سزا کا فیصلہ بھی کیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدوار کی جیت کو غیر قانونی قرار دیا۔ یہ ہے ہمارا ہندستان۔ یہاں نہ زہران ممدانی آسانی سے جیت سکتے ہیں اور نہ عمر خالد کو آسانی سے کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔ عمر خالد اور ان کے جیسے دوسرے نوجوان جو 'این آرسی' اور 'سی اے ائے' کے خلاف لڑرہے تھے مودی کی حکومت اسی ضد میں ان کے ساتھ ناانصافی برت رہی ہے۔ عدلیہ بھی ایسا لگتا ہے کہ دباؤ میں ہے اور انصاف کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ نعیم الرحمن: حافظ نعیم الرحمٰن پاکستان کے شہر کراچی کے میئر کے الیکشن میں سب سے زیادہ ووٹوں سے جیت گئے تھے لیکن پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے ان کو زبردستی ہرادیا۔ پاکستان کے قومی اسمبلی الیکشن میں وہاں کی حکومت کے اشارے پر وہاں کے الیکشن کمشنر نے حافظ نعیم الرحمٰن کو کامیاب قرار دیا لیکن حافظ نعیم الرحمٰن نے اس کامیابی کو غیر قانونی بتاتے ہوئے صاف طور پر کہا کہ 'پی ٹی آئی کے امیدوار کو مجھ سے تیس ووٹ زیادہ ملے ہیں اس لئے ان کو کامیاب قرار دیا جائے'۔ حافظ نعیم الرحمٰن سے جب پوچھا گیا کہ پاکستانی حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کیوں آپ کو جتانے پر اُتارو تھے؟ اس کے جواب میں انھوں نے کہا کہ "مجھے جتا کر جماعت اسلامی پاکستان کے دیگر امیدواروں کو ہرانے کا منصوبہ تھا"۔

امریکہ میں جمہوریت اور عدلیہ آزاد ہے۔ یہی آزادی زہران ممدانی اور وہاں کے لوگوں کے لئے نعمت مترقبہ ہے اور ہندستان میں عدلیہ اور جمہوریت پر آمریت کا سایہ منڈلا رہا ہے۔ ہندستان میں جو تھوڑی بہت جمہوریت آئی تھی 2014ء سے وہ برائے نام رہ گئی ہے۔ اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی یہاں کی جمہوریت اور الیکشن کمشنر پر سے پردہ ایک ایک کرکے اٹھارہے ہیں۔ ہندستان بھر میں "ووٹ چور، گدی چھوڑ" کا نعرہ گونج رہا ہے۔ ہندستان بدنام ہورہا ہے۔ ہندستان کی حکومت اور جمہوریت اور الیکشن کمشنر سب بدنامی کی کگار پر ہیں۔ ہندستان کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ دستور اور جمہوریت کے لئے آگے آئے۔

جہاں تک پاکستان کا معاملہ ہے تو وہاں آج تک پاکستان نے جمہوریت کا منہ نہیں دیکھا۔ ملک پر فوج کا قبضہ ہے۔ فوج کا سربراہ مارشل لاء لگا کر ملک پر کبھی قابض ہوجاتا ہے اور کبھی منظور نظر سمجھ کر بظاہر وہ ملک کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں تھمادیتا ہے۔ ہندو پاک میں جب تک جمہوریت نہیں آئے گی آزادانہ و منصفانہ انتخاب نہیں ہوگا۔ کسی زہران ممدانی کا خواہ عمر خالد کی شکل میں ہو یا حافظ نعیم الرحمٰن کی صورت میں ہو دہلی یا کراچی میں میئر کے انتخاب کے لئے فتحیاب ہونا ممکن نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

خورشید اختر فرازی کا صحافت سے گہرا لگاؤ

رنگِ چمن

☆☆☆

افضال انصاری

روزنامہ عوامی نیوز کے مدیر خورشید اختر فرازی کی زندگی کی شام و سحر گذشتہ 55 برس سے اردو اخباروں میں گذر رہی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کیا نام دیا جائے۔ اچھا یہ کریں کہ اسے بے نام ہی رکھیں۔ ایسی یادگار خدمت کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ خورشید فرازی کا یہ صحافتی سفر وہ انمول اثاثہ ہے جس پر دل و جاں لٹانے کو جی چاہتا ہے۔ اُن کی طویل وابستگی نے کولکاتہ میں اردو صحافت کو گلزار رکھا۔ اکثر یہ خیال آتا ہے کہ خورشید فرازی نہ ہوتے تو چمن کا حال کیا ہوتا۔ ویرانی چھائی رہتی اور کیا ہوتا۔ یہ رنگ و بہار اور رعنائی اُن کے دم سے ہے۔ یہ گراں قدر خدمت ایک امانت ہے اور ہمیشہ تحسین کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ کولکاتہ کی اردو صحافت کی تاریخ اُن کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔ کل کا مورخ جدید اُردو صحافت کی داستان لکھے گا تو اُن کو سنہرے لفظوں میں یاد کرے گا۔

خورشید فرازی کے قلم کا سفر 1970 میں آبشار سے شروع ہوا جو شام کا اخبار تھا۔ صحافت کے بال و پر اور باریکیاں سیکھنے کیلئے وہ اسکول کی چھٹی کے بعد یہیں چلے آتے۔ آبشار ان کے ترقی پسند اور روشن خیال والد ابراہیم ہوش کی ادارت میں نکلتا تھا۔ ہوش صاحب مغربی بنگال میں متبادل صحافت کے فاؤنڈر تھے۔ وہ بہت اصول پرست تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ ہم نے سیکھا نہیں پیارے بہ اجازت لکھنا۔ انہوں نے 1975 میں سیاسی ایمرجنسی کے دوران قلم رکھ دیا مگر سمجھوتہ نہیں کیا۔ اُن کے صاحب زادے خورشید اختر فرازی اُن ہی کی طرح باصلاحیت اور ذہین ہیں۔ اردو صحافت کی ترقی اور فروغ میں والد اور فرزند دونوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس وقت ہندوستان کے صحافتی حلقے میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو خورشید فرازی کے نام سے واقف نہ ہو۔ ہر خاص و عام میں وہ یکساں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

قلم لوگوں کی امانت ہے۔ اس کے وقار کا تحفظ ہر باضمیر اور روشن خیال صحافی کا بنیادی فرض ہے۔ سالک لکھنوی، ابراہیم ہوش اور رئیس احمد جعفری اس کے امین تھے۔ انہوں نے صحافت کے وقار کو ہمیشہ بلند رکھا اور کبھی گرنے نہیں دیا۔ بامقصد اور ایماندارانہ صحافت کا تقاضہ ہے کہ صاحبان حکومت اور کرسی نشینوں کی جھوٹی بڑائی سے دامن بچایا جائے تاکہ جمہوری سیاست کی جڑیں مظبوط ہوں اور عوام کا بھروسہ قایم رہے۔ حق پرست صحافی کیلئے وہ لمحے امتحان کے ہیں جب سچ پر تالے لگ جائیں۔ مگر جنھیں اصول پیارا ہے وہ کہاں ماننے والے ہیں۔ ان کا قلم بگڑے حالات میں بھی چپ نہیں رہتا۔ وہ للکارنے سے باز رہیں یا بھٹک گئے تو یہ تحریف جمہوریت کو کھوکھلی کردے گی۔ اس کے برے دن شروع ہوجاتے ہیں اور آمرانہ نظام کو بڑھاوا ملتا ہے جو ان دنوں ہم دیکھ رہے ہیں۔ صحافیوں کا ایک مخصوص طبقہ اقتدار والوں کی خوشامد میں لگا ہے۔ سارا دن جھوٹ بولتے ہیں اور سچ پر پردہ ڈالتے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہی رکھے گئے ہیں۔ عناں پرست حکمراں چاہتا ہے کہ صحافی جو دیکھے وہ بتائے نہیں اور جو سنے وہ بولے نہیں تاکہ اس کے تانا شاہی کا دور چلتا رہے اور کبھی ختم نہ ہو۔

خورشید اختر فرازی ایک باصلاحیت اور ذہین صحافی ہیں۔ کولکاتہ کی اردو صحافت کی ترقی اور فروغ میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کا لکھا اداریہ قارئین کے سیاسی اور سماجی شعور کو بلند کرتا ہے۔ اداریہ اخبار کا بہت اہم کالم ہے۔ اس میں حالات حاضرہ کے واقعات اور موضوعات زیر بحث آتے ہیں۔ حکومت کی روزمرہ کی سرگرمیوں اور امورِ سیاست پر بہت معنی خیز گفتگو ہوتی ہے۔ قانون و انصاف اور جمہوری سوچ و فکر کے دائرے میں ان کا محاسبہ کیا جاتا ہے کہ اور مفاد عامہ کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔

خورشید اختر فرازی ہردن اداریہ لکھتے ہیں۔ اُن کی تحریر میں وہ تمام اوصاف ہیں جن کا ہونا اداریے میں لازمی سمجھا جاتا ہے۔ ان کی زبان ابہام اور مبالغہ آرائی سے پاک عام فہم سلیس اور لطیف ہوتی ہے۔ اداریہ کا میدان بہت وسیع ہے اور مدیر کو ہر موضوع پر قلم اٹھانے کا اختیار ہے۔ اس میں نجی رائے اور ناقدانہ تبصرے بھی شامل ہیں۔ ایماندار صحافی کرسی نشینوں کی جھوٹی خوشامد سے دامن بچاتے ہیں۔

خورشید فرازی میں بھی یہ صفت ہے۔ اخبار کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جس پر ان کا قلم نہ چل سکے۔ وہ تل سے تال تک جانتے ہیں۔ انگریزی سے ترجمہ ہو تو ان سے کرالیجئے۔ سیاسی یا ادبی جلسے کی رپورٹ ہو تو ان کو بولیے۔ جہاں پروگرام ہورہا ہے وہاں نظر دوڑائیں تو کاندھے سے بیگ لٹکائے، کھڑے یا بیٹھے، سر جھکائے نوٹ لکھنے میں مصروف ہیں۔ اخبار کے دفتر آکر روداد مکمل کیا اور پھر کمپوزنگ کیلئے دیا۔ وہ جو کہتے ہیں نہ ہرفن مولا تو اپنے فرازی صاحب وہی ہیں۔ ہمہ جہت صلاحیت کے مالک۔ اور پتہ ہے افسانے بھی لکھتے ہیں۔ ان میں دل کو چھونے والے انداز میں سماج کا کرب اور لوگوں کے دکھ درد بیان کرتے ہیں۔ اُن کے افسانے کا مجموعہ چھپ چکا ہے۔

مغربی بنگال میں اردو کے فروغ میں شاعروں اور ادیبوں کے ساتھ صحافیوں نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ زبان و ادب کے فروغ اور لوگوں کے سیاسی و سماجی شعور کو بلند کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوئے۔ ایک ترقی یافتہ زبان کی نشانی یہ بھی ہے کہ اس کی صحافت معیاری اور بلند ہو اور اس کے اداریے اور مضامین ہر طبقے کے لوگوں کے زیر بحث آئیں۔ فرازی صاحب اداریہ کے علاوہ قومی اور بین الاقوامی موضوع پر سیاسی مضمون بھی لکھتے ہیں۔

کولکاتہ میں ادب اور صحافت کا وہ بڑا سنہرا زمانہ تھا جب خورشید اختر فرازی نے اخبار کی دنیا میں قدم رکھا۔ احمد سعید ملیح آبادی، سالک لکھنوی، رئیس احمد جعفری اور ابراہیم ہوش اردو صحافت کی آبرو تھے۔ ان کے زیر سایہ اُن کی تحریری صلاحیت پروان چڑھ رہی تھی۔ شاعر اور صحافی سالک لکھنوی نے اپنی تصنیف 'مضامین' (صفحہ ۱۳۸) میں اپنے دیرینہ ہم نشیں ابراہیم ہوش کے بارے میں یہ خیال پیش کیا ہے کہ 1933 سے 1988 تک بنگال کی اردو تاریخِ ادب میں جو نام لازوال رہا اور جس کا احترام ہمیشہ کیا جاتا رہے گا وہ ابراہیم ہوش کا نام ہے۔ اس حساب سے ہوش صاحب کا زمانہ 53 برس روشن رہا۔ فرازی صاحب نے 2 سال ٹپ کر 55 پورا کیا۔ اُن دونوں کی مجموعی مدت 92 برس ہے۔ خورشید فرازی کے بارے میں بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ 1970 سے آج تک مسلسل جگمگا رہے ہیں اور خاص و عام میں یکساں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

☆☆

اردو صحافت کا خورشید: خورشید اختر فرازی

خواجہ احمد حسین

نیو ایڈیٹر اور اردو زبان کے نہایت ہی فعال، متحرک اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ادیب وشاعر، محقق، نقاد، مبصر، صحافی، استاد پروفیسر خورشید اختر فرازی اردو کے خدمتگاروں میں ایک اہم اور معتبر نام ہے۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی سے بیک وقت تین سبجیکٹس میں ماسٹر ڈگری ہیں۔ والد بزرگوار حضرت ابراہیم ہوش نے جس طرح کسی کی تقلید نہیں کی، اسی نقش قدم پر چلتے ہوئے پروفیسر خورشید اختر فرازی نے بھی تقلید کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ صرف اپنے والد محترم کے کلکتیا زبان میں شاعری کی روش کو آگے بڑھایا اور بہت کامیاب رہے۔ خورشید اختر فرازی کا خاندان بھی علمی وادبی اعتبار سے شہر کلکتہ میں اہمیت کا حامل ہے۔ خورشید صاحب کو پروفیسر لکھنے پر ہوسکتا ہے کہ قاری واحباب چونک پڑیں تو آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی اور حال میں کالج اور یونیورسٹی سطح پر بہت سارے حضرات نے درس وتدریس کے فرائض جز وقتی طور پر انجام دینے کے بعد اپنے نام کے آگے پروفیسر لکھنے پائے یا پھر احباب نے ان کے نام کے آگے پروفیسر لکھا تو پھر خورشید اختر فرازی کے نام کے آگے پروفیسر لکھنا کوئی قباحت کی بات نہیں، کیونکہ کئی برسوں تک موصوف ہری موہن گھوش کالج مٹیا برج میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ بقول ان کے چند شاگردان کے سر جب کلاس لیتے تھے تو ایک سماں بندھ جاتا تھا۔ سر کی شرافت اور تدریس کا چرچا ان دنوں کالج میں ہر طالب علم کی زبان پر تھا۔ سر جتنے خوبصورت تھے اتنے ہی نیک سیرت بھی تھے لیکن افسوس کہ سر بہت زیادہ دنوں تک ہم لوگوں کی سرپرستی نہ کرسکے اور ہم لوگ ایک قابل پدرانہ شفقت والے استاد سے محروم ہوگئے مگر آج بھی استاد محترم کی سبق آموز تحریروں کو اخباروں میں پڑھ کر تشنگی کو بجھاتے رہتے ہیں۔ میں بھی اس طالب علم کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ خورشید اختر فرازی جو میرے ہم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ میرے بہت ہی مخلص دوستوں میں سے ایک ہیں۔ درس وتدریس سے تو میں پچھلے 36 برسوں سے جڑا ہوں۔ اکاڈمی کی نصاب کی کتابوں کا مصنف ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا مگر

اخبارات میں لکھنے اور چھپنے کا حوصلہ مرحوم احسن مفتاحی، مرحوم منیر نیازی کے ساتھ میرے دوست خورشید اختر فرازی کی دین ہے۔ اب تک میں انگنت ادبی، سیاسی اور علمی مضامین لکھے جو آئندہ کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ 1980 کے بعد کلکتہ میں جن نوجوان صحافیوں کی کھیپ ابھر کر آئی ان میں سے بہتوں نے کلکتہ میں رہ کر ہی بین الاقوامی شہرت یافتہ کے مالک ہوگئے۔ صرف ملک کے باہر جانے والوں کو ہی بین الاقوامی نہیں کہا جاسکتا بلکہ جس کی تحریر کو بیرون ملک میں پڑھی جائے اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھی جائے اور اس پر تبصرے کئے جائیں اور پھر فون کرکے ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے تو وہ بھی بین الاقوامی کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اسی لئے میں نے موصوف کو بین الاقوامی لکھا ہے۔ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ فی الحال ہر قبیلے میں کسی پر تنقید کرنا فیشن بن گیا ہے، مگر اپنی اصلاح ....؟ بہر حال بات خورشید کی ہے تو ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔ خورشید بے پناہ خوبیوں کے مالک ہیں۔ لیکن بشری کمزوری کے بھی وہ شکار ہیں۔ سنی سنائی باتوں پر فوراً یقین کرلیتے ہیں۔ دوست اور حاسد میں تمیز نہیں کر پاتے۔ اس لئے خسارے میں بھی بہت رہے۔ حاسدوں نے ان کے قد کو چھوٹا کرنے کی حتی الامکان کوشش کی مگر پروردگار ان کے قد اور درجات کو بڑھاتا ہی چلا گیا۔ اللہ نے کسی بھی علم والے کو دولت سے نہیں نوازا، اسی لئے پروفیسر خورشید اختر فرازی کو بھی اس سے دور رکھنا ہی مناسب سمجھا، ہندو سماج میں لکشمی اور سرسوتی کو اچھے انداز سے سواریوں کے حوالے سے اچھا موازنہ کیا گیا ہے؟ زبان اردو کے اس خاموش خادم نے پرولیا کے سرکاری اسکول کی ملازمت کو بھی اردو زبان کے فروغ کے لئے ٹھکرا دیا اور اپنے اسلاف کی وراثت اور اردو کا سب سے قدیم اخبار ''آبشار'' کے لئے معمولی اجرت پر اکتفا کرلیا۔ علامہ اقبال نے ایک موقع پر کہا تھا کہ ''خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر'' سو وہ کام کرکے خورشید نے ثابت کردیا۔ لہذا دعویٰ کے ساتھ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ موجودہ دور میں کوئی ایماندار اور سچا خادم اردو ہے تو وہ خورشید اختر فرازی ہیں۔ ہر طرح پر اور ہر ادارے نے ان کی خدمات کو نظر انداز کیا، ایسے ہی حالات کے پیش نظر اپنی آپ بیتی کا ذکر کرتے ہوئے علامہ رضا علی وحشت نے کہا تھا کہ۔

خیال تک نہ کیا اہل انجمن نے کبھی
تمام رات جلی شمع انجمن کے لئے

ہمارے سماج اور ملت کا المیہ ہے کہ ہم سونا کو پیتل اور پیتل کو سونا کا درجہ دے دیتے ہیں۔ بہت حد تک ایسی سوچ کے لئے ہر دور میں سیاست کا بھی دخل رہا ہے۔ لہٰذا خورشید فرازی ان جیسے با صلاحیت افراد کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں! یہ سچ ہے کہ صلاحیت انسان کو اگر سماج نظر انداز کرتا ہے تو وہ لوگ ٹوٹ جاتے ہیں۔ خورشید بھی ایک دل برداشتہ انسان ہیں۔ تب میں نے کہا بھائی ہر دور میں غالب پر ذوق کو ترجیح دی گئی؟ خورشید اختر فرازی نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز 1972 سے شروع کیا تھا۔ صحافت انہیں ورثے میں ملی۔ کلکتہ کے متعدد اخبارات جیسے آزاد ہند، آبشار، اخبار مشرق، عکاس، روزنامہ ہند، احوال بنگال فی الحال عوامی نیوز سے وابستہ ہیں۔ آبشار کا ہر صفحہ مختلف شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر شعبہ کے لئے مخصوص رپورٹر ہوتے ہیں مگر خورشید اختر فرازی ہر شعبہ پر مہارت رکھتے ہیں ساتھ ہی ساتھ اچھے فوٹو گرافر بھی ہیں۔ ان کی انگنت خوبیوں کو دیکھتے ہوئے پچھلے دنوں مغربی بنگال اردو اکاڈمی نے انہیں ایوارڈ سے بھی نوازا تھا۔ خورشید بولتے کم ہیں لکھتے زیادہ ہیں آئے دن حالات حاضرہ کے حوالے سے ایک شعر کے مصرعے کو سامنے رکھ کر جو مضمون لکھ رہے ہیں وہ بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ قاری بے حد دلچسپی سے ان کے مضامین چاہے وہ ادبی، فلمی اور کلکتیا زبان میں ہو خوب پسند کرتے ہیں۔ خورشید اختر فرازی ایک کھلی کتاب کی مانند ہیں جو چاہے پڑھ لے ساتھ ہی ساتھ وہ ایک ملنسار، اخلاق مند، بے ضرر اور شریف النفس انسان ہیں نہ صلے کی پرواہ نہ داد کی خواہش اس خاموش مجاہد اردو کے لئے حبیب ہاشمی کا یہ شعر موصوف کے موجودہ حالات زندگی پر صادق آتا ہے:

ہم نے تو اسی دنیا میں بہت دکھ ہیں اٹھائے
اب ہم کو تو اندیشہ محشر بھی نہیں ہے

Mob:9831851566

☆

خورشید فرازی کے 55 سالہ صحافتی خدمات کے لئے دلی مبارکباد

اپنے ہر دلعزیز استاد سابق لیکچرار ہری موہن گھوش کالج خورشید اختر فرازی
کے ادبی اور صحافتی خدمات کو
مدنظر رکھتے ہوئے ایک شاگرد کی حیثیت سے میں انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا
ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ 55 سال 100 سال میں تبدیل ہو۔ آمین

محمد جمال

سکریٹری: ہندستانی لائبریری | جوائنٹ اسسٹنٹ سکریٹری | انڈین فٹبال ایسوسی ایشن (آئی ایف اے)

خورشید فرازی: صحافتی عمر ہے 55 سال کی دل مگر ہے بچپن کا ایک نڈر اور بیباک

صحافی جن کی تحریریں، آبشار، اقراء، آزاد ہند اور عوامی نیوز میں پڑھتا رہا ہوں میں انہیں 55 سال صحافتی خدمات کے سلسلے میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا کرے ان کی صحافتی خدمات یونہی جاری رہے۔

ڈاکٹر نوشاد عالم

گورننگ باڈی ممبر: مغربی بنگال اردو اکاڈمی، سنئیر استاد: اسلامیہ ہائی اسکول
معروف ڈرامہ نگار، ڈرامہ نویس، اداکار اور چیئرمین آر این ایل فورس

نذر: خورشید فرازی

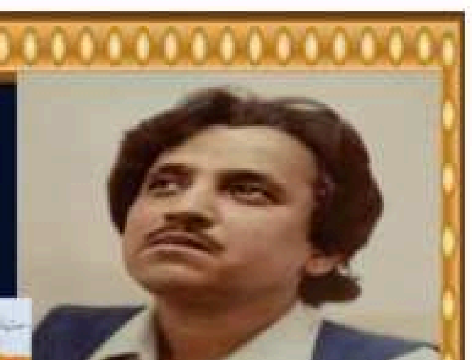

تحریر مصلحت سے مبرّا ہے دیکھئے
بے خوف ہو کے لکھتا ہے خورشید فرازی
احوال روز و شب ہو ادب ہو کہ کھیل ہو
بیدار خُوب دِکھتا ہے خورشید فرازی

گزاری خدمتِ اُردو میں اس نے پچپن سال
بقدرِ ظرف جوانی سدا قلم میں رہی
سمیٹ لیتا ہے کوزے میں وہ سمندر کو
لئے غضب کی روانی ادا قلم میں رہی

ملتا ہی نہیں کوئی بھی اب اس کے مقابل
بس! ایک ہی وہ نام ہے خورشید فرازی
خدمات رہیں خُوب سدا اہلِ نظر میں
ہے فرض کریں لوگ بھی اعزاز نوازی

فرازی کہتے ہیں مشتاق جن کو اہلِ ادب
دِکھاتے یوں ہی رہیں روزوشب وہ اپنا کمال
ابھی بہت ہے ضرورت جہانِ اُردو کو
خُدایا! کر دے عطا اور ان کو پچپن سال

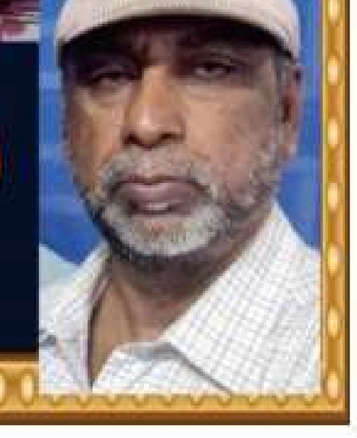

مشتاق ہاشمی

Photex

......تیور ہیں کیا ہوا کے میں دیکھتا نہیں

خورشید اختر فرازی میرے بڑے بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے یہ معلوم کرکے دلی خوشی ہوئی ہے کہ وہ 11 نومبر 2025 کو اپنی صحافتی زندگی کے 55 سال مکمل کررہے ہیں اور ان کی خوشی میں ہم بھی شریک ہیں۔ خدا کرے خورشید بھائی کا یہ سفر اور بھی طویل رہے۔

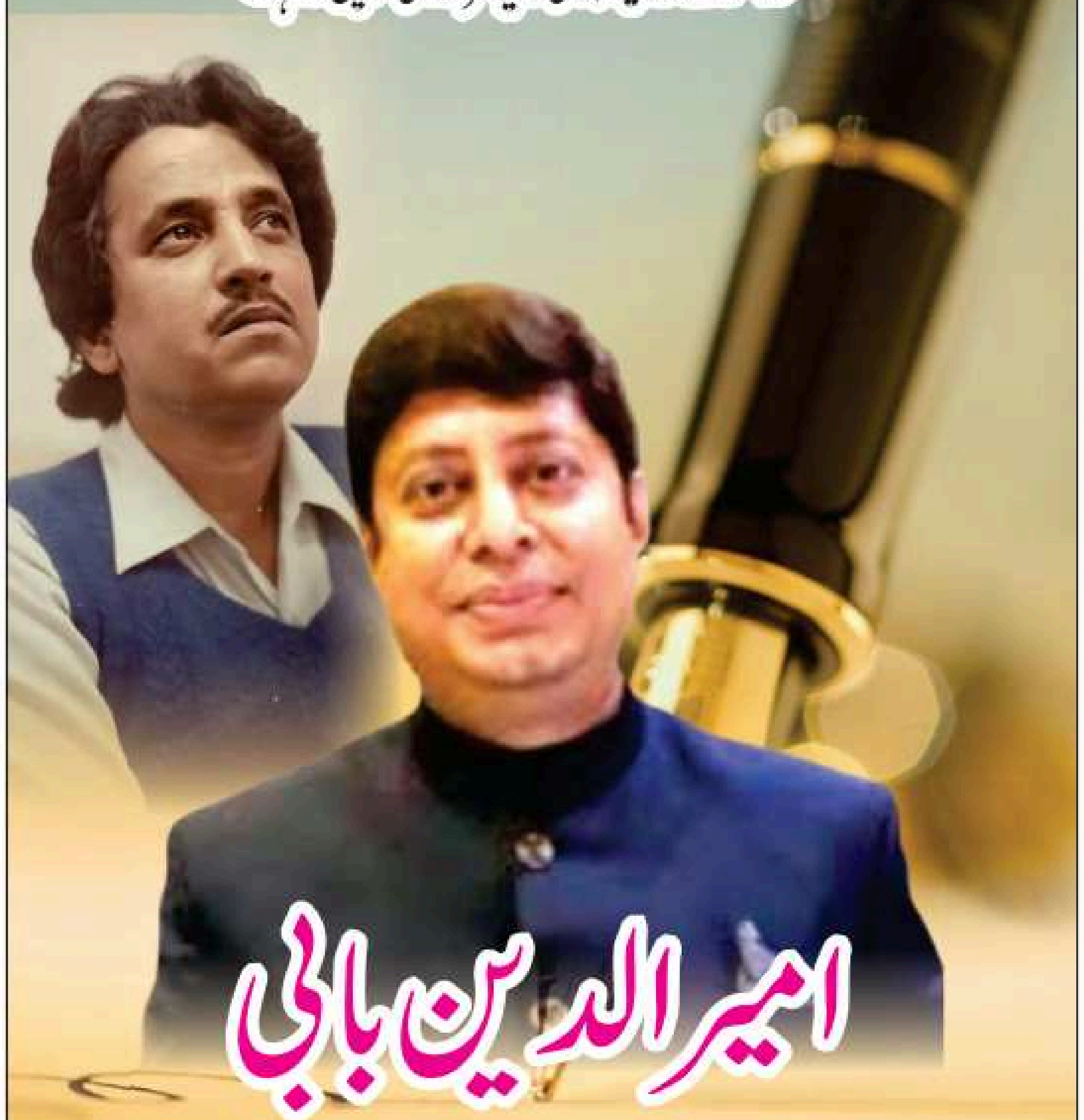

امیر الدین بابی

ایم ایم آئی سی- مسلم اداروں سے جڑے خادمِ قوم وملت

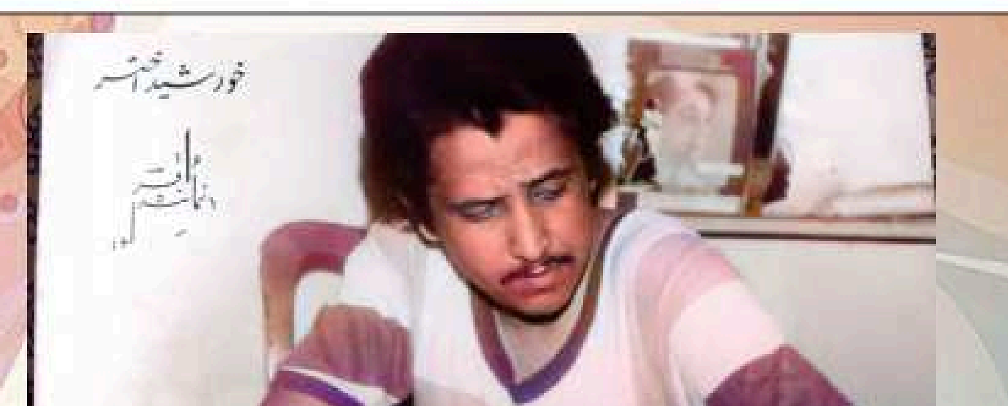

خورشید اختر فرازی کے 55 سالہ صحافتی کیریئر

کے مکمل ہونے پر دلی مبارکباد۔ امید ہے کہ ان کا یہ صحافتی سفر جاری رہے گا، اور دنیا میں ان کی تحریریں نمایاں ہوتی رہیں گی۔ ان کی تجربہ کاری اور کہنہ مشقی کا اعتراف ہر کسی کو ہے میں انہیں دلی مبارکباد دیتے ہوئے ان کی صحت کے لئے دعا گو ہوں کہ وہ برابر اسی طرح سے لکھتے رہیں

اشرف حیدر

خادم قوم وملت

خورشید اختر فرازی : بزمِ صحافت کے ایک مہ کامل

محمد شکیل خان ،کلکتہ
صدر: بنگال اردو جرنلسٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن

خورشید اختر قلمی نام خورشید اختر فرازی اردو صحافت کی دنیا کے ایک جانے پہچانے نام ہیں۔ سیاسی اتار چڑھاؤ کو بھی انہوں نے اپنی بصیرت افروز نگاہوں سے دیکھا ہے۔ پرکھا ہے اور پوری ایمانداری وغیر جانب داری کے ساتھ صحافتی تناظر میں جو بھی مضمون رقم کیا۔ ان مضامین کو باذوق قاریوں نے سیاسی جماعتوں کے سرکردہ نام نہاد لیڈروں نے پڑھا بھی سمجھا بھی اور ان کی بے باک قلم کی داد بھی دی۔ حالاں کہ خورشید صاحب ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں۔ مخلص وملنسار قسم کے تجربہ کار جہاندیدہ صحافی ہی کیوں؟ اچھے و سلجھے ہوئے افسانہ نگار انتقادی فکر ونظر کے منجھے ہوئے ادیب بھی ہیں۔ دراصل ان کو یہ میراث نسلی طور پر ودیعت ہوئی ہے۔ ان کے والد بزرگوار مرحوم ابراہیم ہوش بھی ایک بلند پائے کے صحافی، شاعر اور منفرد لب ولہجے کے شاعر تھے۔ انہوں نے بھی زندگی کی آخری سانس تک قلم سے یاری نبھائی اور میدان صحافت کے شہ سوار بنے رہے۔ تو ”پوت کے پیر پالنے میں ہی نظر آجاتے ہیں“۔ خورشید اختر فرازی ایک صاحب طرز صحافی کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے نثار بھی ہیں۔ جناب تین زبان میں ایم اے کے سندیافتہ ہیں۔ ایل ایل بی کو بھی پہلو بہ پہلو رکھا ہے۔ چاہتے تو سفارش سے لیکچرر، پروفیسر کا عہدہ اپنے نام کروالیتے مگر انہوں نے والد کے پیشے کو ہی قناعت پسندی سے اپنالیا۔ کئی اخبار جیسے آزاد ہند، آبشار، روزنامہ ہند، عصر جدید ،امروز، غازی، عکاس میں اپنے صحافتی قلم کا کمال دکھانے کے بعد اب وہ ”روزنامہ عوامی نیوز“ کے نیوز ایڈیٹر کی ذمہ داری سنبھال رہے ہیں۔ عمر کے اس پڑاؤ میں ہیں جہاں اچھے اچھے صحافی بھی گوشہ عافیت میں بیٹھ جاتے ہیں لیکن خورشید صاحب کے اندر آج بھی وہی توانائی و پھرتی دیکھنے کو ملتی ہے اور پابندی سے معلوماتی اداریہ تحریر کرتے رہتے ہیں۔ موصوف نے صحافت کی باقاعدہ شروعات 11 نومبر 1971 سے ہی کردی تھی۔ ساتھ ہی 700 قسط میں جاسوسی سیریل (کرنل احمر کی ڈائری) کلکتہ کے حالات ،گلیاں اور علاقے 280 قسط میں بنا تھکے لکھ ڈالے۔ افسانوں کے مجموعے بھی کم نہیں۔ کہیں اور چل، پارٹ ٹائمر، انجانا شہر، پہچانے لوگ ان کی فن افسانہ نگاری کی منہ بولتی تصویریں ہیں، ان سے الگ۔ ”ساحر لدھیانوی“ کی فکروفن پر ایک مکمل کتاب نواب دہلوی اور فاروق شفق پر مونوگراف ان کی اعلیٰ وقابل ستائش ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔

میں اگر کم لفظوں میں یہ بات کہوں تو بیجا نہیں ہوگا کہ ایسے ”ہرفن مولا شخصیت“ آج کے دور میں عنقا ہیں۔ نوجوان پڑھے لکھے طبقے جن کے اندر کچھ کرگزرنے کچھ سیکھنے کا ذوق ہے تو انہیں خورشید اختر فرازی سے کسب فیض کرنا چاہیے اور ترجمے کا جنہیں شوق ہے وہ بھی موصوف سے فیض اٹھاسکتے ہیں۔ خورشید صاحب انگریزی، بنگلہ، ہندی پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے صحافی حضرات بھی ان کی قدردانی کرتے ہیں۔ بالخصوص ”غزوہ جنگ وجدل“ پر انہوں نے اب تک جو انہوں نے 290 اداریہ سپرد قلم کرچکے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے بعد اقرار کرنا پڑے گا کہ ایسی شخصیت ہمارے درمیان موجود ہے۔ جن کی صحافتی ضوفشانی سے صحافت کی دنیا منور ہے اور یہ روشنی ہر عہد میں ہر صاحب نظر کو بھی متاثر کرتی رہے گی۔ موصوف کے زور قلم کو اور بھی زیادہ شادابی وشباب میسر ہو۔

خورشید اختر فرازی صحافت کی دنیا کے ایک ایسے تجربہ کار صحافی ہیں جن کی ادبی حیثیت مسلم ہے۔ میرے اس قول پر آپ کو دل برداشتہ ہونے کی قطعی ضرورت نہیں بلکہ ان کی عمر طبعی کے سیاق میں، میں اپنا تجربہ ثبت کررہا ہوں۔ میں موصوف کی تبحر علمی، وسیع تجربات وصحافت کی بابرکت بینی کا دل سے قائل ہوں۔ اللہ ان کو اور ان کے قلم کو زور شباب اور زیادہ عطا کرے۔
ویسے تو موصوف بسیار نویس ہیں اور صحافت کی دنیا کے بسیط تجربہ رکھنے والے واحد تن تنہا صحافی ہیں۔ میں صحافی کا تمغہ لگا کر ان کی افسانہ نگاری کے فن محدود کرنے کا گناہ عظیم بٹورنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا، صحافی دنیا سے الگ جناب افسانہ نگاری کا بھی بے تاج بادشاہ گردانے جاتے ہیں۔ انگریزی بنگلہ ہندی زبانوں میں یکتا عبور رکھنے والے فرازی صاحب کو آپ جس پیمانے سے ناپنے کا ارادہ کرسکتے ہیں وہ آپ کی قدرت وتصرف کے حیطہ میں آئیں گے۔ یوں تو بنگال میں اچھے وکامیاب افسانہ نگاروں کی ایک لمبی قطار ہے کئی ریاستی و بین الاقوامی رسالے وپرچے میں پابندی سے چھپتے بھی ہیں۔ ان بھیڑوں میں فرازی صاحب بھی اپنی انفرادیت کو آج تک سنبھالے رکھا۔ اب یہ الگ بات ہے کہ وہ تنگ نظر خودساختہ تنقید نگاروں کی نگاہوں میں سمانے سے رہ گئے۔ بے باک جو ٹھہرے۔ موصوف بیانیہ افسانے لکھنے میں بھی زبردست قدرت رکھتے ہیں۔ افسانے کے کئی مجموعے بھی منظر عام پر آگئے ہیں۔ ان افسانوں کا بالاستعاب مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہنا پڑتا ہے کہ فرازی صاحب کے افسانے کے فن ورمزیات سے پوری واقفیت ہے۔ جو بھی افسانے لکھتے ہیں وہ عصری مسائل، سیاسی ومعاشرتی چیرہ دستی کا تلخ آمیز حقائق کے غماض ہوتے ہیں۔ پھر بھی اونچے مسند پر بیٹھے، پیچیدہ لفظوں کے کھلواڑ مبہم افسانہ نگاروں پر جو مطلب برار، تعلّی پسند، موقع شناس، غیر معیاری مبصرین اپنی رائے دیتے ہیں۔ وہ سمجھ بوجھ رکھنے والے سامعین کے لئے دردسر بن جاتا ہے۔ کیوں کہ علامتی و دوراز فہم افسانے کی گتھی وہ کیا سلجھا پائیں گے جو مفت میں مانگ چانگ کرتا کا جھانکی کرکے پڑھتے ہیں۔ فرازی صاحب بھی ایک تجربہ کار صحافی ہیں اور بیانیہ کہانی لکھنے میں جو ہنرمندی وفنکاری درکار پڑتی ہے۔ وہ کسی بھی بڑے افسانہ نگاروں سے کم نہیں۔ ملک میں سیاسی ابتری نظام سے سماج ومعاشرے میں کیسی کیسی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ اور ان برائیوں کے منفی اثرات آگے چل کر کتنی نسلوں کو برباد کرے گی۔ دنیاوی چمک دمک ظاہری شان وشوکت سماج میں جھوٹی شان کو برقرار رکھنے والوں کو تو اب سزاوجزا کا بھی خوف نہیں۔ فرازی صاحب کا تازہ افسانہ ”باسی گلاب“ جو اخبار مشرق کی زینت بنی ہے، سنجیدہ قاری کی نظروں سے گزری ہوگی، افسانہ نہیں بلکہ یہ ایک دھماکہ ہے۔ جس میں موجودہ سماج کی دردناک وعبرتناک حقیقت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ ہمارا سماج جو ریڈ لائٹ ایریا، چکلہ خانے، فاحشہ خانے کو کراہیت سے دیکھتے ہیں۔ اور ایسی بدنام گلیوں سے گزرنا بھی گناہ عظیم سمجھتے ہیں، یہ کیوں نہیں سمجھتے ہیں کہ ایسی بدنام گلیوں اور یہاں جسم بیچنے والیوں کی کیا مجبوری رہی ہوگی جو ایسے گندے راستے پر چل پڑی، وہی سماج میں غلط تقسیم ،نوکری میں اقرباپروری، جائز حقوق کی پامالی، غریبی ،فرازی صاحب کا یہ افسانہ ”باسی گلاب“ ان ہی بدعتوں کے خلاف ایک تحریری یلغار ہے۔ جدید ٹکنالوجی کی کرشمہ سازیوں سے جس طرح آنکھوں کو خیرہ کردینے والے سامان بڑے بڑے شاپنگ مال میں ذوق نظر دیتے ہیں تو یہ بھی بتادیتے ہیں کہ ہماری حصولیابی اسی وقت ہوسکتی ہے جب آپ انسانیت کے مدارج سے نیچے اتر کر بے غیرت بدنام زمانہ اسفل سافلین لیڈر ورہنما؟ ان تک کو پانی پانی کردیں گے تبھی ایسے آرام دہ تعیش پسند سامان آپ کے رتبے میں چار چاند لگائے گی۔ ”باسی گلاب“ میں فرازی صاحب نے بیانیہ انداز کے ساتھ جزیات کو موثر انداز میں چابک دستی سے برت کردہ کر دکھایا جو علائم کے پردے میں بھی افسانہ نگار لکھنے میں حکومت کے اور ان کے غراتے ہوئے لیڈران کے آگے جسارت نہیں کرسکتے مگر فرازی صاحب نے ”باسی گلاب“ میں ان عوامل واسباب کو دکھادیا جن کی وجہ سے ایسی بے راہ روی، بداخلاقی پیدا ہوتی ہے۔ سماج میں نابرابری ہم چنیں دیگرے نیست، اور غیر ضروری شان وشوکت کا یہ عبرت کدہ المیہ تو ہے۔ فرازی صاحب نے شاپنگ مال کا منظر پیش کرکے پورے متوسط طبقے کا حال زار بیان کردیا اور سن رسیدہ خواتین کی مجبوری بھی۔ زمانہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ لوگوں میں خواہشات کے جرثومے کلبلا رہے ہیں۔ ریس لگی ہوئی ہے، دنیا کی رنگینی کو اپنی مٹھی میں لینے کے لئے۔ خواہ اس کے لئے گھر کی عزت ہی کیوں نا کوڑیوں کے مول بیچنے پڑے۔ اب گداز ملائم جسم ہی تو ہے۔ گرم سلاخوں کی مار جھیلتے جھیلتے عادی ہوجائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ جسم مٹی تو ہے۔ کبھی نہ کبھی تو مٹی میں اس کو ملنا ہی ہے۔ اب اگر سماج کے آگے برتری کے مقابلے میں فرق آگیا تو عزت بھی تو مٹی میں ہی مل جائے گی نا۔ ’باسی گلاب‘ میں خورشید اختر فرازی نے بلراج مینرا، سریندر پرکاش، انیس رفیع ،غیاث احمد گدی، انتظار حسین کا رموزی انداز تو نہیں برتا، منٹو، سلام بن رزاق، اسلم سلازار، سید احمد قادری، عشرت بے تاب ،شام بارک پوری ،شین مظفر پوری جیسا اختیار کرکے اردو افسانہ نگاری کو ایک نیا سنسنی خیز موڑ دے دیا۔ آج کے سماجی ومعاشرتی، اخلاقی تباہ حالی کا یہ افسانہ منھ بولتی تصویر بن چکی ہے۔
”باسی گلاب“ خورشید اختر فرازی کا منفرد لب ولہجہ، اسلوب کی نادرہ کاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔ معاشرتی کشمکش، فردکی لامتناہی تنہائی میں صبروقرار کا مادہ، تنا؟ کو سگریٹ کے دھوئیں میں اڑانا، گھریلو ورثے کا تحفظ ایک زندہ فنکار کی پہچان ہے۔ ہمارے یہاں اختصار وایجاز میں شعروں کی زبان میں مسئلہ کو بیان کرنا ویسے تو کٹھن ہے پھر بھی افسانے کو عالمی درجہ بھی۔
انجام دیتے ہیں جو معاشرے کے نشیب وفراز سے گزرتے ہیں اور بیانیہ انداز میں وہ سب کہہ کر گزرتے ہیں جو اچھے ومستند افسانہ نگاروں کی جبلت ہے۔ خورشید فرازی بھی اسی زمرے میں آتے ہیں اور یہ افسانہ یقیناً پڑھنے کے لائق ہے۔
میں اب اس مضمون کو مہتاب سلم کے درج ذیل شعر پر ختم کرتا ہوں:
ابھی زمین پر ایسے کئی علاقے ہیں ☆ جہاں گناہ کے سائے میں رزق ملتا ہے (مہتاب سلم)

(برائے خورشید فرازی)

ناشر بھی، مُبَصّر بھی، ایڈیٹر کی بھی صورت
بچپن میں بھی ”راہی“ ہے وہی آئینہ سازی
”خورشید فرازی“ کو یہ اعزاز مبارک
میدانِ صحافت میں رہے بن کے جو غازی

ذہن جن کا سدا باغیانہ رہا
شکرِ رب ہے ادب کا گھرانا رہا
ہوش صاحب کی ہے تربیت کا اثر
دل بھی ”خورشید“ کا مشفقانہ رہا

محمود راہی اورنگ آبادی

معروف صحافی جناب خورشید فرازی کی نذر

کیوں نہ دیں ہم اس صحافی کو مبارک بادیاں
ہوگئی عمرِ صحافت جس کی پچپن سال کی
فخر کرتے ہیں سبھی اہلِ زباں خورشیدؔ پر
جس کے رشحاتِ قلم پہچان ہیں بنگال کی

ارشاد آرزوؔ

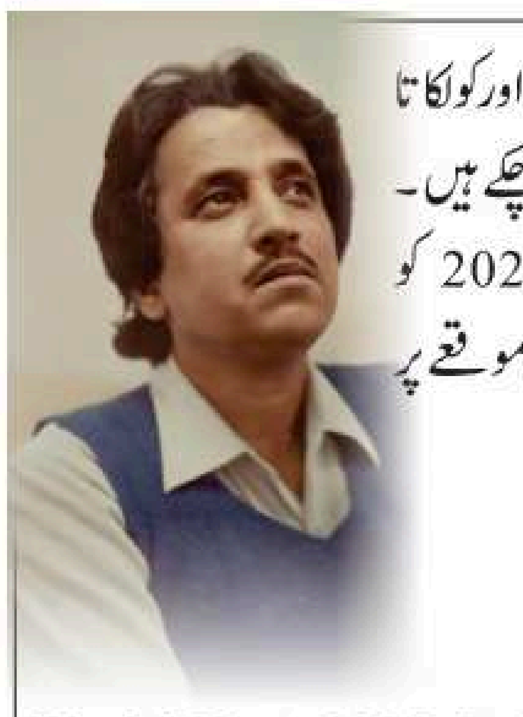

خورشید اختر فرازی ایک تجربے کار اور کہنہ مشق صحافی ہیں اور کولکاتا کے مختلف اخبارات میں نیوز ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کرچکے ہیں۔ اس وقت وہ عوامی نیوز میں نیوز ایڈیٹر ہیں اور 11 نومبر 2025 کو ان کی صحافتی زندگی کے 55 سال مکمل ہورہے ہیں اور اس موقعے پر میں انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

World Meet 2026 thailand
Director
ایچ آر ایچ پرنس
ایم اے علی
INDIAN KARATE ASSOCIATION

تحسینِ قلم

(خورشید اختر کی صحافتی زندگی کے ۵۵ سال مکمل ہونے کی خوشی میں چند رباعیات)

خورشید نامہ

تہذیب و شرافت کی نشانی خورشید
قرطاس و قلم کی ہیں جوانی خورشید
اس دشت میں پچپن سال ان کے گزرے
ایوانِ صحافت کی کہانی خورشید

کیا خوب ہے خورشید فرازی کا قلم
محبوب ہے خورشید فرازی کا قلم
افسانہ ادب قلم صحافت کے تئیں
منسوب ہے خورشید فرازی کا قلم

احباب کے منظورِ نظر ہیں خورشید
کم گو ہیں مگر اہلِ !! ہنر ہیں خورشید
شاداب !! و توانا و منز ?ہ ہے قلم
تاریکی میں خورشیدِ سفر ہیں خورشید

احباب کی محفل کے دلارے خورشید
رہتے ہیں مگر سب سے کنارے خورشید
اللہ نے بخشی ہے سعادت ان کو
توقیرِ صحافت ہیں ہمارے خورشید

قندیلِ جہاں بیں ہیں خورشید اختر
احساس کی تسکیں ہیں خورشید اختر
فکشن ہو صحافت ہو کہ اسپورٹس کا کالم
ہر فن کی تحسیں ہیں خورشید اختر

اظہار کے عنوان ہیں خورشید اختر
اخبار کے سلطان ہیں خورشید اختر
ہیں ان کے مخالف بھی یہاں کچھ بندے
کلکتے کی شان ہیں خورشید اختر

ہیں ہوش کی تابندہ روایت خورشید
ہیں ہوش کی رخشندہ روایت خورشید
میدانِ صحافت کے شہوار ہیں یہ
ہیں ہوش کی زندہ حکایت خورشید

اقلیمِ صحافت کا بھرم ہیں خورشید
ایوانِ فسانہ کے صنم ہیں خورشید
تاریخ سے رشتہ بھی ہے قائم ان کا
ہر صنف پہ مائل بہ کرم ہیں خورشید

پروفیسر عاصم شہنواز شبلی
کولکاتا

ہدیۂ تہنیت

(کہنہ مشق صحافی خورشید اختر فرازیؔ کی نذر)

تری تحریر میں رنگ صداقت
کہ دل تیرا حقیقت آشنا ہے
تجھے خورشیدؔ دنیا کی خبر ہے
قلم تیرا صحافت آشنا ہے

ڈاکٹر معصوم شرقی

Khurshid A Farazi- Journalisms Sorcery

Khurshid A. Farazi undoubtedly an explicable ,jewels of urdu journalism

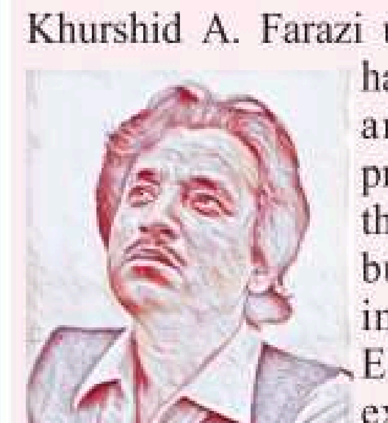

having a vast experiences of this f ield beginning career around 11 Nov 1971 journalism his hereditary professional his main motto to studies and go through the international incidents and whatsoever the specific burning topics being enshrined in his daily editorial instead ,Now he has acquired the plume post News Editor of reputed journal "Daily Awwami News" except it, He has penned various types of fictions, monograph of Nawab Dehlvi, Farooque Shafaq. He has also written a critical book on Sahir Ludhyanvi ,That is appreciated by the erudite ,scholars ambivalent Khurshid Sb. over all an amicable personality among the mass thought we should have to pray for his healthy and effulgent life. **Jamil Ahmed-Translator**

ہر رہگزر پہ شمع جلانا ہے میرا کام.....
خورشید فرازی کے صحافتی 55 سال مکمل ہونے پر دلی مبارکباد۔ باوجود نامساعد حالات کے خورشید فرازی نے اپنی زندگی کے بہت سارے نشیب وفراز دیکھے اور میں خود پر فخر کرتا ہوں کہ وہ میرے دل کے قریب ہیں

محمد شاہد رشید خادم قوم وملت

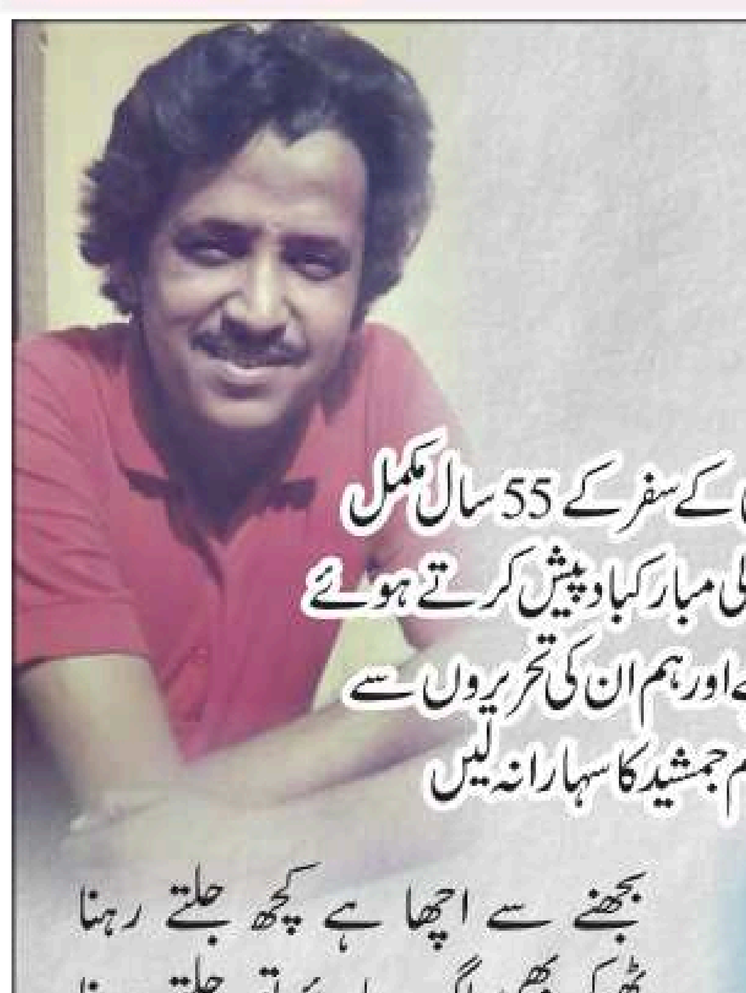

خورشید اختر فرازی کی صحافتی زندگی کے سفر کے 55 سال مکمل اس تاریخی لمحات میں خاکسار انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ ان کا یہ سفر جاری رہے اور ہم ان کی تحریروں سے مستقبل کو دیکھنے کے لئے جام جمشید کا سہارا نہ لیں

بجھنے سے اچھا ہے کچھ جلتے رہنا
ٹھوکر بھی لگ جائے تو چلتے رہنا
(مہتاب سلم)

شکیل خان
صدر بنگال اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

حتمی این آر سی کے چھ سال بعد بھی شناختی کارڈ جاری نہیں، حکومت آسام اور نیشنل رجسٹرار آف سٹیزن رجسٹریشن کو سپریم کورٹ کا نوٹس : مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) آسام میں این آر سی کے حتمی نفاذ کے بارے میں سپریم کورٹ میں جمعیۃ علماء ہند اور آسامو کی جانب سے وکیل آن ریکارڈ فضیل احمد ایوبی کی داخل کردہ ایک اہم پٹیشن پر آج دو رکنی بینچ جسٹس ایس ایم نرسمہا، جسٹس اتل چندورکر کے سامنے سماعت ہوئی۔

عدالت نے پہلے تو اس کے لیے گوہاٹی ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کو کہا لیکن جب جمعیۃ علماء ہند کے وکلاء نے عدالت کو مطلع کیا کہ اس معاملہ میں سپریم کورٹ میں ہی سماعت ہو چکی ہے اور اس میں فریقین میں مرکزی حکومت اور نیشنل رجسٹرار آف سٹیزن رجسٹریشن شامل ہیں تو عدالت عظمیٰ سماعت کے لئے تیار ہو گئی، جس کے بعد سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل اور ایڈوکیٹ اندرا جے سنگھ نے مؤثر بحث کی اور عدالت کو یہ بتایا کہ حتمی این آر سی کے چھ سال بعد بھی لوگوں کو اب تک شناختی کارڈ جاری نہیں کیے گئے ہیں، اس پر عدالت نے حیرت کا اظہار کیا اور مرکز، حکومت آسام اور نیشنل رجسٹرار آف سٹیزن رجسٹریشن کو نوٹس جاری کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ آسام این آر سی کو 2013 سے 2019 تک سپریم کورٹ کی براہ راست نگرانی میں مکمل کیا گیا۔ رجسٹرار جنرل آف انڈیا اور ریاستی کوآرڈینیٹر کی جانب سے مشترکہ طور پر شائع شدہ حتمی این آر سی برسوں کی باریک بینی سے معلومات کی موازنہ کی بنیاد پر کی گئی 3.3 کروڑ درخواستوں کی جانچ پڑتال کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصد آسام میں شہریت کے دہائیوں پرانے مسئلے کا قانونی اور حتمی حل فراہم کرنا تھا۔ تاہم، حتمی این آر سی کے شائع ہونے کے چھ سال سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود، حکام اب تک قانون کے تحت لازمی اقدامات کرنے میں ناکام رہے ہیں، یعنی تین کروڑ گیارہ لاکھ مستحق شہریوں کو نیشنل شناختی کارڈز جاری کرنا، جیسا کہ شہریت (شہریوں کا اندراج اور نیشنل آئیڈنٹیٹی کارڈز کا اجرا) قواعد، 2003 کے قاعدہ 13 کے تحت لازم ہے اور مسترد شدہ افراد (تقریباً 19 لاکھ) کو ریجیکشن سلپس جاری کرنا اور اپیل کا آغاز کرنا، جیسا کہ قاعدہ 4A کے شیڈول کے پیرا 8 میں درج ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکام کی یہ ناکامی این آر سی کے اس پورے عمل کو نامکمل، غیر آئینی، من مانا اور آئین کے آرٹیکل 14 اور 21 کی خلاف ورزی بناتی ہے، حتمی این آر سی کی اشاعت کے بعد اسے معطل چھوڑ دینا ایک بڑی آبادی کو غیر یقینی شہریوں کی حیثیت میں مبتلا کر رہا ہے، جس سے خوف، بداعتمادی اور سماجی تقسیم میں اضافہ ہوا ہے۔ درخواست میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ آسام این آر سی ایک سائنسی، ڈیٹا پر مبنی اور ثبوت سے تصدیق شدہ عمل ہے، جو سپریم کورٹ کی براہ راست نگرانی میں انجام پایا ہے۔ عوامی اعتماد، عدالتی وقت اور 1600 کروڑ روپے سے زائد قومی وسائل صرف کیے جانے کے بعد، یہ ضروری ہے کہ اس عمل کو شہریت ایکٹ 1955 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق مکمل کیا جائے۔ درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ حتمی این آر سی میں شامل تمام افراد کو فوری طور پر شناختی کارڈز جاری کیے جائیں اور جن افراد کو این آر سی سے خارج کیا گیا ہے، ان کے ریجیکشن سلپس/آرڈرز جاری کیے جائیں اور اپیل کا عمل شروع کیا جائے تاکہ غیر ملکی ٹربیونل کے سامنے قانونی فیصلے ممکن ہو سکیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے آج کی قانونی پیش رفت کو امید افزا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ماضی میں اس حساس مسئلہ کو آسام میں فرقہ پرست طاقتیں مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دینے [illegible] کشیدگی کی وجہ بنتی رہی ہے، پنچایتی سرٹیفکیٹ کو تبدیل کرنے کا معاملہ ہو یا پھر ریاست میں مدارس کو بند کرنے کی سازش جمعیۃ علماء ہند ہر ایسے موقع پر مظلوموں کے ساتھ پوری طاقت سے کھڑی رہی اور ان کے مقدمات کامیابی کے ساتھ لڑتی رہی۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ وہاں کی موجودہ ریاستی حکومت امتیاز اور تعصب کی سیاست اور مسلم مخالف ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور سیاسی فائدے کے لئے وہ شہریت کے مسئلے کو مسلسل زندہ رکھنا چاہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حتمی این آر سی کے بعد بھی لوگوں کو شناختی کارڈ جاری نہیں کئے گئے [illegible] انہوں نے آگے کہا کہ آسام میں این آر سی کا عمل [illegible] قانون کے مطابق [illegible] کی حکمرانی [illegible] ہے۔ [illegible] رہنمائی [illegible] آسام [illegible] مقدمات [illegible] آسام کا مسئلہ ایک حساس مسئلہ ہے [illegible] عناصر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے تو ایک اندازہ کے مطابق لاکھوں مسلمانوں کے شہریت کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا، آج سپریم کورٹ میں مولانا مشتاق عنفر صدر جمعیۃ علماء آسام، مولانا کلیم الدین اور آمسو کے صدر موجود رہے۔

ملک میں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا جرم : سپریہ شرینتے

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) کانگریس کی سوشل میڈیا کی سربراہ سپریہ شرینتے نے آلودگی سے نمٹنے میں ناکامی پر دہلی حکومت کے خلاف اتوار کی شام انڈیا گیٹ پر احتجاج کرنے والے لوگوں کی گرفتاری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ اس ملک میں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا اب جرم بن گیا ہے۔ اس رویہ کے لیے دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا اور دہلی پولس کو نشانہ بناتے ہوئے محترمہ شرینتے نے پیر کو کہا کہ اگر اس ملک کے لوگ صاف ہوا کے لیے آواز اٹھاتے ہیں تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا، اگر نوجوان نوکریوں کی اپیل کریں گے تو انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، "اگر طلباء پیپر لیک کے خلاف بولیں گے تو انہیں گرفتار کیا جائے گا، خواتین تحفظ کا مطالبہ کریں گی تو گرفتار کی جائیں گی۔ کسان اپنی پیداوار کی مناسب قیمت مانگیں گے تو گرفتار کیے جائیں گے۔ آشا اور آنگن واڑی کارکنان منصفانہ اعزازیہ کا مطالبہ کریں گی تو گرفتار کی جائیں گی۔ لیکن عصمت دری کرنے والے پیرول پر آزاد گھومیں گے۔ یہ مودی کا ماڈل ہے، جس کا خمیازہ پورا ملک بھگت رہا ہے۔" کانگریس لیڈر نے کہا کہ اس ملک کے نوجوان صاف ہوا میں سانس لینے اور روزگار کا اپنا حق مانگ رہے ہیں، لیکن بدلے میں حکومت انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال رہی ہے۔ اس نسل کو آئین پر بھروسہ ہے اور اب راہل گاندھی میں امید ہے اور ان کا یہ یقین اس ملک کی سیاست کو بدل دے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اتوار کی شام کئی خواتین اپنے بچوں کے ساتھ انڈیا گیٹ پہنچی تھیں اور آلودگی سے نمٹنے میں ناکامی پر ریاستی حکومت کے خلاف احتجاج کر رہی تھیں۔ اس دوران دہلی پولیس نے کہا کہ یہ تمام لوگ بغیر اجازت انڈیا گیٹ پر جمع ہوئے تھے۔

قومی راجدھانی دہلی ریجن (این سی آر) میں بڑھتی ہوئی سردی کے درمیان فضائی آلودگی کی صورتحال میں بہتری کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ پیر کو بھی آنند وہار سے چاندنی چوک تک زیادہ تر علاقوں میں ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 400 کے قریب پایا گیا۔

عام آدمی پارٹی نے دھلی کو برباد کیا: سرسا

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) دہلی کے ماحولیات کے وزیر منجندر سنگھ سرسا نے عام آدمی پارٹی (اے اے پی) پر دہلی کو برباد کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ دہلی میں پچھلے دس سال میں جو بیماری پائی گئی تھی، اس کے علاج کے لیے کام کیا جا رہا ہے۔ فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اتوار کو ہونے والے احتجاج پر مسٹر سرسا نے پیر کو کہا کہ عام آدمی پارٹی اس احتجاج کا اہتمام کر رہی تھی، لیکن یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے یہاں دس سال کی آلودگی چھوڑ کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے اے پی نے 10 برسوں میں سب کچھ تباہ کر دیا۔ پچھلے سال، ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 500 سے 1000 تک پہنچ گیا تھا۔ وہ ہمیں 10 سال کی بیماری دے کر گئے۔ دارالحکومت کے اے کیو آئی میں ہر سال اضافہ ہوا ہے، لیکن جب سے وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی حکومت آئی ہے، ہم ہر مہینے چیزوں کو صاف کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ ہم کچرے کے ڈھیروں کو ہٹا رہے ہیں۔ دہلی کی تمام اونچی عمارتوں پر اینٹی سموگ گن لگائی گئی ہیں، جس سے دہلی میں دھول کم ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دس سال کی بیماری چھ سات ماہ میں ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ دارالحکومت کی ہوا میں ہم اے اے پی کی طرف سے چھوڑے گئے زہر کو کم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔

صاف ہوا بنیادی حق ،حکومت شہریوں کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیوں کر رہی ہے: راہل

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ملک میں فضائی آلودگی کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر مرکزی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے کہا کہ صاف ہوا ہر شہری کا بنیادی حق ہے لیکن جب شہری صاف ہوا کا حق مانگتے ہیں تو حکومت ان کے ساتھ مجرموں کی طرح پیش آتی ہے۔ مسٹر گاندھی نے پیر کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ آئین نے ہر شہری کو پرامن احتجاج کا حق دیا ہے اور حکومت کو اس حق کے تحفظ کو یقینی بنانا چاہئے۔ انہوں نے لکھا، "صاف ہوا کا حق ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ پرامن احتجاج کا حق ہمارے آئین کی طرف سے دی گئی ضمانت کا حصہ ہے۔ جب شہری صاف ہوا میں جینے کے اپنے بنیادی مطالبے کے لیے احتجاج کر رہے ہیں تو ان کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیوں کیا جا رہا ہے"۔ مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ فضائی آلودگی کروڑوں ہندوستانیوں کو متاثر کر رہی ہے، بچوں اور ملک کے مستقبل کو نقصان پہنچا رہی ہے، لیکن ووٹ چوری سے اقتدار میں آنے والی حکومت 'اس سنگین بحران سے نمٹنے کے بجائے خاموش ہے اور اس کے خلاف احتجاج کرنے والے شہریوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ فضائی آلودگی کے بحران سے نمٹنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے اور عوامی آوازوں کو دبانے کے بجائے لوگوں کی زندگیوں اور صحت کے تحفظ کے لیے فوری مثبت اقدام کرے۔

این ایچ آر سی نے آر جے ڈی لیڈر کی وائرل ویڈیو پر چیف الیکشن کمشنر کو بھیجا نوٹس

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن نے بہار کے سمستی پور میں راشٹریہ جنتا دل کے ایک لیڈر کے مبینہ طور پر ذات پات سے متعلق توہین آمیز الفاظ اور نفرت انگیز زبان کے استعمال والی وائرل ویڈیو کے پیش نظر چیف الیکشن کمشنر اور ضلعی انتظامیہ کو نوٹس جاری کرتے ہوئے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ اگر وائرل ویڈیو حقیقت پر مبنی ہے تو یہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ کمیشن نے ویڈیو کی جانچ کے لیے ضلع مجسٹریٹ، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور دیگر افسران کو نوٹس جاری کر کے دو ہفتوں میں جواب طلب کیا ہے۔ کمیشن نے پیر کو سمستی پور کے ضلع مجسٹریٹ، پولیس سپرنٹنڈنٹ ساتھ ہی بہار کے چیف الیکٹورل افسر اور چیف الیکشن کمشنر کو نوٹس بھیج کر کہا ہے کہ سمستی پور کی ایک ریلی میں آر جے ڈی لیڈر کی وائرل ویڈیو ذات پات پر مبنی امتیاز اور نفرت پھیلانے کے ساتھ نابالغوں کے خلاف جرائم کو بڑھاوا دینے والی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ اگر یہ درست ہے تو یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے اور اس کی فوری آزادانہ تحقیقات کے احکامات دیے جانے چاہئیں۔ کمیشن نے نوٹس پر دو ہفتوں کے اندر کارروائی رپورٹ جمع کرنے کو کہا ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعیب خان یو اے ای کی نیشنل کرکٹ ٹیم اور ایشیا رائزنگ اسٹارس ٹورنامنٹ کیلئے منتخب

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق طالب علم شعیب خان جنہوں نے اسکول کی تعلیم اور گریجویشن جامعہ ملیہ اسلامیہ سے کیا تھا اور انٹر یونیورسٹی کرکٹ چمپئن شپ میں یونیورسٹی کی نمائندگی کی تھی، انہیں آئندہ آئی سی سی ڈبلیو سی لیگ میں حصہ لینے کے لیے یو اے ای کرکٹ ٹیم میں منتخب کر لیا گیا ہے۔ پروفیسر صائمہ سعید، افسر اعلیٰ، تعلقات عامہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جاری ریلیز کے مطابق انہوں نے اپنے کرکٹ کے سفر کا آغاز جامعہ میں ٹین پلس ٹو میں اسکول کی تعلیم کے دوران دو ہزار چودہ میں کیا تھا اور ذیشان وصی اور عدیل احمد کے زیر نگرانی تربیت حاصل کی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ عدیل کرکٹ کے ساتھی اور ہندوستانی بلے باز ویریندر سہواگ کے دوست رہے ہیں۔ دو ہزار سولہ میں شعیب خان کو یونیورسٹی ٹیم میں جگہ ملی جہاں انہوں نے کوچ سنجے گل کی نگرانی اور اس وقت کے کرکٹ صدر پروفیسر نفیس احمد کی منتور شپ میں نارتھ زون انٹر یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی نمائندگی کی۔ دو ہزار سولہ میں انہوں نے بہار کرکٹ ایسوسی ایشن میں خود کو رجسٹر کرا لیا جب اس نے بی سی سی آئی سے قومی ٹورنامنٹ کے انعقاد کی منظوری حاصل کی تھی۔ انہوں نے ایسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز (اے آئی یو) کے منعقدہ انٹر یونیورسٹی کے لگاتار تین انٹر یونیورسٹی کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلے یعنی جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے لیے نارتھ زون انٹر یونیورسٹی کرکٹ کے دو سیزن (دو ہزار سترہ اور دو ہزار اٹھارہ) اور مگدھ یونیورسٹی، بودھ گیا کے لیے ایسٹ زون انٹر یونیورسٹی کرکٹ کے لیے ایک سیزن (دو ہزار انیس) کھیلا ہے۔ شعیب نے متعدد تیز رفتار سنچریاں بنائی ہیں جن سے انہیں دہلی این سی آر کی کارپوریٹ ٹیم کا پسندیدہ بنا دیا تھا۔ کولاز، یو فلیکس اور ایف سی آئی وہ بڑے کارپوریٹ ہاؤسیس ہیں جنہوں نے انہیں اپنی طرف سے کھیلنے کے لیے ہائر کیا تھا۔ دو ہزار اکیس میں شعیب اپنے کرکٹ کے پیشہ ورانہ سفر کو جاری رکھنے کے لیے یونائیٹڈ عرب امارات (یو اے ای) چلے گئے۔ شارجہ میں مقیم رہ کر انہوں نے امارات کرکٹ بورڈ (ای سی بی) سے ملحقہ ٹورنامنٹ بشمول امارات ڈی ففٹی، ڈی ٹوینٹی اور ڈی ٹین مقابلوں میں شریک ہونا شروع کیا جہاں انہوں نے یو اے ای کی سات امارات میں سے ایک اجمان کرکٹ کونسل کی نمائندگی کی۔ متعدد سیزن میں شعیب کی لگاتار بہترین کارکردگی نے انہیں یو اے ای گھریلو سرکٹ میں ایک مقبول کھلاڑی بنا دیا۔ اپنے چار سالہ (دو ہزار اکیس سے دو ہزار پچیس) کے دوران اہم مقامات پر ٹورنامنٹ کھیلے جیسے دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم، شارجہ کرکٹ اسٹیڈیم اور آئی سی سی اکیڈمی، دبئی۔ ستمبر دو ہزار پچیس میں شعیب کو دبئی کیپٹلس (یو اے ای فرینچائزی آف دہلی کیپٹل، آئی پی ایل) نے اپنے ابھرتے کھلاڑی کو ڈولپمنٹ ٹورنامنٹ کے لیے منتخب کیا۔ گرچہ یکم اکتوبر دو ہزار پچیس کو منعقدہ نیلامی آئی ایل ٹی ٹوینٹی میں وہ منتخب نہیں ہوئے ان کے لیے قسمت نے کچھ اور ہی منصوبہ بنا رکھا تھا، چند ہی ہفتوں بعد چوبیس اکتوبر دو ہزار پچیس کو انہیں آئی سی سی کرکٹ ورلڈ کپ لیگ ٹو (دو ہزار چوبیس۔ دو ہزار پچیس) ٹرائی سیریز جس میں نیپال، یو ایس اے اور یو اے ای شامل تھیں یو اے ای ٹیم کی جانب سے کھیلنے کے لیے سب سے پہلی نیشنل کال آئی۔ یہ مقابلے دبئی میں چھبیس اکتوبر سے پانچ نومبر دو ہزار پچیس کے درمیان ہونے تھے۔ یو اے ای نے ہندوستان میں منعقد ہونے والے آئی سی سی ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ دو ہزار چھبیس کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے جس میں شعیب کو ایک مرتبہ پھر کرکٹ کے سب سے بڑے اسٹیج پر ملک کی نمائندگی کرنے کا موقع ملے گا۔ ابھی حال ہی میں شعیب خان کو دوحہ قطر میں نومبر دو ہزار پچیس میں منعقد ہونے والے ایشیا کپ رائزنگ اسٹار ٹورنامنٹ کے لیے بھی منتخب کیا گیا ہے۔ شعیب نے اپنی اس کامیابی کے لیے جامعہ سے وابستگی کو اس کا سہرا دیا ہے جس نے ان کی تکنیکی اور ذہنی نظم و ضبط کو بنیاد تعمیر کی ہے۔ جامعہ کے کرکٹ گراؤنڈ سے بین الاقوامی سطح پر ان کے کرکٹ کے سفر سے ان کا عزم، انکسار اور سخت محنت میں یقین اجاگر ہوتا ہے جب انہیں اچھے مینٹور ملے جس سے خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتے ہیں۔ شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف نے ان کی کامیابی پر انہیں پرخلوص مبارک دی اور شعیب کی سخت محنت، اپنے کام کے تئیں وقف ہونے کا جذبہ اور کرکٹ کے لیے ان کے جنون نے ان کو منزل دلایا ہے۔ شعیب کا انتخاب ان کی غیر معمولی مہارت اور مستقل مزاجی کی دلیل ہے اور ان کی کامیابی کی کہانی ان کے مادر علمی، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں نوجوان صلاحیتوں کو مہمیز کرنے کا کام کرے گی۔ دعا ہے کہ اس شان دار سفر کا آغاز کامیابی اور فخر سے بھر جائے۔ "پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے یو اے ای کی قومی ٹیم میں شعیب کے انتخاب کی تعریف کی اور کہا" نظم وضبط، توجہ اور ٹیم ورک کی وجہ سے شعیب کو یہ غیر معمولی موقع ملا ہے۔ "انہیں ان کی شان دار کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے پروفیسر رضوی نے مزید کہا کہ "یہ انتخاب اسپورٹ سے وابستہ ہمارے نوجوانوں کے غیر متزلزل عہد کو اجاگر کرتا ہے۔ میں انہیں ان کے آئندہ مقابلوں کے لیے اور ان کے مستقبل کے کیریئر کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ وہ جامعہ کو مزید سرخ رو کریں اور زیادہ اعزازات و اکرامات جیتیں۔" پروفیسر نفیس احمد، اعزازی ڈائریکٹر، گیمز اینڈ اسپورٹس جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جامعہ کے لیے ناموری اور نیک نامی کا باعث ہونے پر شعیب کی محنت اور لگن کی تعریف کی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پروفیسر نفیس، جامعہ میں شعیب کے کرکٹ کھیلنے کے زمانے میں ان کے مینٹور بھی تھے۔ پروفیسر نفیس نے فون پر انہیں مزید کامیابیوں کے لیے تحریک دی اور شان دار عزم اور سنجیدہ کوششوں کو جاری رکھ کر جامعہ کے ہر فرد کو ناز ان محسوس کرانے کی بھی ترغیب دلائی۔

آپریشن سندور میں ملکی ھتھیاروں کی شاندار کارکردگی دفاعی اداروں کی قابلِ اعتماد صلاحیت کا ثبوت : راج ناتھ

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آتم نربھر بھارت کے وژن کو آگے بڑھانے میں دفاعی شعبے کے سرکاری اداروں کے رول کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپریشن سندور میں ملک میں تیار کردہ پلیٹ فارموں کی شاندار کارکردگی ان اداروں کی قابلیت ہونے اور اس کی صلاحیت کو ثابت کرتی ہے۔

وزیر دفاع ڈی پی ایس یو بھون، ورلڈ ٹریڈ سینٹر، نوروجی نگر، نئی دہلی میں ڈیفنس پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگز (ڈی پی ایس یو) کی ایک جامع جائزہ میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے۔ میٹنگ میں چار ڈی پی ایس یو۔ میونشنز انڈیا لمیٹڈ (ایم آئی ایل) آرمرڈ وہیکلز نگم لمیٹڈ (اے وی این ایل) انڈیا آپٹل لمیٹڈ (آئی او ایل) اور ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ (ایچ ایس ایل) کو منی رتن (زمرہ (1- کا درجہ دیے جانے پر مبارکباد دی گئی۔

حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے ہندوستان کے دفاعی مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم کو مضبوط بنانے اور خود کفیل ہندوستان کے وژن کو آگے بڑھانے میں ڈی پی ایس یو کے ثابت قدم تعاون کی تعریف کی۔ انہوں نے تنظیموں کو ان کی مسلسل لگن اور عمدہ کارکردگی کے لیے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ "ہمارے تمام 16 ڈی پی ایس یو ملک کی خود کفالت کے مضبوط ستونوں کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آپریشن سندور جیسی کارروائیوں میں ان کی عمدہ کارکردگی ہمارے مقامی پلیٹ فارموں کے اعتماد اور صلاحیت کی گواہی دیتی ہے۔"

مسٹر راج ناتھ سنگھ نے منی رتن کا درجہ حاصل کرنے کے لیے ایچ ایس ایل، اے وی این ایل، آئی او ایل اور ایم آئی ایل کی تعریف کی اور اسے دفاعی شعبے میں ان کی بڑھتی ہوئی کارکردگی، خود مختاری اور تعاون کی عکاسی قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ 2021 میں آرڈیننس فیکٹری بورڈ کو سات نئے ڈی پی ایس یو میں تبدیل کرنے سے زیادہ فعال آزادی، اختراع اور مسابقت کا آغاز ہوا۔ وزیر دفاع نے مزید کہا کہ ان چار ڈی پی ایس یوز کو نیا دیا گیا منی رتن کا درجہ ان کی صلاحیت کو بڑھانے، جدید کاری اور نئے منصوبوں اور تعاون کو تلاش کرنے کے لیے با اختیار بنائے گا، جس میں مشترکہ منصوبے اور سرکاری اور نجی شعبے کے شراکت داروں کے ساتھ انضمام شامل ہیں۔

اس شعبے کی قابل ذکر کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر راج ناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ سال 2024-25 میں ہندوستان نے 1.51 لاکھ کروڑ روپے کی دفاعی پیداوار حاصل کی۔ جس میں ڈی پی ایس یوز کی کل 71.6 فیصد شراکت داری ہے۔ اس سے دفاعی برآمدات میں بڑا اضافہ دیکھنے کو ملا اور یہ بڑھ کر 6,695 کروڑ روپے تک پہنچ گئیں، جس سے ہندوستان کے مقامی نظام پر عالمی اعتماد کے قیام کی نشاندہی ہوتی ہے۔ وزیر دفاع نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید کہا کہ یہ واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ 'میڈ ان انڈیا' کے تصور سے دفاعی مصنوعات کو عالمی سطح پر عزت مل رہی ہے جس سے اس کے برآمدات کے امکانات روشن ہو رہے ہیں۔

اس شعبے میں ترقی کی اس رفتار کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے تمام ڈی پی ایس یو پر زور دیا کہ وہ اہم ٹیکنالوجیز کی تیزی سے مقامی سطح پر ترقی، جامع تحقیق و ترقی، مصنوعات کے معیار میں اضافہ، بروقت فراہمی اور برآمدات کو بڑھانے کے لیے ایک تزویراتی نقطۂ نظر کو اپنانے پر توجہ دیں۔ انہوں نے ڈی پی ایس یوز کو ہدایت دی کہ وہ اگلی جائزہ میٹنگ میں پیش کیے جانے والے قابل پیمائش سنگ میل کے ساتھ واضح مقامی کاری اور آر اینڈ ڈی روڈ میپ کی وضاحت کریں۔ انہوں نے کہا کہ 'حکومت کی جانب سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں بھی خصوصی مداخلت یا مدد کی ضرورت ہوگی اسے فوری طور پر فراہم کیا جائے گا"۔

تقریب کے ایک حصے کے طور پر ڈی پی ایس یوز کے درمیان تین بڑے مفاہمت ناموں کا تبادلہ کیا گیا جو تعاون اور خود انحصاری کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہندوستان ایرونا ٹکس لمیٹڈ (ایچ اے ایل) اور بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ (بی ڈی ایل) نے ینترا انڈیا لمیٹڈ (وائی آئی ایل) کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تاکہ اس کی جدید کاری کی کوششوں میں مدد ملے اور 10,000 ٹن فورجنگ پریس کی سہولت قائم کی جائے، جو ایلومینیم اور دفاعی شعبے میں استعمال ہونے والی مرکب دھاتوں کے لیے درآمدی انحصار کو کم کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ ایچ اے ایل نے وائی آئی ایل کو 435 کروڑ روپے کی بلا سود پیشگی رقم دینے کا عہد کیا ہے، جبکہ بی ڈی ایل دس سالوں میں 3000 میٹرک ٹن تک کا مستقل کام فراہم کرے گا۔ تیسرے مفاہمت نامے پر مدھانی میں میٹل بینک کی تشکیل کے لیے دستخط کیے گئے تاکہ قومی اہمیت کے حامل دفاعی منصوبوں کے لیے اہم خام مال کی بلا رکاوٹ دستیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔

وزیر دفاع نے تحقیق و ترقی کے اقدامات کی ایک سیریز کی نقاب کشائی کی، جس میں ایچ اے ایل آر اینڈ ڈی مینوئل بھی شامل ہے، جس کا مقصد ڈیجیٹائزیشن، دانشورانہ املاک پیدا کرنے اور ہندوستانی تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کے ذریعے تحقیق و ترقی کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط کرنا ہے۔ ڈی پی ایس یوز کا آر اینڈ ڈی روڈ میپ جاری اقدامات اور مستقبل کی حکمت عملیوں کو مربوط کرتا ہے، جو لائسنس یافتہ پیداوار سے دیسی ڈیزائن اور ترقی کی طرف تبدیلی کو نشان زد کرتا ہے، جو دفاع میں تکنیکی خود کفالت کی طرف ایک فیصلہ کن قدم ہے۔ پائیدار دفاعی مینوفیکچرنگ کی سمت میں ایک بڑے قدم کے طور پر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے سویم - پائیدار اور سبز دفاعی مینوفیکچرنگ کا آغاز کیا، جو ایک جامع مجموعہ ہے جو ڈی پی ایس یوز میں گرین ٹرانزیشن کو ظاہر کرتا ہے۔ جامع توانائی کی کارکردگی کے ایکشن پلان (سی ای اے پی) 2023 میں شامل سویم توانائی کی کارکردگی کو بڑھانے، قابل تجدید توانائی کو اپنانے کو بڑھانے اور دفاعی پیداوار کے ماحولیاتی نظام میں کاربن کے اخراج کو کم کرنے کی کوششوں کی تفصیلات پیش کرتا ہے۔ سورن ڈیش بورڈ اور ڈی پی ایس یو انرجی ایفیشنسی انڈیکس جیسے ڈیجیٹل ٹولز کی مدد سے یہ پہل خود انحصاری کے ساتھ پائیداری کو یکجا کرنے کے حکومت کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

وزیر دفاع نے 100 فیصد سبز توانائی کے استعمال کے حصول کے لئے آئی او ایل اور بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ (بی ای ایل) کو بھی مبارکباد دی۔ آئی او ایل نے ستمبر 2025 سے مکمل طور پر قابل تجدید توانائی کا رخ کیا ہے، جس سے مالی سال 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں 8669 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں کمی آئی ہے اور 26.36 لاکھ روپے کی بچت ہوئی ہے۔ بی ای ایل ایک نورتن ڈی پی ایس یو، جنوری 2025 میں آر ای 100 کا سنگ میل حاصل کرنے والا پہلا ادارہ بن گیا، جس نے اپنے دائرہ کار 2- کے اخراج کو 15,000 میٹرک ٹن سے کم کر کے مطلق صفر کر دیا، جو اس کے نیٹ زیرو کے اہداف کی طرف ایک اہم پیش رفت ہے۔

مسٹر سنگھ نے ہندوستان کے دفاعی مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام کو آگے بڑھانے میں ڈی پی ایس یو کی قیادت، اختراع اور عزم کی تعریف کی۔ انہوں نے تمام ڈی پی ایس یو کو قومی سلامتی اور اقتصادی ترقی میں ان کے مسلسل تعاون کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئیے ہم سب نہ صرف دفاعی پیداوار میں ہندوستان کو خود کفیل بنانے کا عزم کریں بلکہ اسے عالمی مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر بھی قائم کریں۔

نیا قائم کردہ ڈی پی ایس یو بھون ایک جدید ترین سہولت سے لیس ہے جس کا تصور راج ناتھ سنگھ اور دفاع کے وزیر مملکت سنجے سیٹھ کی قیادت میں کیا گیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ آف ڈیفنس پروڈکشن کے ذریعہ تیار کردہ، یہ تمام 16 ڈی پی ایس یوز کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے تاکہ تعاون، اختراع اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے جدید کانفرنس رومز، تخروپن سہولیات اور ایک نمائشی علاقے سے لیس، بھون ڈی پی ایس یوز کی طاقت کو مستحکم کرنے اور ملکی اور بین الاقوامی شراکت داروں کو ہندوستان کی دفاعی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے میں مدد کرے گا۔

اس موقع پر وزیر دفاع کے وزیر مملکت دفاع سنجے سیٹھ، سکریٹری (دفاعی پیداوار) سنجیو کمار، تمام ڈی پی ایس یو کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر اور وزارت دفاع کے سینئر عہدیدار تھے۔

☆☆☆

تاریخ میں آج کا دن

نئی دہلی، 10 نومبر، (یو این آئی) ہندوستان اور عالمی تاریخ میں 11 نومبر کے چند اہم واقعات درج ذیل ہیں 1675: گرو گوبند سنگھ سکھوں کے گرو منتخب ہوئے۔

- 1836۔ چلی نے بولیویا اور پیرو کے خلاف اعلان جنگ کیا۔
- 1888۔ مولانا ابوالکلام آزاد، وزیر تعلیم کی پیدائش۔
- 1905۔ پرنس آف ویلز نے دی پرنس آف ویلز میوزیم کی بنیاد رکھی۔
- 1913۔ مجاہد آزادی تارک ناتھ داس نے سان فرانسسکو، کیلیفورنیا میں غدر تحریک شروع کی۔
- 1918۔ پولینڈ نے آزاد ملک ہونے کا اعلان کیا۔
- 1926۔ ہندوستانی کامیڈین جانی واکر پیدا ہوئے۔
- 1936۔ ہندی فلموں کی مشہور اداکارہ مالا سنہا کی پیدائش۔
- 1937۔ امریکہ کے کلنٹن ڈیوسن اور انگلینڈ کے سر جی پی تھامسن کو فزکس کا نوبل انعام دیا گیا۔
- 1950۔ ہندوستان میں پہلا بھاپ کا انجن چترنجن ریل فیکٹری میں بنایا گیا۔
- 1956۔ دارالحکومت دہلی مرکز کے زیر انتظام علاقہ بن گیا۔
- 1958۔ سوویت یونین نے ایٹمی تجربہ کیا۔
- 1973۔ میسور کا نام بدل کر کرناٹک رکھا گیا۔
- 1973۔ پہلی بین الاقوامی ڈاک ٹکٹ کی نمائش نئی دہلی میں شروع ہوئی۔

- 1966۔ امریکی خلائی ایجنسی ناسا نے خلائی شٹل جیمنی 12۔ لانچ کیا۔
- 1973۔ پہلی بین الاقوامی ڈاک ایگزیبشن نئی دہلی میں شروع ہوئی۔
- 1975۔ انگولا کو پرتگال سے آزادی ملی۔
- 1978۔ مامون عبدالقیوم مالدیپ کے صدر بنے۔
- 1982۔ اسرائیل کے فوجی ہیڈ کوارٹر میں گیس دھماکہ میں 60 لوگوں کی موت ہوئی۔
- 2004۔ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کا انتقال۔

اسرائیل اور ایران کے درمیان تنازع کسی بھی وقت بھڑک سکتا: نیویارک ٹائمز

ایران 10 نومبر: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا اصرار ہے کہ امریکی افواج کی جانب سے ایرانی جوہری تنصیبات کے خلاف گزشتہ جون میں شروع کیے گئے حملوں نے تہران کے یورینیم افزودگی کے پروگرام کو ختم کر دیا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا ملک ایرانی جوہری صلاحیتوں میں سے جو کچھ بچا تھا اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تاہم امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق خطے کے حکام اور ماہرین اس تصویر کو کم واضح اور اس سے بھی زیادہ خطرناک انداز میں دیکھتے ہیں۔ ماہرین مانتے ہیں کہ اسرائیل اور ایران کے درمیان اگلا تصادم اب کوئی دور کی بات نہیں بلکہ کچھ وقت کی بات ہے۔ 2015 کے جوہری معاہدے، جس نے ایران کی یورینیم کی افزودگی کو محدود کر دیا تھا، کی میعاد ختم ہونے نے صورت حال کو ایک بار پھر خراب کر دیا ہے۔ امریکی پابندیاں دوبارہ لگائی گئی ہیں اور جوہری پروگرام پر مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ تہران کا دعویٰ ہے کہ اس کی زیادہ تر تنصیبات کو تباہ کر دیا گیا ہے جبکہ اسرائیل کا موقف ہے کہ ایران کے انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخیرے کو خفیہ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایران بین الاقوامی معائنہ کاروں تک رسائی سے انکار کرتے ہوئے ایک نئی جگہ پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے جسے "ایکس ماؤنٹین" کہا جاتا ہے۔ اس صورت حال میں ایران ایک خطرناک مساوات کے مرکز میں آگیا ہے۔ کوئی مذاکرات نہیں، کوئی نگرانی نہیں اور اس کے جوہری ذخیرے کے حجم کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے۔ یہ مساوات خطے میں خوف کو ہوا دے رہی ہے کہ اسرائیل دوبارہ فوجی طاقت کا سہارا لے سکتا ہے۔ اس تناظر میں انٹرنیشنل کرائسز گروپ میں ایران کے پروجیکٹ ڈائریکٹر علی فائز کا کہنا ہے کہ تہران تنازع کے ایک نئے دور کی تیاری کر رہا ہے۔ میزائل فیکٹریاں چوبیس گھنٹے کام کر رہی ہیں اور پاسداران انقلاب کے کمانڈر بیک وقت 2000 میزائل داغنے کی خواہش رکھتے ہیں تاکہ اسرائیل کے دفاع کو مغلوب کیا جاسکے۔ گزشتہ جون میں ایسا نہیں ہو سکا تھا۔ اگرچہ فوری طور پر کسی فوری حملے کے کوئی اشارے نہیں ملے ہیں لیکن خطے کے سیکیورٹی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اسرائیل اپنے مشن کو نامکمل سمجھتا ہے اور جیسے ہی اسے محسوس ہوگا کہ ایران جوہری ہتھیاروں کی طرف سرخ لکیر عبور کرنے کے قریب پہنچ گیا ہے تو وہ ایک اور حملہ کر سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق تضاد یہ ہے کہ بڑی عرب طاقتوں نے واشنگٹن اور صدر ٹرمپ کے ساتھ اپنا اثر و رسوخ مضبوط کر لیا ہے لیکن ساتھ ہی وہ تہران کے ساتھ رابطے کے کھلے ذرائع کو برقرار رکھنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ چیتھم ہاؤس میں مشرق وسطی کے پروگرام کے ڈائریکٹر سنام وکیل بتاتے ہیں کہ یہ ممالک نئی جنگ نہیں چاہتے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ایران، اپنی کمزوری کے باوجود، لبنان، عراق، یمن اور خلیج میں پھیلی اپنی ملیشیاؤں اور پراکسیوں کے ذریعے خطے کو غیر مستحکم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکی تحقیقی مراکز بتاتے ہیں کہ ایران کی یہ قدرے کمزوری نئے سرے سے سفارت کاری کا موقع فراہم کرسکتی ہے۔ بروکنگز کی سوزان میلونی کہتی ہیں کہ کمزور ایران پر قابو پانا آسان ہے لیکن ساتھ ہی یہ زیادہ خطرناک ہے کیونکہ وہ مایوسی کے عالم میں لاپرواہی سے قدم اٹھا سکتا ہے۔ تہران میں ایرانی قیادت اپنے منحرف بیانات سے چمٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ 1979 میں امریکی سفارت خانے پر حملے کی سالگرہ کے موقع پر سپریم لیڈر علی خامنہ ای نے اعلان کیا کہ امریکی دشمنی کی جڑیں بہت گہری ہیں اور واشنگٹن ہتھیار ڈالنے سے کم کسی چیز کو قبول نہیں کرے گا۔ اس پیغام کو وسیع پیمانے پر ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ کسی بھی نئے مذاکرات کے دروازے بند کرنے سے تعبیر کیا گیا۔ وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ان کا ملک واشنگٹن کی طرف سے طے کی گئی ناممکن شرائط کو مسترد کرتا ہے لیکن حملوں اور پابندیوں کے خاتمے اور جنگی نقصانات کے معاوضے کی ضمانت مل جائے تو تہران بالواسطہ بات چیت کے لیے تیار ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران اس وقت دو دھڑوں کے درمیان اندرونی بحث کا شکار ہے۔ ایک گروہ سیاسی تصفیہ اور اقتصادی دباؤ کو کم کرنے کے لیے واشنگٹن کے ساتھ معاہدے تک پہنچنے کی وکالت کرتا ہے۔ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ ٹرمپ کے ساتھ کوئی بھی بات چیت وقت کا ضیاع ہے اور اسرائیل کے ساتھ تصادم ناگزیر ہے۔ تاہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ تصادم کا اگلا دور ناگزیر ہے اور ایران خطے میں ڈیٹرنس کے توازن کو بحال کرنے کے لیے اس تصادم کو مختلف بنانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف اسرائیلی سمجھتے ہیں کہ ایرانی جوہری پروگرام کو نقصان پہنچا ہے لیکن اسے تباہ نہیں کیا گیا اور کوئی بھی نرمی تہران کو دوبارہ تعمیر کا موقع فراہم کرسکتی ہے۔ اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل اگر ضروری ہو تو خاص طور پر ٹرمپ انتظامیہ کی واضح سیاسی حمایت کے ساتھ فوجی فتح حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

ایکواڈور کی جیل میں ہول ناک واقعہ، 27 قیدی دم گھٹنے سے ہلاک

کیٹو، 10 نومبر (یواین آئی) جنوبی امریکی ملک ایکواڈور کی جیل میں ہول ناک بغاوت کے نتیجے میں 27 قیدی دم گھٹنے سے ہلاک ہوگئے، اور 4 کو گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا۔ اے ایف پی کے مطابق ایکواڈور کی ایک جیل میں اتوار کو ہونے والے پرتشدد ہنگامے کے نتیجے میں کم از کم 31 قیدی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں، حکام کا کہنا ہے کہ ستائیس قیدیوں کی لاشیں دم گھٹنے کی حالت میں برآمد ہوئیں، جب کہ چار افراد کو گولی مار کر قتل کیا گیا۔ ایک سرکاری بیان میں جیل انتظامیہ نے بتایا کہ صوبہ ایل اورو کے شہر مشالا کی جیل میں اتوار کی دوپہر 27 قیدیوں کی لاشیں ایسی حالت میں ملیں کہ انھیں پھانسی لگائی گئی تھی جس سے دم گھٹنے سے ان کی موت ہوئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ وہ واقعے کی مکمل تحقیقات میں مصروف ہیں، فارنزک ماہرین اموات کی وجوہ اور تفصیلات جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتوار کی صبح مقامی وقت کے مطابق 3 بجے کے قریب مشالا کی جیل میں فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ مقامی رہائشیوں کے مطابق جیل کے اندر سے گولیاں چلنے، دھماکوں اور مدد کے لیے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ایکواڈور کی جیل اتھارٹی (SNAI) نے اپنے بیان میں کہا کہ صبح ہونے والے پرتشدد واقعات میں 33 قیدیوں اور ایک پولیس اہلکار کو زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ خصوصی پولیس دستوں نے جیل میں داخل ہو کر صورت حال پر قابو پایا، تحقیقات سے منسلک ذرائع کا کہنا ہے کہ اس تشدد کا تعلق صدر ڈینیئل نوبوآ کی حکومت کے اس منصوبے سے ہوسکتا ہے جس کے تحت کچھ قیدیوں کو ایک نئی زیادہ محفوظ جیل میں منتقل کیا جانا تھا، جو اسی ماہ ملک کے کسی اور صوبے میں افتتاح کے لیے تیار ہے۔ مشالا کی جیل میں پیش آنے والا یہ واقعہ ایکواڈور کی جیلوں میں بڑھتی ہوئی پرتشدد جھڑپوں کی تازہ مثال ہے۔ حالیہ برسوں میں ایکواڈور کی جیلیں منشیات کی اسمگلنگ کرنے والے حریف گروہوں کے مراکز بن چکی ہیں، جہاں غیر قانونی منشیاتی تجارت پر قبضے کے لیے گروہوں کے درمیان خونریز جھڑپیں عام ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چند سالوں میں 500 سے زائد قیدی مختلف جیلوں میں ہونے والے گروہی جھڑپوں میں مارے جا چکے ہیں۔ ستمبر کے آخر میں اسی جیل میں ہونے والی ایک اور بغاوت میں 13 قیدی اور ایک جیل اہلکار مارے گئے تھے۔

سلوواکیہ میں دو ٹرینوں میں تصادم، 18 افراد زخمی

براتیسلاوا، 10 نومبر (یواین آئی) سلوواکیہ میں پیزینوک اور براتیسلاوا کے درمیان دو مسافر ٹرینیں آمنے سامنے ٹکرا گئیں، جس میں 18 افراد زخمی ہوگئے۔ اس حادثہ کی وجہ سے ریل ٹریفک میں رخنہ پڑا۔ یہ حادثہ دارالحکومت کو پیزینوک سے جوڑنے والے مصروف گلیارے کے قریب پیش آیا۔ وزیر داخلہ ماتوس سوتاج استوک نے ایک ٹیلی ویژن بریفنگ کے دوران کہا کہ درجنوں افراد زخمی ہوئے جس میں گیارہ افراد کو ہسپتال لے جایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ وزارت کے ترجمان میتھیج نیومن نے تصدیق کی کہ وزیر موصوف جائے حادثہ کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ سلوواک جمہوریہ کی خبر رساں ایجنسی (ٹی اے ایس آر) کی ایک رپورٹ کے مطابق اتوار کی شام براتیسلاوا کے علاقے کے شہر پیزینوک اور دارالحکومت براتیسلاوا کے درمیان دو ٹرینوں کے تصادم میں کم از کم 18 افراد زخمی ہوگئے۔ سرکاری مسافر ریل کمپنی زیڈ ایس ایس کے نے کہا کہ وہ صورتحال کو سنبھالنے کے لیے ریلوے انفراسٹرکچر آپریٹر زیڈ ایس آر، پولیس اور ہنگامی خدمات کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ ٹی اے ایس آر کے مطابق زخمیوں کو براتیسلاوا یونیورسٹی ہسپتال (یو این بی) نیٹ ورک کے تحت چار اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ زیڈ ایس ایس کے نے مزید کہا کہ علاقے میں ٹرین خدمات متاثر ہوئی ہیں اور توقع ہے کہ خدمات آہستہ آہستہ مکمل طور پر بحال ہو جائیں گی۔ حادثے کے اسباب معلوم کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ سرکاری مسافر ریل کمپنی زیڈ ایس ایس کے کے مطابق، جس کا حوالہ سلوواک جمہوریہ کی خبر رساں ایجنسی (ٹی اے ایس آر) نے دیا ہے، یہ حادثہ ٹرین ریکس 1814 کے کچھ ہی دیر بعد پیش آیا، جو ننترا سے براتیسلاوا جا رہی تھی، پیزینوک اسٹیشن سے روانہ ہوئی اور ٹرین ایکس 620 سے ٹکرائی۔ اس اثر کی وجہ سے کئی گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں۔ زیڈ ایس ایس کے اس وقت سرکاری ریلوے انفراسٹرکچر آپریٹر زیڈ ایس آر، پولیس اور ہنگامی خدمات کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

سعودی عرب میں ایک لاکھ 47 ہزار افراد کو روزگار کی فراہمی

ریاض، 10 نومبر (یواین آئی) سعودی عرب میں ہیومن ریسورسز ڈویلپمنٹ فنڈ کا کہنا ہے کہ 'سیاحتی شعبے میں کامیاب حکمت عملی کے تحت سال 2020 سے رواں برس کے نصف تک ایک لاکھ 47 ہزار مرد و خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ترقیاتی فنڈ کا کہنا تھا کہ سیاحتی شعبے میں قومی افرادی قوت کو روزگار فراہم کرنے سے قبل مختلف شعبوں میں 19 تربیتی پروگرام شروع کیے گئے جن پر 851 ملین ریال لاگت آئی۔ رپورٹس کے مطابق تربیتی پروگراموں کا مقصد 8 ہزار سے زیادہ ہنرمندوں کو جدید تربیت فراہم کرتے ہوئے ان کی صلاحیتوں کو فروغ دینا تھا۔ سعودی عرب میں ترقیاتی فنڈ کے تربیتی پروگراموں کا مقصد سیاحتی شعبے کو بااختیار بنانے تھا۔ 22 پروفیشنل کورسز ڈیجیٹل پلیٹ فارم 'دروب' کے ذریعے متعارف کرائے گئے۔ رپورٹس کے مطابق تربیتی پروگراموں کے ذریعے ملازمتوں کی شرح میں 75 فیصد اضافہ ہوا جو ان پروگرامز کی کامیابی کی دلیل ہیں۔ سیاحتی شعبے میں سعودائزیشن پروگرام کے تحت اداروں کو کارکنوں کی اجرت کی مد میں 50 فیصد امداد فراہم کی گئی جبکہ ماہانہ 3 ہزار ریال فی کارکن کے حساب سے ادا کی گئی۔

مکہ مکرمہ میونسپلٹی کا بڑا کریک ڈاؤن

مکہ مکرمہ، 10 نومبر (یواین آئی) سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں 4 سو ورکشاپ اور 3 سو گودام کو سیل کر دیا گیا ہے، مکہ مکرمہ میونسپلٹی کا اپنی جامع تفتیشی مہمات کو جاری رکھتے ہوئے کہنا تھا کہ اس کا مقصد تعمیل کی سطح بلند کرنا، شہری منظر کو بہتر بنانا اور ورکشاپس، گوداموں اور بازاروں کے کام کے ماحول کو منظم کرنا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق میونسپلٹی نے وضاحت کی ہے کہ یہ مہم وسیع دوروں کے ذریعے جاری ہے جن کے نتیجے میں 2500 سے زیادہ اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ان اقدامات میں بندش، اصلاح، نوٹس جاری کرنا اور خلاف ورزیوں کا اندراج شامل ہے۔ یہ تمام اقدامات مکہ مکرمہ میں شہری منظرنامے کے فروغ اور محفوظ کام کے ماحول کو یقینی بنانے کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ میونسپلٹی کے مطابق ٹیموں نے 'دو سے 7 نومبر 2025ء کے دوران 487 خلاف ورزی کرنے والی ورکشاپس کو بند کر دیا ہے، 365 غیر قانونی گوداموں کو سیل کیا گیا ہے، 229 باڑوں کو نوٹس دیا گیا ہے، 570 غیر مجاز فوڈ ٹرکس کو ہٹا دیا گیا ہے، 507 ریسٹورانوں اور 453 گروسری دکانوں کا معائنہ کیا ہے اور 113 عوامی بازاروں میں سٹالز کی نگرانی کی ہے'۔ سعودی عرب میں میونسپلٹی کے مطابق یہ تمام کوششیں خلاف ورزیوں کو کم کرنے اور معیار زندگی کے تحفظ کے لئے جاری نگرانی کے دائرے میں آتی ہیں۔

سعودی عرب کے طائف مینٹیننس ورک کیلیے سڑک بند

ریاض، 10 نومبر (یواین آئی) سعودی عرب میں طائف کی عقبہ، الھدا سڑک کو دونوں سمتوں سے مینٹیننس ورک کیلیے پیر سے بدھ 10) سے 12 نومبر) تین دن کے لیے بند رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسپیشل فورس فار روڈ سکیورٹی کا کہنا ہے کہ یہ بندش تین دن تک صبح نو سے شام چھ بجے تک جاری رہے گی۔ رپورٹس کے مطابق 'یہ اقدام مینٹیننس ورک کے دوران سڑک استعمال کرنے والوں کی سیفٹی کو یقینی بنانے کیلیے ہے۔' رواں برس جنوری کے آغاز میں بھی روڈ جنرل اتھارٹی نے مینٹیننس ورک کیلیے الھدا سڑک کو دو ماہ تک عارضی طور پر بند رکھا تھا۔ واضح رہے طائف جانے کے دو راستے ہیں جن میں ایک پہاڑی راستہ ہے جو خم دار ہے جبکہ دوسرے راستے کو 'السیل الکبیر' کہا جاتا ہے یہ راستہ نسبتا سیدھا ہے عام طور پر ہیوی ٹریفک کے لیے اس راستے کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں شٹ ڈاؤن: ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی شدید کمی سے ہزاروں پروازیں متاثر

واشنگٹن، 10 نومبر (یواین آئی) امریکہ میں حکومتی شٹ ڈاؤن کے باعث ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی شدید کمی سے ہزاروں پروازیں متاثر ہوئیں، جس سے سفری مشکلات میں اضافہ ہوا اور ایئر لائن حکام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ ڈان میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے بتایا کہ ایئر ٹریفک کنٹرول کے عملے کی کمی 42 ایئرپورٹ ٹاورز اور دیگر مراکز کو متاثر کر رہی ہے، جس کے باعث کم از کم 12 بڑے امریکی شہروں (جن میں اٹلانٹا، نیویارک، سان فرانسسکو، شکاگو اور نیویارک شامل ہیں) میں پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔

اس کے علاوہ، 6 مصروف فضائی راستوں پر گزرنے والی پروازیں بھی تاخیر کا سامنا کر رہی ہیں، ہفتے کے روز تقریباً ایک ہزار 500 پروازیں منسوخ اور 6 ہزار پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں، جب کہ جمعہ کے روز ایک ہزار 25 پروازیں منسوخ اور 7 ہزار تاخیر کا سامنا کر چکی تھیں۔ ایئر لائن حکام نے نجی طور پر کہا کہ تاخیر کے متعدد پروگراموں کی وجہ سے پروازوں کی منصوبہ بندی تقریباً ناممکن ہوگئی ہے اور اگر عملے کی کمی مزید بڑھ گئی تو نظام کے مفلوج ہونے کا خدشہ ہے۔ ایف اے اے نے حفاظتی خدشات کے باعث جمعہ سے 40 بڑے ایئرپورٹس پر روزانہ کی پروازوں میں 4 فیصد کمی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ 39 دن سے جاری شٹ ڈاؤن ایک ریکارڈ مدت ہے، یہ ایئر ٹریفک کنٹرولرز کی شدید کمی کا باعث بنا ہے، جو دیگر وفاقی ملازمین کی طرح کئی ہفتوں سے تنخواہ حاصل نہیں کر پا رہے۔ پروازوں میں کمی کو منگل کو 6 فیصد تک بڑھایا جائے گا اور 14 نومبر تک 10 فیصد تک پہنچا دیا جائے گا۔ عملے کی غیر حاضری کے باعث 'ایف اے اے' نے ہفتے کے روز 9 ایئرپورٹس پر گراؤنڈ ڈیلے پروگرام نافذ کیے، جن میں اٹلانٹا (جو امریکہ کے مصروف ترین ایئرپورٹس میں سے ایک ہے) پروازوں میں اوسط 282 منٹ کی تاخیر ریکارڈ کی گئی۔ یہ کمی جو جمعہ کی صبح شروع ہوئی تھی، 4 بڑی ایئر لائنز امریکن ایئر لائنز، ڈیلٹا، ساؤتھ ویسٹ اور یونائیٹڈ ایئر لائنز کی تقریباً 700 پروازوں پر اثر انداز ہوئی۔ ان چاروں ایئر لائنز نے ہفتے کے روز تقریباً اتنی ہی پروازیں منسوخ کیں، لیکن عملے کی مزید کمی کی وجہ سے انہیں اضافی پروازیں بھی منسوخ کرنا پڑیں۔ اس ہفتے کے آغاز میں ایف اے اے ایڈمنسٹریٹر برائن بیڈفورڈ نے بتایا کہ پچھلے چند دنوں میں 20 سے 40 فیصد کنٹرولرز ڈیوٹی پر نہیں آ رہے تھے۔

☆☆☆

اسرائیل نے غزہ امن فورس میں ترکی فوجیوں کی شمولیت کو خارج از امکان قرار دیا

تل ابیب، 10 نومبر (یواین آئی) اسرائیلی حکومت کے ترجمان نے کہا ہے کہ ترک فوجی غزہ میں کثیرالقومی فورس کا حصہ بن کر اسرائیلی فوج کی جگہ نہیں لیں گے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق ترجمان شوش بیڈروسیان نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ ترک فوج غزہ میں قدم نہیں رکھے گی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے 2 سالہ جنگ بندی منصوبے کے تحت ایک عارضی بین الاقوامی استحکام فورس بنائی جائے گی جو بتدریج غزہ کی سیکیورٹی اسرائیلی فوج سے سنبھالے گی۔ اس فورس کے قیام کے لیے ابھی کام جاری ہے اور کئی ممالک چاہتے ہیں کہ اسے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مینڈیٹ حاصل ہو۔ جب اسرائیل کی جانب سے ترک فورسز کے غزہ میں تعینات نہ ہونے کے اعتراضات کے بارے میں پوچھا گیا، تو ترکی میں امریکہ کے سفیر ٹام بارک نے منامہ سیکیورٹی کانفرنس میں کہا کہ ترکی اس فورس میں حصہ لے گا، نائب صدر جے ڈی وینس نے گزشتہ ماہ کہا کہ انقرہ کے لیے ایک 'مثبت کردار' ہوسکتا ہے، لیکن واشنگٹن اسرائیل پر کسی بھی غیر ملکی فوجی کی تعیناتی کے لیے دباؤ نہیں ڈالے گا۔ اس کے علاوہ، اسرائیل نے اتوار کو کہا کہ اسے 2014 کی غزہ جنگ میں ہلاک ہونے والے افسر ہدار گولڈن کی باقیات موصول ہوگئی ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق 'شناختی عمل مکمل ہونے کے بعد اسرائیلی فوج کے نمائندوں نے ہلاک ہونے والے قیدی لیفٹیننٹ ہدار گولڈن کے اہل خانہ کو مطلع کیا کہ ان کا پیارا اسرائیل واپس آ چکا ہے اور اس کی شناخت مکمل ہوگئی ہے'۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق، ریڈ کراس نے غزہ میں ہدار گولڈن کا تابوت اسرائیلی فوج اور شن بیٹ کے اہلکاروں کے حوالے کیا۔ ہدار گولڈن کی لاش 2014 سے غزہ میں تھی، اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی کہ اسرائیل نے حماس اور ریڈ کراس کے اہلکاروں کو رفح کے زیر کنٹرول علاقے میں تلاش کی اجازت دی تاکہ گولڈن کی باقیات مل سکیں۔ 2014 کی 6 ہفتوں کی جنگ میں ایک اور اسرائیلی فوجی اورون شاؤل بھی ہلاک ہوا تھا، جس کی لاش رواں سال برآمد ہوئی۔ 23 سالہ ہدار گولڈن ایک اسرائیلی یونٹ کا حصہ تھا جسے حماس کی سرنگوں کو تلاش اور تباہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا، وہ یکم اگست 2014 کو ہلاک ہوا، جب 72 گھنٹے کی انسانی ہمدردی کی جنگ بندی چند گھنٹوں پہلے نافذ ہوئی تھی، اسرائیلی فوج نے الزام لگایا کہ حماس کے جنگجوؤں نے اس کی ٹیم پر حملہ کیا اور اس کی لاش قبضے میں لے لی۔ اسرائیل نے گولڈن کو ان ہلاک شدہ اسرائیلی قیدیوں میں شامل کیا تھا جن کی باقیات موجودہ امریکی ثالثی شدہ جنگ بندی معاہدے کے تحت واپس لائی جانی ہیں۔ ہدار گولڈن کے والد نے کہا کہ موجودہ جنگ میں حقیقی فتح تب حاصل ہوگی جب تمام قیدی واپس لائے جائیں گے، انہوں نے کہا کہ 'جب ہم اپنے فوجیوں کے لیے لڑتے ہیں تو ہم کامیاب ہوتے ہیں، فتح کا مطلب ہے قیدیوں اور فوجیوں کو اسرائیل واپس لانا'۔

معاہدے کے آغاز میں حماس کے پاس 20 زندہ قیدی اور 28 ہلاک شدہ قیدیوں کی باقیات تھیں، اس کے بعد تمام زندہ اسرائیلی قیدی رہا کیے گئے اور 23 ہلاک شدہ قیدیوں کی باقیات واپس کی گئیں، اسرائیل نے بدلے میں تقریباً 2 ہزار فلسطینی رہا کیے اور غزہ میں شہید ہونے والے حماس کے سیکڑوں ارکان کی لاشیں واپس کیں۔

☆☆☆

جنوبی ایکواڈور کی جیل میں ہنگامہ آرائی میں 4 قیدی ہلاک، 40 زخمی

کوئٹو، 10 نومبر (یواین آئی) ایکواڈور کے جنوبی ساحلی صوبے ایل اورو کے دارالحکومت ماچالا میں اتوار کو جیل میں ہنگامہ آرائی میں کم از کم چار قیدی ہلاک اور 40 دیگر زخمی ہوگئے، یہ اطلاع جیل انتظامیہ کی قومی ایجنسی ایس این اے آئی نے پیر کو دی۔ ایس این اے آئی نے ایک بیان میں کہا کہ ماچالا کی جیل نمبر 1 میں علی الصبح تشدد پھوٹ پڑا۔ مقامی میڈیا نے بتایا کہ یہ ہنگامہ آرائی قیدیوں کو ایک اعلیٰ حفاظتی جیل میں منتقلی سے شروع ہوئی، جس میں چار قیدیوں کی موت ہوگئی اور کم از کم 40 دیگر زخمی ہوگئے۔ ایکواڈور کے صدر ڈینیئل نوبوا نے منظم جرائم کے ذریعے بڑھتے ہوئے تشدد سے پیدا ہونے والی "سنگین اندرونی بدامنی" پر قابو پانے کے لیے منگل سے کوٹوپیکسی اور بولیوار کے مرکزی صوبوں کے پانچ ساحلی صوبوں اور تین میونسپلٹیوں میں 60 دن کی نئی ہنگامی حالت کا اعلان کیا۔

موٹاپے، ذیابیطس، امراض قلب کے مریضوں کی امریکی ویزا کی درخواستیں مسترد کیے جانے کا اندیشہ

واشنگٹن، 10 نومبر (یواین آئی) امریکی خبر رساں ادارے 'کے ایف ایف ہیلتھ نیوز' کے مطابق امریکہ میں رہائش کے خواہش مند غیر ملکی درخواست گزاروں کو کچھ مخصوص بیماریوں، بشمول ذیابیطس یا موٹاپے کا سامنا ہو تو ان کے ویزا کی درخواستیں مسترد کی جاسکتی ہیں۔ ڈان میں شائع رپورٹ کے مطابق کے ایف ایف نے جمعرات کو رپورٹ کیا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی ایک نئی ہدایت کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ نئی ہدایت امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے سفارت خانوں اور قونصل خانوں کے اہلکاروں کو بھیجے گئے ایک کیبل (سرکاری پیغام) میں بیان کی گئی تھی۔ اس میں ہدایت کی گئی ہے کہ ویزا افسران اب درخواست گزاروں کو کئی نئی وجوہات کی بنیاد پر امریکہ میں داخلے کے لیے نااہل قرار دے سکتے ہیں، جن میں عمر یا یہ اندیشہ شامل ہے کہ وہ مستقبل میں سرکاری امداد پر انحصار کر سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 'گائیڈ لائن میں کہا گیا ہے کہ ایسے افراد 'پبلک چارج' یعنی امریکی وسائل پر ممکنہ بوجھ بن سکتے ہیں، کیونکہ انہیں صحت یا عمر سے متعلق مسائل کا سامنا ہے۔ کیبل میں لکھا تھا کہ آپ کو درخواست گزار کی صحت پر غور کرنا چاہیے، بعض طبی حالتیں جن میں دل کی بیماریاں، سانس کی بیماریاں، کینسر، ذیابیطس، میٹابولک بیماریاں، اعصابی امراض اور ذہنی صحت کے مسائل شامل ہیں، یہ بیماریاں علاج کے لیے لاکھوں ڈالر کے اخراجات کا تقاضا کر سکتی ہیں۔ کے ایف ایف کے مطابق کیبل میں موٹاپے جیسی حالتوں پر بھی غور کرنے کی ہدایت دی گئی جو دمہ، نیند میں سانس رکنے اور ہائی بلڈ پریشر جیسی بیماریاں پیدا کر سکتی ہیں، تاکہ یہ طے کیا جاسکے کہ آیا کوئی تارک وطن 'پبلک چارج' بن سکتا ہے اور اس بنیاد پر داخلے سے انکار کیا جاسکتا ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ یہ تمام حالتیں مہنگے، طویل مدتی علاج کی متقاضی ہوسکتی ہیں۔ مزید یہ بھی ہدایت دی گئی کہ ویزا افسر یہ تعین کریں کہ آیا درخواست گزار کے پاس امریکہ میں علاج کے اخراجات ادا کرنے کے لیے مالی وسائل موجود ہیں یا نہیں، تاکہ انہیں سرکاری امداد کی ضرورت نہ پڑے۔ کے ایف ایف نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ ہدایت نامے میں درخواست گزار کے اہل خانہ (بشمول بچوں اور بزرگ والدین) کی صحت پر بھی غور کرنے کو کہا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے پرنسپل نائب ترجمان ٹومی پیگوٹ نے ایک بیان میں کہا کہ یہ کوئی راز نہیں کہ ٹرمپ انتظامیہ امریکی عوام کے مفادات کو ترجیح دے رہی ہے، اس میں ایسی پالیسیوں کا نفاذ شامل ہے جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہمارا امیگریشن سسٹم امریکی ٹیکس دہندگان پر بوجھ نہ بنے۔ الگ سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سرکاری اہلکار نے صحافیوں کو بتایا کہ ویزا جاری کرنے کا فیصلہ ہمیشہ افسر کی صوابدید پر منحصر ہوتا ہے۔ اہلکار نے وضاحت کی کہ افسران کو کسی مخصوص طبی حالت کی بنیاد پر درخواست مسترد کرنے کی ہدایت نہیں دی جارہی، بلکہ یہ دیکھنے کو کہا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے لیے اپنے علاج کے اخراجات برداشت کرنا مشکل ہو تو اس کے مجموعی اثرات کیا ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فیصلہ ہر درخواست کی بنیاد پر، انفرادی طور پر کیا جائے گا۔

دہشت گردوں کی فہرست سے نکلنے کے بعد احمد الشرع واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن، 10 نومبر (یواین آئی) امریکہ کی جانب سے دہشت گردوں کی فہرست سے نام نکالے جانے کے محض 2 دن بعد شام کے صدر احمد الشرع واشنگٹن پہنچ گئے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق شامی صدر احمد الشرع سرکاری دورے پر واشنگٹن پہنچ گئے ہیں، وہ پہلے شامی صدر ہیں جو وائٹ ہاؤس کا دورہ کر رہے ہیں جہاں وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ احمد الشرع ماضی میں ایک اسلام پسند عسکریت پسند رہ چکے ہیں، پیر کے روز وہ وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقات ان کے باغی اتحاد کی جانب سے بشار الاسد کو اقتدار سے ہٹائے جانے کے 11 ماہ بعد ہو رہی ہے۔ ان کی آمد سے چند گھنٹے قبل شامی سیکیورٹی اداروں نے اعلان کیا تھا کہ ملک کے مختلف علاقوں میں کارروائیوں کے دوران داعش کے درجنوں مشتبہ ارکان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق شرع اور ٹرمپ کے درمیان بات چیت میں شام میں داعش کے باقی ماندہ عناصر کے خاتمے کے لیے مشترکہ اقدامات سرفہرست ایجنڈا ہوں گے۔ شامی حکام کا کہنا ہے کہ کارروائی کے دوران 71 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا گیا جب کہ ان کے قبضے سے اسلحہ اور دھماکا خیز مواد بھی برآمد ہوا۔ اقتدار میں آنے کے بعد سے احمد شرع شام کو عالمی تنہائی سے نکالنے اور عالمی برادری میں اس کا کردار بحال کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ گزشتہ ستمبر میں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لیے نیویارک گئے تھے، جہاں انھوں نے کہا تھا کہ شام 'دنیا کی اقوام میں اپنا جائز مقام دوبارہ حاصل کر رہا ہے' اور انھوں نے عالمی برادری سے معاشی پابندیاں ختم کرنے کی اپیل کی تھی۔

کوئلے کی اسمگلنگ ! غیر قانونی کان کنی نے ایک بیٹے کی جان لے لی

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس):ای سی ایل کے بارہ بونی پولیس اسٹیشن کے تحت چرن پور کولیری میں غیر قانونی کان کنی کے دوران کان کی شافٹ گرنے سے ایک مزدور کی موت ہوگئی اور یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ مزید کئی مزدور ملبے کے نیچے دب گئے ہیں یہ کولیری ای سی ایل کے سنگرام-شری پور علاقے کے تحت آتی ہے، جو مہینوں سے بند ہے آس پاس کے دیہاتیوں کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے جس کی وجہ سے روزانہ سینکڑوں مزدور اس بند کان میں غیر قانونی طور پر کان میں کام کرتے ہیں یہ کوئلہ پھر کوئلہ مافیا کی ڈی پی تک پہنچا کر انہیں فروخت کیا جاتا ہے اطلاع کے مطابق اس علاقے کے سیکورٹی انچارج امیش بھگت ہیں جو برسوں سے اپنے عہدے پر ہیں اس کا بنیادی مقصد غیر قانونی کان کنی کو فروغ دینا اور ان سے پیسے بٹورنا ہے۔ سینکڑوں مزدور روزانہ اپنی آنکھوں کے نیچے مبینہ طور پر بند کان سے غیر قانونی طور پر کان نکالتے ہیں سی آئی ایس ایف کے اہلکار بھی گارڈ ڈیوٹی پر ہیں لیکن گاؤں والوں نے ان کی ملی بھگت کا الزام لگایا اس معاملے میں ذرائع بتاتے ہیں کہ سیکیورٹی افسر کی ملی بھگت سے کمانڈنٹ بھی ہر ماہ کافی رقم جیب میں ڈالتا ہے۔ذرائع کے مطابق صبح بارہ بونی کے چرن پور میں کھلے گڑھے میں کوئلے کی کان میں تقریباً ایک درجن لوگ غیر قانونی طور پر کوئلے کی کان کنی کر رہے تھے ان میں سے دو مقامی جبکہ باقی باہر کے مزدور تھے بارہ بونی تھانہ کے تحت دوموہانی بازار کا رہنے والا 18 سالہ سوربھ گوسوامی اور اس کے والد نیائی گوسوامی جو کہ کان میں غیر قانونی طور پر کوئلہ نکال رہے تھے، ملبے تلے دب گئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بارہ بونی پولیس صبح جائے وقوعہ پر پہنچی پولیس نے ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے سوربھ گوسوامی کی لاش کو کان سے نکالا اور پوسٹ مارٹم کے لیے آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال بھیج دیا۔ تاہم،سوربھ کے والد نیائی گوسوامی لاپتہ ہیں،اور ان کی تلاش جاری ہے دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس کی بھی موت ہوگئی ہے اطلاع ملتے ہی متوفی کے اہل خانہ ضلع اسپتال پہنچے دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ حادثے میں تقریباً نصف درجن لوگ دب گئے جن میں سے کچھ کا تعلق پڑوسی ریاست جھارکھنڈ سے بتایا جاتا ہے بارہ بونی پولیس اسٹیشن نے بتایا کہ واقعے کی وجوہات اور حالات کا تعین کرنے کے لیے مکمل تحقیقات کی جا رہی ہیں ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ حادثہ کوئلے کی غیر قانونی کان کنی کے دوران پیش آیا۔میڈیا گزشتہ کئی دنوں سے ای سی ایل انتظامیہ کو غیر قانونی کان کنی اور کوئلہ چوری کی وجہ سے بے وقت حادثات کے امکان کے بارے میں مسلسل آگاہ کر رہی ہے، لیکن حیرت کی بات ہے کہ ای سی ایل انتظامیہ اس طرف آنکھیں بند کیے ہوئے ہے بارودی سرنگوں کی سیکیورٹی پر مامور ای سی ایل سیکیورٹی افسران جو برسوں سے ایک ہی پوسٹ اور ایک ہی علاقے میں تعینات ہیں، ان کا تبادلہ نہیں کیا جاتا ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ سیکورٹی اہلکار کوئلہ مافیا اور مقامی پولیس انتظامیہ کی ملی بھگت سے ہیں ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس (سی آئی ایس ایف) بھی ان سیکورٹی اہلکاروں کے ساتھ ان کی حفاظت کے لیے ہے لیکن ان لوگوں کی باہمی ملی بھگت سے کوئلے کی غیر قانونی کان کنی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ای سی ایل کے سلان پور علاقے کے تحت سینکڑوں دیہاتی روزانہ مختلف اوپن پٹ کانوں سے کوئلہ نکالتے ہیں ایک بند کھلی کان، جہاں ہر روز غیر قانونی کان کنی ہوتی ہے۔اس کو روکنے کے لیے سلان پور انتظامیہ نے ایک نوٹ شیٹ بنا کر ای سی ایل ہیڈ کوارٹر سے اپیل کی تھی اور انہیں رہا نہیں کیا گیا تھا لیکن اب خبر یہ ہے کہ انہیں فوری اثر سے سود پور کے علاقے میں منتقل کر دیا گیا ہے اطلاع کے مطابق ہزاروں لوگ کھلی کانوں کا رخ کرتے ہیں، کوئلہ چوری کرتے ہیں جسے بعد میں کوئلہ مافیا پڑوسی فیکٹریوں میں بھیج دیتا ہے کوئلہ مافیا کے ڈپو اور مقامی فیکٹریوں پر کبھی چھاپے نہیں مارے جاتے گزشتہ ماہ کی 5 تاریخ کو ہونے والی جے سی سی میٹنگ میں ای سی ایل کے ایم ڈی نے تمام کارکنوں کو یقین دلایا کہ سب کچھ جلد ٹھیک ہو جائے گا اور غیر قانونی کان کنی اور کوئلے کی چوری بند ہو جائے گی۔تاہم ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور نہ ہی برسوں سے تعینات ایریا سیکیورٹی افسران کا تبادلہ کیا گیا یہ سوال یہ ہے کہ ان کی حفاظت کون کر رہا ہے کون لوگ ہیں جو اس کو ترتیب دے رہے ہیں، اور ای سی ایل انتظامیہ کو اس سے آگاہ ہونے کے باوجود کوئی کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی ہے۔

رانی گنج میں ہگلی جوٹ مل کے گیٹ پر نوٹس، مزدوروں میں ناراضگی

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس):رانی گنج منگل پور انڈسٹریل ایریا میں ہگلی جوٹ مل، جو تقریباً 14 سال سے بند تھی، چند ماہ قبل ہی دوبارہ کھلی ہے تاہم اب مل گیٹ پر ایک نوٹس لگا دیا گیا ہے۔مل انتظامیہ نے اس کی وجہ کارکنوں کے عدم اطمینان کو بتایا ہے۔مل کو 1 دسمبر 2024 کو نئے مالک کے حوالے کر دیا گیا اور بعد میں اسے محدود پیمانے پر دوبارہ کھول دیا گیا پرانی ہگلی جوٹ مل کے کئی مزدوروں نے دوبارہ ملازمت کے لیے درخواست دی تھی مل میں بیج سے لے کر کتائی تک کا کام دوبارہ شروع ہو گیا ہے، اطلاع کارکنوں کے لیے بائیو میٹرک حاضری کا نظام نافذ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 125 کے قریب کارکن عارضی ملازمتوں پر کام کر رہے تھے۔تاہم، جوٹ مل کے دو اہم شعبے،ویونگ (دھاگہ) اور فنشنگ ہاؤسز، ابھی تک دوبارہ شروع نہیں ہوئے ہیں۔الزام ہے کہ گزشتہ ہفتے کمپنی نے سابق کارکنوں کی ایک فہرست مرتب کی اور اسے مل کے گیٹ پر پوسٹ کیا تاہم جب کئی سابق کارکن کام کے لیے پہنچے تو انہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ان تمام مسائل پر کارکنوں نے احتجاج کیا اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام کارکنوں کو بائیو میٹرک سسٹم کے ذریعے داخلے کی اجازت دی جائے اور کام کا دن موجودہ 10 گھنٹے کے کام کے دن کی بجائے آٹھ گھنٹے کر دیا جائے۔انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ 485 گھنٹے کام کے دن کو دیگر جوٹ ملوں کی طرح نافذ کیا جائے۔انہوں نے کم از کم اجرت 500 روپے کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔10000 اور سماجی تحفظ۔مزدوروں کے احتجاج کے بعد مل انتظامیہ نے % ورکرز کے عدم اطمینان کا حوالہ دیتے ہوئے گیٹ پر نوٹس لگا دیا جس میں واضح طور پر لکھا تھا' کوئی کام نہیں، تنخواہ نہیں'۔اس اقدام سے مزدوروں اور مزدور تنظیموں میں ناراضگی پھیل گئی ہے۔ ساتھ ہی مل انتظامیہ نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اس حوالے سے اعلیٰ انتظامیہ ہی کچھ کہہ سکے گی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ منگل باڑی انڈسٹریل ایریا میں واقع ہوگلی جوٹ مل میں حالات پھر سے معمول پر آتے ہیں یا نہیں۔

آسنسول پرانے اسٹیشن میں سانپ نکلنے سے دہشت

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس): آسنسول پرانا اسٹیشن کے قریب کھیت میں ایک بہت بڑا اژدھا سانپ دیکھا گیا۔اسے دیکھتے ہی مقامی لوگ خوفزدہ ہو گئے خبر سنتے ہی کچھ مقامی نوجوانوں نے اژدھا کو پکڑ کر بوری میں ڈال دیا۔اس کے بعد محکمہ جنگلات کو اطلاع دی گئی۔مقامی لوگوں نے بتایا کہ محکمہ جنگلات کے اہلکار اس اژدھا سانپ کو لے گئے یہ واقعہ آج شام 4 بجے پیش آیا۔

ٹوٹو اور ای رکشہ کی رجسٹریشن کے نام پر ہزاروں روپے مانگنے پر احتجاجی مظاہرہ

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس): سوموار کو ٹوٹو اور ای رکشہ ڈرائیوروں نے احتجاج کیا جس کی قیادت INTTUC آسنسول نارتھ بلاک 1 کے صدر راجو اہلووالیا نیکی اہلووالیا نے کہا کہ جب وہ ریاستی حکومت کے ٹوٹو اور ای رکشا کو رجسٹر کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں، وہیں آر ٹی او جس طرح مختلف علاقوں میں ٹوٹو اور ای رکشا کو ضبط کر رہا ہے اس کی وہ سخت مذمت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 30 نومبر ہے اس کے باوجود آر ٹی او اس تاریخ سے پہلے ہی ٹوٹو اور ای رکشا کو ضبط کر رہا ہیا انہوں نے سوال کیا کہ ٹوٹو اور ای رکشہ ڈرائیوروں سے 15,000 سے 17,000 روپے ادا کرنے کو کیوں کہا جا رہا ہے جب کہ ریاستی حکومت نے 1,000؟ کی رجسٹریشن فیس مقرر کی ہے مزید برآں، انہوں نے الزام لگایا کہ جب ٹوٹو ڈرائیور رجسٹریشن کے عمل کے بارے میں پوچھنے کے لیے آر ٹی او آفس جاتے ہیں تو انہیں ٹوٹو شو رومز میں جانے کے لیے کہا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ آر ٹی او کے پاس گاڑیوں کی رجسٹریشن کا اختیار شوروم کو نہیں ہیا انہوں نے مزید کہا کہ ریاستی حکومت صرف 1000 روپے رجسٹریشن فیس کا دعویٰ کر رہی ہے لیکن ٹوٹو ڈرائیوروں سے 15000 روپے سے زیادہ ادا کرنے کو کہا جا رہا ہے یہ سارا پیسہ کون جیب میں ڈال رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے کے بارے میں مقامی وزیر مولئے گھٹک کو مطلع کریں گے اور مطالبہ کیا کہ بدعنوان آر ٹی او افسر کو یا تو کارروائی کی جائے یا ان کا تبادلہ کیا جائے۔انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ٹوٹو اور ای رکشا رجسٹریشن کے لیے آر ٹی او آفس میں 24 گھنٹے کے اندر ایک علیحدہ کاؤنٹر کھولا جائے۔

کوئلے سے لدی مال ٹرین میں آگ لگنے کی افواہ سے خوف و ہراس

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس):آسنسول ریلوے ڈویژن کے براکر ریلوے اسٹیشن کے ڈاؤن یارڈ میں کھڑی کوئلے سے لدی مال ٹرین میں آگ لگنے کی خبر پر خوف و ہراس پھیل گیا اس سلسلے میں بتایا جاتا ہے کہ کوئلے سے لدی مال ٹرین دھنباد سے درگاپور جاتے ہوئے براکر ریلوے اسٹیشن کے ڈاؤن یارڈ میں کھڑی تھی دوپہر اچانک اس کے کوچ میں آگ لگنے کی خبر پھیل گئی۔اطلاع ملتے ہی براکر ریلوے اسٹیشن کے آر پی ایف اسٹیشن کے اسکینڈ انسپکٹر او دھیش پاسوان اور اے ایس آئی راجندر کمار اپنی ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔موقع پر پہنچ کر انہوں نے 15 نمبر بوگی کو انجن سے ہٹا دیا کمپارٹمنٹ کا معائنہ کیا گیا جہاں بتایا جا رہا تھا کہ آگ لگ گئی ہے۔اسی دوران ایم پی ایل کا فائر انجن آگ پر قابو پانے کے لیے پہنچ گیا۔ تاہم،معائنہ کرنے پر، RPF اہلکاروں نے پایا کہ کہیں بھی کوئلہ جلنے کا کوئی نشان نہیں ہے۔تاہم کوئلہ رکھنے والے کمپارٹمنٹ میں گرمی محسوس کی گئی۔اس سلسلے میں حکام نے بتایا کہ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی حکام فوری طور پر پہنچے اور تحقیقات پر پتہ چلا کہ مال بردار ٹرین کا ڈبہ کسی وجہ سے زیادہ گرم ہو رہا تھا تاہم اس سے کوئی بھاپ یا دھواں نکلتا نہیں دیکھا گیا۔ان کا کہنا تھا کہ آگ لگنے کی رپورٹ مکمل طور پر غلط تھی، اور پوری کوچ برقرار ہے اور جلد ہی روانہ کر دی جائے گی۔

ٹرین میں ملے موبائل کو آر پی ایف نے مسافر کو واپس کیا

آسنسول:10رنومبر،(عوامی نیوز سروس): آسنسول ریلوے ڈویژن کے براکر میں آپریشن امانت کے تحت، ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے ٹرین کی کوچ میں ایک خاتون مسافر کے پیچھے چھوڑا ہوا موبائل فون برآمد کر کے واپس کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ پولیس ہاؤسنگ سوسائٹی، تھانہ کولار روڈ،ضلع بھوپال، مدھیہ پردیش کے رہنے والے روی راج گونڈ کی بیوی اسنیہا روی راج کی جانب سے 139 پر ٹرین نمبر 11447 شکتی پنج ایکسپریس میں سوار ہونے کی شکایت موصول ہوئی تھی اس کی بیوی اور بیٹا شکتی پنج ایکسپریس کے ایم 2 کے برتھ نمبر 44 اور 45 میں دھنباد سے ہوڑہ جا رہے تھے۔ دھنباد اسٹیشن پر، وہ ٹرین میں سوار ہوئے اور اپنی اپنی کوچ میں بیٹھ گئے تاہم، ذاتی وجوہات کی وجہ سے، وہ اپنا سفر جاری نہیں رکھ سکی اور دھنباد اسٹیشن پر اتر گئی اس نے اپنا موبائل فون اپنی الاٹ شدہ برتھ پر چھوڑ دیا شکایت کنندہ نے اس معلومات کی اطلاع RPF ہیلپ لائن نمبر 139 پر دی، جو اس کے بعد براکر آر پی ایف کو موصول ہوئی۔ جیسے ہی ٹرین پلیٹ فارم نمبر 2 پر پہنچی، براکر ریلوے اسٹیشن پر ڈیوٹی پر موجود آر پی ایف اہلکار فوراً کوچ میں موجود برتھ پر پہنچے اور تلاشی شروع کی۔موبائل فون برآمد کر لیا گیا اور آر پی ایف کے اہلکاروں نے فوری طور پر مسافر کو واقعہ کی اطلاع دی شکایت کنندہ براکر ریلوے اسٹیشن پہنچا، جہاں مناسب دستاویزات اور تصدیق کے بعد، ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے اس کا موبائل فون اسے واپس کر دیا۔ اس کا موبائل فون حاصل کرنے کے بعد، مسافر نے آر پی ایف کی فوری کارروائی کے لیے ستائش کی اور شکریہ ادا کیا۔

دکھنیشور سے کوی سبھاش تک بغیر ڈرائیور کے ہر 2 منٹ بعد میٹرو چلانے کا منصوبہ

کولکاتا، 10رنومبر: (عوامی نیوز سروس) میٹرو ریل ذرائع کے مطابق اس بار دکھنیشور اور کوی سبھاش کے درمیان بغیر ڈرائیور کے میٹرو چلانے کا منصوبہ ہے۔تاہم فی الحال کوی سبھاش اسٹیشن بند ہے۔دکھنیشور اور شہید کھودی رام کے درمیان سروس چل رہی ہے۔ نئے تعمیر شدہ کوی سبھاش اسٹیشن کے اگلے ایک سال کے اندر آپریشنل ہونے کی امید ہے۔ ذرائع کے مطابق بغیر ڈرائیور کے میٹرو چلانے کے لیے سی بی ٹی سی سگنلنگ سسٹم کی ضرورت ہے۔کولکاتا میٹرو کی بلیو لائن پر اس ٹیکنالوجی کو متعارف کرانے کے لیے 465 کروڑ روپے بھی مختص کیے گئے ہیں۔

گولڈن مائل چیلنج، ڈی اے وی ماڈل اسکول میں میراتھن

آسنسول 10 نومبر (عوامی نیوز سروس) DAV ماڈل اسکول، درگاپور میں گولڈن جوبلی کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر، ایک "گولڈن مائل چیلنج" میراتھن کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف DAV اسکولوں کے ساتھ ساتھ درگاپور کے دیگر اسکولوں کے طلباء بھی شامل تھے۔ اس ریس میں لڑکوں کی پانچ کلومیٹر، لڑکیوں کی تین کلومیٹر اور والدین اور سابق طلباء کے لیے دو کلومیٹر کی دوڑ شامل تھی میراتھن میں پچاس لڑکوں، 47 لڑکیوں، 75 والدین اور 16 سابق طلباء نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز گایتری منتر اور ڈی اے وی ترانے کے ساتھ ہوا۔ پاپیا مکھرجی، پرنسپل اور ریجنل آفیسر، ڈی اے وی انسٹی ٹیوٹ، مغربی بنگال ریجن، نے تمام مہمانوں، طلباء اور والدین کا پرجوش استقبال کیا۔ اس نے تمام شرکاء پر زور دیا کہ وہ ریس مکمل کریں انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں اس موقع پر مہمان خصوصی سابق اولمپین اور ارجن ایوارڈ یافتہ سوما بسواس نے کھیلوں کے لیے اپنی گہری تعریف کا اظہار کیا، اسی لیے انہوں نے اسے اپنے کیریئر کے طور پر منتخب کیا مہمان خصوصی ابھیشیک گپتا، ڈی سی پی، ایسٹ زون- 1، آسنسول-درگاپور کمشنریٹ نے بھی سبھی کو اپنی نیک خواہشات پیش کیں۔ 10 ویں بنگال بٹالین کے سی او کرنل ہیتارتھ سرودیا نے کہا کہ یہ دوڑ صرف زندگی کی دوڑ نہیں ہے زندگی بذات خود ایک دوڑ ہے اس لیے صحت مند رہنے کے لیے دوڑتے رہیں۔ اس ریس میں سب سے اوپر پانچ دوڑنے والے، لڑکے اور لڑکیاں، بالترتیب 7,000،5,000،3,000 اور 2,000 کے نقد انعامات حاصل کی اور ایک ہزار روپے جبکہ والدین اور سابق طلباء کو بالترتیب چار ہزار، تین ہزار اور دو ہزار روپے نقد انعامات کے طور پر دیے گئے لڑکوں میں پہلے دیپ سنگھ (ڈھنڈابا غ ہندی ہائی اسکول)، دوسرے نمبر پر بھم کمار (نیپالی پاڑا ہندی ہائی اسکول)، تیسرا شانتنو کمار مہتو (بینا چھیتی بھارتیہ ہندی ہائی اسکول) رہا لڑکوں میں شریشٹی دتہ (ڈی اے وی رانی گنج) پہلے، دیا تیواری (ڈھنڈاباغ ہندی ہائی اسکول) دوسرے، تنیما منڈل (ڈی اے وی ایم ٹی پی ایس بنکورہ) تیسرے، دربا نندی (ڈی اے وی ایم ٹی پی ایس بنکورہ) چوتھے، اور روشنی بھگت (ڈی اے وی کنیا پور، آسنسول) پانچویں نمبر پر رہیں۔ والدین میں رنجیت ساہا پہلے، سومین پال دوسرے اور سوربھلہ تیسرے نمبر پر آئے۔ سابق طلباء میں سروجیت رائے چودھری پہلے، شابرت چودھری دوسرے اور انکرش دوبے تیسرے نمبر پر آئے۔ ہر شریک کو شرکت کا سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اس پروگرام کی کامیابی میں اسکول کی انتظامی کمیٹی، دیگر ڈی اے وی اسکولوں کے پرنسپلز اور ہیلتھ ورلڈ اسپتال نے بھی تعاون کیا پروگرام کا اختتام شکریہ کلمات اور قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: دھلی میں لال قلعہ کے قریب کار میں
میٹرو اسٹیشن کے گیٹ نمبر 1 کے پاس یہ دھماکہ ہوا جس میں کم از کم 24 افراد کے زخمی ہونے کی خبر سامنے آچکی ہے۔ دھماکہ کے بعد پوری دہلی میں ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس طرح کے حالات ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بڑی سازش بھی ہو سکتی ہے۔ احتیاطاً چاندنی چوک مارکیٹ کو بند کر دیا گیا ہے اور لال قلعہ کے ا؟س پاس کے پورے علاقے اور سڑکوں کو بھی بند کر دیا گیا ہے۔

بقیہ: بہار میں دو دہائیوں سے جاری نا انصافی کو ختم کرنے کے لیے
کہا، اب ہجرت رک جائے گی، نوجوانوں کے مستقبل سے تاریکی دور ہو جائے گی اور ہر گھر میں نوکری ان کے کل کو روشن کرے گی۔ ہم ناانصافی کو ختم کریں گے اور سماجی انصاف کے ذریعے بہار کو بدل دیں گے۔ ہمارا وعدہ ہے، عظیم اتحاد دلتوں، مہا دلتوں، قبائلیوں، معاشی طور پر پسماندہ طبقات، انتہائی پسماندہ طبقات کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ اور اقلیتوں، خواتین، کسانوں اور نوجوانوں کی معاشی ترقی کے لیے ٹھوس اسکیمیں نافذ کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے لوگ تبدیلی کے لیے تیار ہیں اور عظیم اتحاد ریاست کی شان کو بحال کرنے کے عزم کے ساتھ میدان میں ہے۔ اس لیے ووٹرز کو چاہیے کہ وہ ترقی، مساوات اور انصاف کے لیے گرینڈ الائنس کو ووٹ دیں۔

بقیہ: ٹیرف مخالفین کو ٹرمپ نے کہا
نے دعویٰ کیا کہ ان کے دور اقتدار میں امریکہ دنیا کا سب سے امیر اور معزز ملک بن گیا جہاں افراط زر کی شرح بہت کم تھی اور اسٹاک مارکیٹ میں ریکارڈ اضافہ ہوا تھا۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ امریکہ ٹیرف سے کھربوں ڈالر کما رہا ہے، جو نہ صرف 37 ٹریلین ڈالر کے قومی قرضے کو کم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا بلکہ اسے عام شہریوں میں ڈیویڈنڈ کے طور پر بھی تقسیم کیا جائے گا۔ ان کے مطابق ہر امریکی (زیادہ آمدنی والے گروپوں کو چھوڑ کر) کو جلد ہی کم از کم 2,000 ڈالر ملیں گے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں امریکی معیشت کی ریکارڈ ساز کامیابیوں کا بھی ذکر کیا۔ ٹرمپ نے لکھا کہ 401K (ریٹائرمنٹ بچت) اب تک کی بلند ترین سطح پر ہے۔ پورے ملک میں نئے پلانٹ اور کارخانے قائم کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ٹرمپ نے اس منصوبے کے نفاذ، عمل درآمد یا ٹائم لائن کے بارے میں کوئی واضح معلومات فراہم نہیں کی۔ یاد رہے کہ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے اگست میں 'سی این بی سی' کو بتایا تھا کہ انتظامیہ کی توجہ 38.12 ٹریلین ڈالر قومی قرض کو کم کرنے پر ہے، جس کے لیے ٹیرف ریونیو استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکی سپریم کورٹ اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا ٹرمپ نے حد سے زیادہ وسیع ٹیرف لگا کر اپنے ایگزیکٹو اختیارات کا غلط استعمال کیا۔ ٹرمپ نے عدالتی تحقیقات کو مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ٹیرف ان کا سب سے طاقتور معاشی ہتھیار ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ہم کھربوں ڈالر کما رہے ہیں، یہ پالیسی امریکہ کو مضبوط، خوشحال اور خود انحصار بنا رہی ہے۔

بقیہ: امریکہ میں آتش فشاں کا خوفناک نظارہ
جہاں انتہائی خوفناک دکھائی دے رہے ہیں، وہیں دلکش بھی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ 9 نومبر کی شب ا؟تش فشاں کا یہ زوردار دھماکہ ہوا، جس سے بہت اونچائی تک شعلوں کی شکل میں لاوے اٹھتے نظر ا؟ئے۔ لاوا کئی مقامات سے پھوٹ پڑا اور رات کی تاریکی میں لاوا کے فوارے تقریباً 300 فیٹ اوپر تک پہنچ گئے۔ اس واقعہ سے پورے آسمان کا رنگ لال اور نارنگی روشنی سے جگمگا اٹھا، جس کی چمک میلوں دور تک دکھائی دی۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ کا یہ ا؟تش فشاں دنیا کے سب سے فعال ا؟تش فشاں میں سے ایک ہے اور ہوائی نیشنل پارک میں واقع ہے۔ یہ لگاتار دھماکہ کرتا رہتا ہے، جو سیاحوں اور سائنسدانوں دونوں کے لیے توجہ کا مرکز ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'پال گولڈ ایگل' نامی ہینڈل سے تازہ ا؟تش فشاں دھماکہ کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے ''ماؤ؟ نٹ کلاو؟ امیں زبردست دھماکہ۔ 300 فیٹ اوپر اٹھے لاوا کے فوارے۔ راحت کی بات یہ ہے کہ یہ آتش فشاں صرف نیشنل پارک کی حدود تک ہی محدود ہے۔ ا؟س پاس کے گھروں یا لوگوں کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس درمیان افسران نے سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ وہ احتیاطی گائیڈ لائنس پر عمل کریں اور نیشنل پارک کے ممنوعہ علاقوں سے دور رہیں۔ فی الحال کسی بھی طرح کے ایگزٹ سے متعلق تنبیہ جاری نہیں کی گئی ہے۔

☆

Hon'ble Chief Minister
Mamata Banerjee's
Humanitarian Steps

Financial assistance for
Reconstruction of houses damaged by recent natural disasters,
Recultivating land affected by floods and landslides,
Distribution of seeds and irrigation tools to
flood-affected farmers.

Hon'ble Chief Minister
remotely provided assistance to various districts
from
Uttar Kanya State Secretariat, Siliguri
on
10th November, 2025

- **Financial assistance for house reconstruction**
  ₹1.2 lakhs to families with houses completely damaged. ₹70,000 to families with houses severely damaged. 11,555 families with completely-damaged houses and **3,239 families** whose houses were severely damaged, received assistance. Total assistance amount is **₹161.33 crores.**
- **Distribution of seeds and irrigation tools**
  Crop seeds and irrigation equipment worth ₹6.5 crores provided to 1,16,128 farmers in affected districts for growing mustard, wheat, lentils, maize, khesari dal, potatoes etc.
- **Assistance for Horticulture**
  Crop seeds and irrigation equipment worth ₹3.5 crores provided to 20,724 farmers in affected districts for growing seasonal vegetables. Oranges, ginger, black cardamom etc. saplings provided to 1,050 farmers in Darjeeling.
- **Assistance for reclamation of land**
  Assistance of **₹47 lakhs** provided to **807 farmers** of Darjeeling, Jalpaiguri, Alipurduar and Cooch Behar to reclaim land damaged by floods and landslides.

ICA- D2202(21)/2025

West Bengal Disaster Management & Civil Defence Department

انڈین خواتین ٹیم کی ورلڈ کپ میں تاریخی فتح، جے شاہ کے پاؤں چھونے کی کوشش اور ایشیا کپ ٹرافی نہ ملنے کا گلہ

انڈین خواتین کرکٹ ٹیم کے لیے ممبئی کے ڈی وائی پاٹل سٹیڈیم میں 2 نومبر 2025 کی رات انگلینڈ کے لارڈز میں 25 جون سنہ 1983 کے دن کی طرح روشن ہوگئی جب خواتین ٹیم نے جنوبی افریقہ کی مضبوط ٹیم کو 52 رنز سے شکست دے کر پہلا ورلڈ کپ اپنے نام کیا۔

انڈیا کے وزیراعظم نریندر مودی اور صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے انڈین ٹیم کو ان کی تاریخی کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ سچن تندولکر اور وراٹ کوہلی جیسے مایہ ناز کھلاڑیوں نے بھی خواتین کرکٹ ٹیم کے تاریخی کارنامے پر مبارکباد دی ہے جبکہ بی سی سی آئی نے انڈین ویمن ٹیم کو 51 کروڑ روپے انعام میں دینے کا اعلان کیا ہے۔ تاہم بی سی سی آئی نے اس موقع

پر ایشیا کپ کی ٹرافی نہ ملنے کا گلہ بھی کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے مبارکباد دیتے ہوئے ایکس پر لکھا: 'فائنل میں انڈین ٹیم کی شاندار جیت بہترین مہارت اور اعتماد سے بھری ہوئی تھی۔ ٹیم نے پورے ٹورنامنٹ میں غیر معمولی ٹیم ورک اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ یہ تاریخی جیت مستقبل کے چیمپیئنز کو کھیل کو آگے بڑھانے کی ترغیب دے گی۔'

سوشل میڈیا پر انڈین ٹیم کے ساتھ ساتھ آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ کی بھی تعریف ہو رہی ہے کہ انھوں نے خواتین کرکٹ ٹیم پر توجہ دی اور ان کی تنخواہیں مرد کرکٹروں کے برابر کی جس سے خواتین میں کچھ کر گزرنے کا حوصلہ پیدا ہوا۔

سچن تندولکر نے کہا کہ 'سنہ 1983 کے ورلڈ کپ کی جیت نے پوری نسل کو بڑے خواب دیکھنے اور ان خوابوں کو پورا کرنے کی ترغیب دی۔ اسی طرح 'آج ہماری خواتین کی کرکٹ ٹیم نے حقیقی معنوں میں کچھ خاص کیا ہے۔ انھوں نے ملک بھر میں لاتعداد نوجوان لڑکیوں کو بیٹ اور گیند ہاتھوں میں لینے، میدان میں قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے اور یہ یقین دلایا ہے کہ وہ بھی ایک دن ٹرافی اٹھا سکتی ہیں۔'

اسی طرح کے خیالات کا اظہار وراٹ کوہلی نے بھی کیا اور کہا کہ یہ جیت آنے والی نسلوں کے لیے ایک تحریک اور ترغیب ثابت ہوگی۔

انھوں نے سوشل میڈیا پر لکھا: 'آپ نے اپنے بے خوف کرکٹ اور یقین سے ہر انڈین کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ آپ سب تعریف کی مستحق ہیں۔ اس لمحے کا بھرپور لطف اٹھائیں۔ ہرمن اور ٹیم کو مبارکباد۔ جے ہند۔'

دو دھائیوں سے مسلسل اچھا کھیل: واضح رہے کہ انڈیا کی خواتین کرکٹ ٹیم ایک عرصے سے اچھے کھیل کا مظاہرہ کرتی رہی ہے۔ سنہ 2005 کے ورلڈ کپ کے فائنل میں بھی پہنچی لیکن آسٹریلیا سے 98 رنز سے شکست کھا گئی۔

اسی طرح 2017 کے ورلڈ کپ کے فائنل میں انڈین ٹیم انگلینڈ کی خواتین ٹیم کے مدمقابل تھی اور ایک کانٹے کے مقابلے میں نو رنز سے شکست ہوئی تھی۔ پھر کووڈ کے بعد سنہ 2020 میں ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ منعقد ہوا تو انڈین ٹیم نے فائنل میں رسائی حاصل کی اور میلبرن کے کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم میں اسے آسٹریلیا کے ہاتھوں ایک بار پھر شکست کا سامنا رہا۔ حالیہ ورلڈ کپ سے قبل انڈین ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور نے کہا تھا کہ 'ہم نے پچھلے کچھ سالوں میں مسلسل اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا ہے لیکن ہم موقعوں کو پار کرنے میں ناکام رہے لیکن ہمیں اس بار وہ لکیر عبور کرنی ہے۔' اور دنیا نے دیکھا کہ دو اور تین نومبر کی نصف شب کو ممبئی کا ڈی وائی پاٹل سٹیڈیم کا آسمان روشنی سے جگمگا اٹھا اور پورے ملک میں پٹاخوں کی آوازیں سنی گئیں۔ اگرچہ 1983 کی طرح لوگ سڑکوں پر نہیں نکلے لیکن جوش میں کوئی کمی نہیں تھی۔

انڈین ٹیم نے ٹورنامنٹ میں اچھی ابتدا نہیں کی اور مسلسل تین میچ ہارنے کے بعد وہ مشکل سے سیمی فائنل میں پہنچنے میں کامیاب ہوئی۔ سیمی فائنل میں مدِ مقابل ٹیم آسٹریلیا تھی جو اپنی پوری فارم میں تھی اور ناقابلِ شکست بھی تھی۔

آسٹریلیا نے سیمی فائنل میں 338 رنز کا ایک اہم مجموعہ کھڑا کیا لیکن جیمیما روڈریگز نے وہ کارنامہ کر دکھایا جس کی کسی کو توقع نہیں تھی اور انھوں نے کپتان ہرمن پریت کے ساتھ شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف سنچری سکور کی بلکہ انڈیا کو ایک ناقابلِ یقین جیت دلائی۔

فائنل کی روداد: میچ بارش کی وجہ سے قدرے دیر سے شروع ہوا۔ جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارٹ نے ٹاس جیت کر بولنگ کا فیصلہ کیا تو انڈین ٹیم کو اوپنر سمرتی مندھانا اور شفالی ورما نے اچھا آغاز دیا۔

انڈیا کی پہلی وکٹ 18 ویں اوور میں 104 رنز پر گری لیکن پھر اس کے بعد جنوبی افریقہ کی ٹیم نے وقفے وقفے سے وکٹیں لے کر انڈین ٹیم کو ایک بڑے مجموعے سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر دیپتی شرما اور ریچا گھوش نے آخر میں جارحانہ سٹروک کھیلتے ہوئے ٹیم کا مجموعہ 298 رنز تک پہنچا دیا اور یوں جنوبی افریقہ کی ٹیم کو 299 رنز کا ہدف ملا۔ انڈیا کی جانب سے شفالی ورما نے 78 گیندوں میں 87 رنز بنائے جبکہ دیپتی شرما نے 58 گیندوں پر 58 رنز بنائے۔ سیمی فائنل کی ہیرو جیمیما اور کپتان ہرمن پریت نے 20 اور 24 رنز بنائے جبکہ سمرتی مندھانا نے 45 اور رچا گھوش نے دو چھکے اور تین

چوکے کی مدد سے 24 گیند پر 34 رنز بنائے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے ایابونگا کھاکا نے تین وکٹیں جبکہ ملابا، کلرک اور ٹرایون نے ایک ایک وکٹیں حاصل کیں۔

جواب میں جنوبی افریقہ کی کپتان نے ایک جانب سے اپنی وکٹ سنبھالے رکھی لیکن دوسری جانب سے وکٹیں گرتی رہیں۔ 30 ویں اوور میں جنوبی افریقہ کا سکور 148 رنز تھا کہ اس کی پانچویں وکٹ گر گئی تاہم کپتان لورا نے نئی شراکت داری قائم کرنے کی کوشش کی۔ جب جنوبی افریقہ کی ٹیم کا سکور 220 رنز تھا تو کپتان 101 رنز بنا کر دیپتی شرما کا شکار ہو گئیں اور پھر یہ لگ بھگ طے ہوگیا کہ انڈین ٹیم نئی ورلڈ کپ کی نئی فاتح ہے۔

1978 کے ورلڈ کپ میں جب انڈیا نے پہلی بار خواتین کے کرکٹ ورلڈ کپ میں شرکت کی تھی تو اسے تینوں میچ میں شکست ہوئی تھی اور شاید اس وقت کسی کو یہ امید نہیں رہی ہوگی کہ ایک دن ایسا آئے گا جب انڈیا کرکٹ کی دنیا پر راج کرے گا۔ ابھی انڈیا کی مردوں کی ٹیم کے پاس ٹی-20 ورلڈ کپ کے ساتھ چیمپیئنز ٹرافی، ایشیا کپ اور وومن انڈر-19

ورلڈ کپ کی ٹرافیاں بھی ہیں۔

شیفالی ورما کو ان کی آل راؤنڈ کارکردگی 87 رنز اور دو وکٹوں کے لیے پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا جبکہ دیپتی شرما کو پلیئر آف دی سیریز قرار دیا گیا۔ دیپتی نے شرما نے فائنل میں 58 رنز بنائے اور پانچ وکٹیں لیں جبکہ ٹورنامنٹ میں انھوں نے مجموعی طور پر 22 وکٹیں لیں اور 215 رنز بنائے۔ جنوبی افریقہ کی کپتان نے ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ 571 رنز بنائے جس میں دو سنچریاں اور تین نصف سنچریاں شامل تھیں۔

اس ورلڈ کپ میں آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔ پاکستان کی ٹیم آخری نمبر پر رہی جبکہ بنگلہ دیش ساتویں، نیوزی لینڈ چھٹے اور سری لنکا پانچویں نمبر پر رہی۔ سیمی فائنل میں آسٹریلیا، انگلینڈ، جنوبی افریقہ اور انڈیا کی ٹیمیں بالترتیب 13، 11، 10 اور 7 پوائنٹس کے ساتھ پہنچیں۔

سوشل میڈیا پر تعریفوں کی بھرمار: سوشل میڈیا پر جہاں ہر جانب سے انڈین ٹیم کو مبارکباد دی جا رہی ہے وہیں جے شاہ کو بھی اس کا حقدار قرار دیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ انھوں نے خواتین کرکٹ کی کایا پلٹ دی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ ہرمن پریت کے جے شاہ کے پاؤں چھونے کو تنقید کا نشانہ بنا رہے تو بہت سے لوگ اسے انڈیا کی تہذیب کا حصہ قرار دیتے ہوئے اس پر فخر کا اظہار کر رہے ہیں۔

خیال رہے کہ انڈین ٹیم کی کپتان کو ٹرافی آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ کے ہاتھوں دی گئی اور جب ہرمن پریت ٹرافی لینے گئیں تو انھوں نے ہاتھ ملانے کے بعد تعظیم کے طور پر ان کے پاؤں چھونے کی کوشش کی جسے جے شاہ نے روک دیا۔

انڈین خبر رساں ادارے اے این آئی کے مطابق بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوا جیت سائکیا نے کہا کہ جب سے جے شاہ نے بی سی سی آئی کا چارج سنبھالا ہے، وہ خواتین کی کرکٹ میں بہت سی تبدیلیاں لائے ہیں۔ تنخواہ کی برابری پر بھی توجہ دی گئی۔ گذشتہ ماہ آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ نے خواتین کی انعامی رقم میں 300 فیصد اضافہ کیا۔ اس سے پہلے انعامی رقم 2.88 ملین ڈالر تھی، اور اب اسے بڑھا کر ان تمام خواتین کی کرکٹ کو 14 ملین ڈالر تک بڑھا دیا گیا ہے۔ بی سی سی آئی نے پوری ٹیم کے کھلاڑیوں، کوچز اور معاون عملے کے لیے 51 کروڑ روپے کے انعام کا بھی اعلان کیا ہے۔'

جہاں اس جیت پر مسٹر سائکیا نے خوشی کا اظہار کیا وہیں انھوں نے ایشیا کپ کی ٹرافی نہ موصول ہونے کا گلہ بھی کیا۔

انھوں نے کہا: 'آج کی جیت کے بعد ہماری ٹیم کو فوری طور پر ٹرافی مل گئی، جبکہ ہماری مردوں کی ٹیم نے دبئی میں ایشیا کپ جیتا تھا تو ان کی ٹرافی آج تک بی سی سی آئی کے دفتر میں نہیں پہنچی ہے۔۔۔ 10 دن پہلے، ہم نے اے سی سی کے چیئرپرسن کو خط لکھ کر ٹرافی کو حوالے کرنے کی درخواست کی تھی۔ لیکن ہمیں آج تک انتظار ہے۔ اگر ہمیں 3 نومبر تک ٹرافی نہیں ملی تو ہم اپنی شکایت انٹرنیشنل کرکٹ کے سامنے اٹھائیں گے تاکہ انڈیا کو جلد سے جلد ٹرافی مل سکے۔'

☆☆☆☆

انڈر 20 ویمنز ایشین کپ میں گروپ سی میں ہندوستان

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی خواتین کی فٹ بال ٹیم کو اگلے سال تھائی لینڈ میں ہونے والے ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ کے لیے پیر کو جاری ہونے والے ڈرا میں گروپ سی میں رکھا گیا ہے۔ آج یہاں اعلان کردہ قرعہ اندازی کے مطابق، ہندوستانی انڈر 20- خواتین ٹیم اگلے سال کے ٹورنامنٹ میں جاپان، آسٹریلیا اور چینی تاپے کا مقابلہ کرے گی۔ ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ کے 12 ویں ایڈیشن میں بارہ ٹیمیں شرکت کریں گی۔ ان ٹیموں کو چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم ان 11 ٹیموں میں سے ایک ہے جس میں آٹھ گروپ کی فاتح اور تین بہترین رینک والی رنر اپ شامل ہیں۔ ان ٹیموں نے کوالیفائر کے ذریعے ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی کیا۔

جے ایل این اسٹیڈیم کی جگہ اسپورٹس سٹی بنانے کا منصوبہ زیرغور: ذرائع

نئی دہلی، 11 نومبر (یو این آئی) قومی دارالحکومت کے مشہور جواہر لال نہرو اسٹیڈیم کو منہدم کر کے اس کی جگہ پر 102 ایکڑ پر عالمی معیار کا اسپورٹس سٹی بنانے کا منصوبہ زیرغور ہے۔ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت کے ذرائع نے پیر کو یو این آئی کو بتایا کہ دہلی کے لودھی روڈ علاقے میں بنائے جانے والے اس اسپورٹس سٹی کے ماڈل کے طور پر قطر اور آسٹریلیا میں کھیلوں کے مراکز کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا، جے ایل این اسٹیڈیم کی جگہ پر ایک عالمی معیار کا ملٹی اسپورٹس سینٹر بنایا جائے گا، اور اس پروجیکٹ کے لیے قطر اور آسٹریلیا کے بہترین مراکز کا مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ "انہوں نے اس منصوبے کے لیے ٹائم فریم فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ تاریخی جواہر لعل نہرو اسٹیڈیم، جس میں 60,000 سے زیادہ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے، فیفا، ورلڈ ایتھلیٹکس (WA) اور ایشین فٹ بال کنفیڈریشن (AFC) کے طے کردہ بین الاقوامی معیارات پر پورا اترنے کے لیے ڈیزائن اور تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ اسٹیڈیم 1982 کے ایشین گیمز کے ایتھلیٹک ایونٹس اور تقریبات کی میزبانی کے لیے بنایا گیا تھا اور 1989 کی ایشین ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کی میزبانی بھی کی گئی تھی۔

اتراکھنڈ نے ہریانہ کو ایک اننگز اور 28 رنز سے شکست دی

روہتک، 10 نومبر (یو این آئی) اتراکھنڈ نے جگدیش سچیت کی شاندار کارکردگی کی بدولت ہریانہ کو ایک اننگز اور 28 رنز سے شکست دی۔ ہریانہ نے اپنی دوسری اننگز چھ وکٹ پر 106 رنز سے دوبارہ شروع کی۔ 47 ویں اوور کی چھٹی گیند پر جگدیش سچیت نے کپل ہڈا (27) کو یوراج چودھری کے ہاتھوں کیچ کرا کے اتراکھنڈ کو ان کا ساتواں وکٹ دلایا۔ سچیت کی اگلی وکٹ 49 ویں اوور میں سمیت کمار (0) کی تھی۔ اگلے اوور میں مینک مشرا نے انشول کمبوج (0) کو آؤٹ کیا۔ 61 ویں اوور کی چوتھی گیند پر سچیت نے دھیرو سنگھ کو آؤٹ کر کے ہریانہ کی دوسری اننگز 148 پر ختم کر دی، اور میچ ایک اننگز اور 28 رنز سے اپنے نام کر لیا۔ دھیرو سنگھ نے اپنی ٹیم کی جانب سے 146 گیندوں پر دو چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے سب سے زیادہ 70 رنز بنائے۔ اتراکھنڈ کی جانب سے جگدیش سچیت نے چھ وکٹیں حاصل کیں۔ مینک مشرا نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ جبکہ یوراج چودھری نے ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل، جگدیش سچیت (پانچ وکٹ) اور مینک مشرا (چار وکٹ) نے ہریانہ کو پہلی اننگز میں 48.1 اوور میں 112 رنز پر سمیٹ دیا تھا۔ ہریانہ نے اپنی پہلی اننگز میں 94.3 اوورز میں 288 رنز بنائے تھے، جس میں یوراج چودھری (60)، جگدیش سچیت (50) اور کپتان کنال چندیلا (40) کی شراکت کی بدولت 176 رنز کی برتری حاصل ہوئی تھی۔

ہاکی انڈیا کا ایف آئی ایچ ویمنز جونیئر ہاکی ورلڈ کپ 2025 کے لیے ٹیم کا اعلان کیا

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) ہاکی انڈیا نے 25 نومبر سے 13 دسمبر تک چلی کے سینٹیاگو میں منعقد ہونے والے ایف آئی ایچ خواتین جونیئر ہاکی ورلڈ کپ 2025 کے لیے 20 رکنی ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم کا اعلان کیا۔ ورلڈ کپ کے 20 رکنی اسکواڈ میں دو متبادل کھلاڑی بھی شامل ہیں۔ ہندوستان کو پول سی میں جرمنی، آئرلینڈ اور نمیبیا کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ ہندوستانی ٹیم اپنی مہم کا آغاز یکم دسمبر کو نمیبیا کے خلاف کرے گی، اس کے بعد 3 دسمبر کو جرمنی اور 5 دسمبر کو آئرلینڈ کے خلاف میچ کھیلے جائیں گے۔ ہر پول سے ٹاپ ٹیمیں ناک آؤٹ مرحلے میں داخل ہوں گی، جو 7 سے 13 دسمبر تک کھیلا جائے گا۔ ہندوستانی ٹیم کی قیادت جیوتی سنگھ اور ہیڈ کوچ تشار کھانڈیکر کریں گے۔ گول کیپنگ کے فرائض ندھی اور انجل ہرشا رانی منج سنبھالیں گیں، جب کہ منیشا، لالتھوالانگی، ساکشی شکلا، پوجا ساہو اور نندنی کو دفاع کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مڈفیلڈ میں ساکشی رانا، ایشیکا، سنیلیتا ٹوپو، کپتان جیوتی سنگھ، کھاڈیم شیلیما چانو اور بنیما دھن پر انحصار کرے گا۔ سونم، پورنیما یادو، کنیکا سیواچ، حنا بانو، اور سکھویر کور پر مشتمل فارورڈ لائن، ایک مضبوط حملے کا وعدہ کرتی ہے۔ پرینکا یادو اور پاروتی ٹاپنو کو ٹورنامنٹ کے لیے اسٹینڈ بائی کھلاڑی کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ روانگی سے قبل ٹیم کے انتخاب کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ہندوستانی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم کے ہیڈ کوچ تشار کھانڈیکر نے کہا، اس وقت جس طرح سے میری ٹیم کھیل رہی ہے اس سے میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔ میرا بنیادی اصول ہاکی میں نظم وضبط ہے اور میں نے اس ٹیم کی تعمیر کے دوران اسی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ ہم سخت پریکٹس سیشن سے گزرے ہیں اور اپنے ڈھانچے کے اندر سخت محنت کی ہے۔ اسکورنگ ایریا میں لڑکیوں نے پچھلے کچھ مہینوں میں زبردست بہتری اور پختگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

زیوریو نے شیلٹن کے خلاف شاندار جیت کے ساتھ اے ٹی پی فائنلز کا آغاز کیا

ٹورین (اٹلی)، 10 نومبر (یو این آئی) دو بار کے چمپئن الیگزینڈر زیوریف نے اے ٹی پی فائنلز مہم کا آغاز شاندار فتح کے ساتھ کیا، انہوں نے امریکی ڈیبیو کرنے والے بین شیلٹن کو شکست دی۔ جرمن تجربہ کار الیگزینڈر زیوریو نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین شیلٹن کو 3-6، 6(6)-7 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کے اگلے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ میچ کے بعد زیوریو نے شیلٹن کے بارے میں کہا، وہ ناقابل یقین حد تک جارحانہ کھلاڑی ہے۔ شاید دنیا کے سب سے زیادہ جارحانہ کھلاڑیوں میں سے ایک ہے۔ ٹائی بریک میں انہوں نے شاندار آغاز کیا، ہاں، میں نے شاید ایک یا دو پہلے سروز گنوائے اور انہوں نے جو پاسنگ شاٹ مارا 4-5) پر) وہ حیرت انگیز تھا، میں نے محسوس کیا کہ چیزوں پر قابو پانا بہت اچھا تھا۔

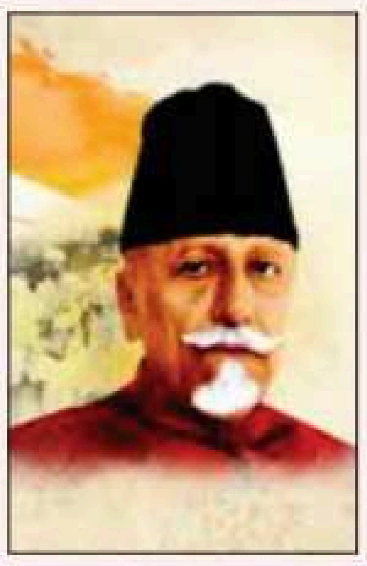

ہندوستان کی آزادی کا ایک ناقابل فراموش شخصیت مولانا ابوالکلام آزاد

محمد شمیم (ایم اے، بی ایڈ) تنگرابی بی بگان

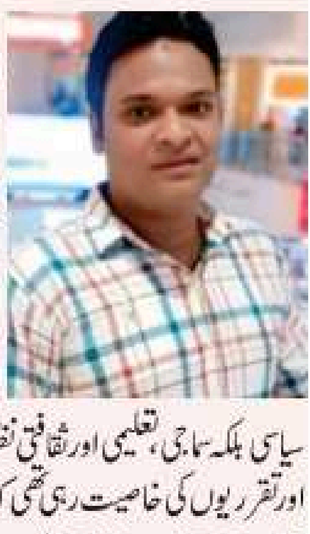

جب جب ہندوستان کی جنگ آزادی کا تذکرہ ہوگا تب تب ایک نام ہمارے کانوں میں گونجے گا۔ جنہوں نے نہ صرف یہاں کے لوگوں میں قومی یکجہتی کا درس دیا بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی کو یہاں سے ہجرت کرنے سے روک دیا اور بے باک وںڈر انداز میں دہلی کے جامع مسجد کی سیڑیوں سے جو دلفریب اور جذباتی تقریر کی کہ مسمانوں کے لڑکھڑاتے قدم کو پاکستان جانے سے روک دیا۔ وہ کوئی اور نہیں بلکہ یہاں کے پہلے وزیر تعلیم وسائنس وتکنالوجی کے وزیر محترم مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ جنہیں جواہر لال نہرو بڑے پیارے سے مولانا کہتے تھے۔ مولانا آزاد کا پورا نام ابوالکلام غلام محی الدین تھا۔ ہم لوگ ان کو مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے جانتے ہیں۔ مولانا کے معنی "عالم" ہے۔ ان کی پیدائش 11 نومبر 1888 میں مکہ شریف میں ہوئی تھی۔ ہر سال 11 نومبر کو ہم لوگ ان کا یوم پیدائش مناتے ہیں۔ ان کی پیدائش کے دن کو حکومت ہند نے "قومی یوم تعلیم" کے طور پر اعلان کیا ہے۔ وہ ایک ممتاز دانشور اور عظیم شخصیت تھے۔ اس کے علاوہ ان کی ادبی شخصیت ان کے مشہور کتابوں رسالوں سے جھلکتی ہیں۔ ان کے مشہور رسالہ الہلال اور البلاغ ہیں جبکہ مشہور کتابوں میں "انڈیا ونس فریڈم" اور "غبار خاطر" قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان کی جنگ آزادی کا ذکر ان کے بیان کے بغیر ادھورا سمجھا جائے گا کیونکہ انہوں نے نہ صرف اپنے سیاسی بلکہ سماجی، تعلیمی اور ثقافتی نظریوں سے متاثر کیا۔ انہوں نے زندگی کے ہر موضوع پر اپنی رائے بے باک انداز میں رکھا اور حقائق کو سماج میں لانے کی کوشش کی۔ مولانا آزادی کی تحریوں اور تقریروں کی خاصیت رہی تھی کہ مخالفین بھی ان کی ستائش کرتے ہیں۔ وہ انڈین نیشنل کانگریس پارٹی سے وابستہ رہے۔ وہ دو بار آئی این سی کے صدر رہے۔ 1923 میں سب سے نوجوان صدر بنے اور 1940 سے 1946 میں سب سے زیادہ وقت کے لئے صدر بنائے گئے۔ وہ ہندوستان کو تعلیمی نظام کے ذریعہ ایک ترقی یافتہ ملک بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے کھل کر خواتین کی تعلیم کی وکالت کی تاکہ ان کو بااختیار بنایا جاسکے۔ ان کا ماننا تھا کہ خاتین کی تعلیم معاشرہ کی مجموعی ترقی کی ضمانت ہے۔ انہوں نے ملک میں ساہتہ اکادمی، انڈین فلم سوسائٹی، انڈین کونسل فور اسٹوریکل ریشرچ جیسے ادارے قائم کئے جن کیلئے انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ ملکر انہوں نے آئی ٹی، ایمس اور چلڈرن بک ٹرس وغیرہ قائم کئے۔

ہندوستان کی آزادی کے رہنماؤں میں ان کا نام بہت نمایاں ہے کیونکہ وہ انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریکوں میں کئی بار شامل ہوئے اور جیل کی ہوا بھی کھانی پڑی۔ جیل میں رہنے کے دوران انہوں نے کئی کتابیں لکھی اور نہرو جی سے ہمیشہ اردو میں خط وکتابت کیا کرتے تھے۔ وہ کئی زبانوں میں دسترس رکھتے تھے جن میں انگریزی اور فارسی بھی شامل ہیں۔ ایسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ "ہزاروں سال نرگیش اپنی بےنوری پہ روتی ہے/ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔"

انہوں نے مسلمانوں کیلئے جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی قائم کیا تاکہ مسلمانوں کے بچے اس سے فیضیاب ہوسکیں۔ کلکتہ کے بالی گنج ملیٹری کیمپ گیٹ میں آج بھی مولانا آزاد صاحب کی پشتینی ملکیت موجود ہیں جسے حکومت ہند نے اپنی تحویل میں لے رکھا ہے۔ 22 فروری 1958 میں دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ان کی موت ہوگئی۔ انہیں دہلی کے چاندنی چوک جامعہ مسجد کے قریب سپردخاک کیا گیا۔ حکومت ہند نے مرنے کے بعد ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے 1992 میں انہیں بھارت رتن سے نوازہ۔

☆☆☆☆☆

سری لنکا کے خلاف ون ڈے اور 3 ملکی سیریز کیلئے پاکستانی ٹیم کا اعلان

لاہور، 10 نومبر (یو این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے سری لنکا کے خلاف ایک روزہ سیریز اور 3 ملکی ٹی 20 سیریز کے لیے پاکستانی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے، جس میں نوجوان بیٹر حسن نواز کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ پی سی بی سے جاری اعلامیے کے مطابق حسن نواز کو سری لنکا کے خلاف ایک روزہ اور پاکستان، سری لنکا اور زمبابوے پر مشتمل تین ملکی ٹی 20 سیریز سے باہر کر دیا گیا ہے۔ سری لنکا کے خلاف ایک روزہ سیریز 11 سے 15 نومبر تک راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلی جائے گی جبکہ تین ملکی سیریز 17 سے 29 نومبر کے دوران راولپنڈی اور لاہور میں کھیلی جائے گی۔ ٹی 20 سیریز کے لیے حسن نواز کی جگہ تجربہ کار بیٹر فخر زمان کو شامل کیا گیا ہے جبکہ ایک روزہ سیریز کے لیے ان کا کوئی متبادل نہیں رکھا گیا ہے۔ پی سی بی نے بتایا ہے کہ حسن نواز کو اس وقت جاری ملک کے سرفہرست فرسٹ کلاس ٹورنامنٹ قائد اعظم ٹرافی میں شرکت کے لیے ریلیز کر دیا گیا ہے۔ سری لنکا کے خلاف ایک روزہ سیریز کے لیے پاکستانی ٹیم ان کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگی:

شاہین شاہ آفریدی (کپتان)، بابر اعظم، ابرار احمد، فہیم اشرف، فخر زمان، حارث رؤف، حسیب اللہ، حسین طلعت، محمد نواز، محمد رضوان (وکٹ کیپر)، محمد وسیم جونیئر، نسیم شاہ، صائم ایوب، سلمان علی آغا

تین ملکی ٹی 20 سیریز کے لیے پاکستانی ٹیم میں شامل کھلاڑی:

سلمان علی آغا (کپتان)، بابر اعظم، ابرار احمد، شاہین شاہ آفریدی، صاحبزادہ فرحان (وکٹ کیپر)، عثمان خان (وکٹ کیپر)، فہیم اشرف، فخر زمان، محمد نواز، محمد رضوان (وکٹ کیپر)، محمد وسیم جونیئر، نسیم شاہ، صائم ایوب، محمد سلمان مرزا، عبدالصمد، عثمان طارق

ون ڈے سیریز شیڈول: 11 نومبر- پہلا ون ڈے، راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم، راولپنڈی
13 نومبر- دوسرا ون ڈے، راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم، راولپنڈی
15 نومبر- تیسرا ون ڈے، راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم، راولپنڈی

پاکستان، سری لنکا، زمبابوے ٹی 20 سیریز شیڈول
17 نومبر- پاکستان بمقابلہ زمبابوے، راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم، راولپنڈی
19 نومبر- سری لنکا بمقابلہ زمبابوے، راولپنڈی کرکٹ اسٹیڈیم، راولپنڈی
22 نومبر- پاکستان بمقابلہ سری لنکا، قذافی اسٹیڈیم، لاہور
23 نومبر- پاکستان بمقابلہ زمبابوے، قذافی اسٹیڈیم، لاہور
25 نومبر- سری لنکا بمقابلہ زمبابوے، قذافی اسٹیڈیم، لاہور
27 نومبر- پاکستان بمقابلہ سری لنکا، قذافی اسٹیڈیم، لاہور
29 نومبر- فائنل، قذافی اسٹیڈیم، لاہور

★★★

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 11th November, 2025

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل ، ۱۱ / نومبر ۲۰۲۵ء

مانچسٹر سٹی نے لیور پول کو ہرایا، ٹوٹنہم اور مانچسٹر یونائیٹڈ کا مقابلہ 2-2 ای برابر رہا

لندن، 10 نومبر (یو این آئی) مانچسٹر سٹی نے اتوار کو لیور پول کے خلاف 0-3 سے جیت کے ساتھ آرسنل کے اہم ٹائٹل حریف کے طور پر اپنی پوزیشن مضبوط کر لی۔ کوچ پیپ گوارڈیولا کی ٹیم کی لیور پول کی ٹیم پر غالب رہی جس نے وسط ہفتے میں ریئل میڈرڈ کے خلاف اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ایرلنگ ہالینڈ نے 29 ویں منٹ میں پہلا گول کیا جس کے بعد ہاف ٹائم سے ٹھیک پہلے نیکو گونزالیز نے برتری کو دگنا کردیا۔ جیریمی ڈوکو نے 63 ویں منٹ میں اسکور مکمل کیا، نیکو اور ریلی کی مدد سے شاندار اسکور کر کے ایک بڑی جیت حاصل کی۔ 3-0 سی جیت درج کر لی۔ ایسٹن ولا نے بھی اپنے کھیل سے متاثر کیا، جس نے فارم میں موجود بورن ماؤتھ کو 0-4 سے گھریلو جیت حاصل کی۔ ایمیلو بنیدیا اور اماد وو اونا نے ابتدائی گول کر کے اپنی ٹیم کو برتری دلائی جبکہ روز بارکلے اور ڈونیئل مالین نے دوسرے ہاف میں گول کر کے 4۔ 0 کے فرق سے جیت پر مہر ثبت کی۔

ٹوٹنہم اور مانچسٹر یونائیٹڈ کا مقابلہ 2-2 سے برابر رہا، جو گزشتہ سیزن کے یوروپا لیگ فائنل کی طرح تھا۔ برائن ایمبیو مو نے 32 ویں منٹ میں یونائیٹڈ کو برتری دلائی، اس سے قبل میتھیس ٹیل نے 84 ویں منٹ میں گول کر کے برابر کر دیا۔ اضافی وقت کے پہلے ہی منٹ میں رچرلیسن نے ٹوٹنہم کو آگے کر دیا، لیکن میتھیج ڈی لگٹ نے تقریباً آخری کک پر ایک کارنر سے 2-2 سے برابر کر دیا۔ چیلسی نے مالو گوسٹو، جان پیڈرو، اور پیڈرو نیٹو کے دوسرے ہاف کے گولوں کی بدولت اسٹامفورڈ برج پر سب سے نیچے والی وولور ہیمپٹن وانڈررز کو 0-3 سے شکست دی۔ ایک دیگر میچ میں برینٹ فورڈ نے نیوکیسل یونائیٹڈ کو 1-3 سے شکست دی۔ ہاروے بارنس نے نیوکیسل کو برتری دلائی لیکن کیون شیڈ نے برابری کی اور ایگور تھیاگو نے گول کر کے کیتھ اینڈریوز کی ٹیم کے پوائنٹس محفوظ کر لیے ۔ دیرینہ حریفوں کرسٹل پیلس اور برائٹن کے درمیان مقابلہ 0-0 سے برابری پر ختم ہوا۔

شمالی کوریا کی خواتین فٹ بال ٹیم نے فیفا انڈر 17 کا چوتھا ٹائٹل جیت کر عالمی ریکارڈ بنالیا

رباط، 10 نومبر (یو این آئی) شمالی کوریا کی خواتین فٹ بال ٹیم نے فٹبال کی تاریخ میں ایک نیا سنگ میل عبور کرتے ہوئے فیفا انڈر 17 خواتین ورلڈ کپ جیت لیا، ٹیم نے یہ چوتھا ٹائٹل جیت کر عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ فائنل میچ مراکش کے رباط اولمپک سٹیڈیم میں کھیلا گیا جہاں شمالی کوریائی کھلاڑیوں نے پہلے ہاف میں ہی 3 گول کر کے نیدرلینڈز کو 3 صفر سے شکست دی، جو اس ٹورنامنٹ میں پہلی بار شریک تھی۔

شمالی کوریا نے اس سے قبل 2008، 2016 اور 2024 میں بھی یہ ٹائٹل جیتا تھا اور وہ واحد ملک ہے جس نے 4 چیمپئن شپ جیتی ہیں۔ 2024 کے بعد فیفا نے خواتین ورلڈ کپ ہر سال منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، 2025 کے ٹورنامنٹ میں 24 ٹیمیں شریک ہوئیں، جن میں سے 4 ممالک پہلی بار میدان میں اترے، دفاعی چیمپئن شمالی کوریا نے فائنل تک پہنچنے سے پہلے میزبان مراکش کو 6-1، جاپان کو 5-1 اور سیمی فائنل میں برازیل کو 2-0 سے ہرایا۔ فائنل میں شمالی کوریائی ٹیم نے ابتدائی لمحے سے ہی جارحانہ حکمت عملی اپنائی اور ڈچ دفاع کو توڑ دیا، کم وون۔سم نے 14 ویں منٹ میں پہلا گول کیا۔ اس کے بعد پاک ریئے یونگ نے دوسرا اور ری یوئی گیونگ نے ہاف ٹائم سے قبل تیسرا گول سکور کیا، یہ 0-3 کی فتح فائنل میں سب سے بڑی مارجن تھی اور شمالی کوریا کی خواتین یوتھ فٹبال میں بالادستی کو ثابت کرتی ہے۔ دوسری جانب انفرادی ایوارڈز میں بھی شمالی کوریائی کھلاڑیوں نے کامیابی حاصل کی، یو جونگ ہیانگ نے گولڈن بال جیت کر بہترین کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا اور گولڈن بوٹ جیت کر آٹھ گول کے ساتھ ٹاپ سکورر بھی بنیں، کم وون۔سم نے سات گول کے ساتھ سلور بال اور سلور بوٹ حاصل کیا۔

آسٹریلیا کا سیریز کھیلنے سے انکار، افغان چیف سلیکٹر بھڑک اُٹھے

کابل، 10 نومبر (یو این آئی) کرکٹ آسٹریلیا پر افغانستان کرکٹ بورڈ کے چیف سلیکٹر اور سابق افغان کرکٹر اسد اللہ خان کی جانب سے اظہار برہمی کیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک بیان میں افغان چیف سلیکٹر اسد اللہ خان کا کہنا تھا کہ کرکٹ آسٹریلیا کا باہمی سیریز نہ کھیلنا اسپرٹ آف دی گیم کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ افغان ٹیم نے ایلیٹ کرکٹ میں پرفارمنس کے ساتھ مقام بنایا ہے، افغان ویمن ٹیم نے حالیہ برسوں میں میچز نہیں کھیلے، تبدیلی میں کچھ وقت لگے گا۔ افغانستان کرکٹ ٹیم کو غیر منصفانہ طور پر ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ اسد اللہ خان نے کہا کہ افغانستان ٹیم کو کامیابی فیورٹ ازم یا چیریٹی کی وجہ سے نہیں ملی، افغانستان نے کرکٹ کی دنیا میں کامیابی میرٹ کی بنیاد پر حاصل کی ہے، کرکٹ آسٹریلیا اور دیگر بورڈز کرکٹ کو سیاست سے جوڑ رہے ہیں۔

واضح رہے کہ طالبان کی جانب سے ستمبر 2021 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد آسٹریلیا نے افغانستان کے ساتھ کوئی دوطرفہ سیریز نہیں کھیلی ہے۔ سب سے پہلے کرکٹ آسٹریلیا نے نومبر 2021 میں ہوبارٹ میں شیڈول واحد ٹیسٹ میچ منسوخ کیا تھا، اس کے بعد مارچ 2023 میں یو اے ای میں ہونے والی 3 میچوں کی ون ڈے سیریز بھی منسوخ کردی گئی تھی۔ کرکٹ آسٹریلیا کی جانب سے واضح طور پر کہا جاچکا ہے کہ طالبان حکومت کی جانب سے خواتین کو کھیلوں میں حصہ لینے سے روکنے کے بعد وہ افغانستان کے خلاف کوئی بھی دوطرفہ سیریز نہیں کھیلیں گے۔

کوچوں نے اسٹرائیک ریٹ کے چکر میں بابر اعظم کی بیٹنگ خراب کردی: راشد لطیف

کراچی۔ 10 نومبر (یو این آئی): پاکستان کے سابق ٹیسٹ کرکٹر راشد لطیف نے کہا ہے کہ بابر اعظم کی تکنیک بہترین ہے، ان کے پاس کبھی بھی اتنے تکنیکی مسائل نہیں تھے۔ پاکستان کے سابق ٹیسٹ کرکٹر راشد لطیف نے سوشل میڈیا میڈیا ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ میرے خیال سے بابر اعظم کی تکنیک بہترین ہے اور رہے گی کیونکہ وہ کھیل کے تمام فارمیٹس میں مسلسل کارکردگی دکھا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال جب ان کی فارم گئی تو لوگوں اور کوچز نے سوچا کہ ان کی تکنیکی مسائل ہیں، لیکن میرے خیال میں ان کے پاس کبھی بھی اتنے تکنیکی مسائل نہیں تھے۔ پاکستان کے سابق ٹیسٹ کرکٹر کا کہنا تھا کہ تمام کوچز نے ان کی تکنیک کے ساتھ ساتھ انکے اسٹرائیک ریٹ کو بہتر بنانے کے لیئے ان سے بڑی بڑی شاٹس لگوانا شروع کردیں اور ان پر کام کیا جو کہ غلط طریقہ تھا۔ راشد لطیف نے کہا کہ کوچز نے اور انکی فارم واپس آنے کا انتظار نہیں کیا اور انہوں نے بابر کی بیٹنگ کو خراب کردیا۔ اب ان کی ابتدائی تکنیک میں تھوڑی سی تبدیلی آئی ہے، لیکن اُس کو بابر کو خود ٹھیک کرنا ہوگا وہ کوئی کوچ بہتر نہیں کرسکتا۔

نوواک جوکووچ نے ٹینس کی دنیا میں تاریخ رقم کردی

ایتھنز، 10 نومبر (یو این آئی) سربیا کے عالمی شہرت یافتہ ٹینس کھلاڑی نوواک جوکووچ نے یونان میں ہیلینک چیمپئن شپ کے فائنل میں اٹلی کے کھلاڑی لورینزو موسیتی کو شکست دے کر اے ٹی پی ٹور کے معمر ترین چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے 101 واں ٹائٹل اپنے نام کرلیا۔ یونان میں کھیلے گئے ہیلینک چیمپئن شپ کے فائنل میں 38 سالہ جوکووچ نے اطالوی کھلاڑی لورینزو موسیتی کو سخت مقابلے کے بعد

4-6، 6-3، 7-5 سے ہرا کر اے ٹی پی ٹور میں اپنا 101 واں ٹائٹل جیت لیا۔ رپورٹس کے مطابق دونوں کھلاڑیوں کے درمیان مقابلہ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہا اور اس دوران پہلی بار جوکووچ نے موسیتی کے خلاف ہارڈ کورٹ پر ایک سیٹ کھویا تاہم وہ دوسرے سیٹ میں واپس آ گئے اور نیٹ کے قریب ایک کراس کورٹ ڈراپ شاٹ کھیلتے ہوئے پوری طرح اسپلٹس کیے۔ ایک موقع پر جوکووچ 4-5 پر ٹائٹل کے لیے سرو کرتے ہوئے اپنی سروس گنوا بیٹھے لیکن انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور پھر بھرپور انداز میں واپسی کرتے ہوئے موسیتی کو ہرادیا۔ انہوں نے میچ جیت کر راجر فیڈرر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ہارڈ کورٹ پر اپنا ریکارڈ 72 واں ٹائٹل اپنے نام کرلیا۔ سربیا کے اسٹار جیت کے بعد تھکے ہوئے نظر آئے اور بھرپور انداز میں جشن نہیں منا سکے لیکن 23 سالہ موسیتی کو گلے لگانے کے بعد خوشی کے عالم میں اپنا ٹی شرٹ پھاڑ کر جیت کا جشن منایا۔ میچ میں کامیابی کے بعد جوکووچ نے کہ یہ ایک ناقابل یقین مقابلہ تھا، تقریباً تین گھنٹے جسمانی طور پر بہت سخت اور تھکا دینے والا میچ تھا اور لورینزو نے واقعی بہت اچھا کھیلا۔ انہوں نے کہا کہ یہ میچ کسی کے بھی حق میں جاسکتا تھا اس لیے اُس کی عمدہ کارکردگی پر مبارک باد اور مجھے خود پر فخر ہے کہ میں یہ میچ جیتنے میں کامیاب ہوا۔ اے ٹی پی ٹور کی اس اہم کامیابی کے بعد مجموعی فہرست میں اب جوکووچ کے ٹائٹلز کی دوڑ میں راجر فیڈرر سے صرف دو قدم پیچھے ہیں جبکہ سرفہرست جمی کونرز ہیں جنہوں نے 109 ٹائٹل جیت رکھے ہیں۔

اے ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ: جاپان کے خلاف ہندوستان کی مہم کا پہلا امتحان

نئی دہلی، 10 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی خواتین کی فٹ بال ٹیم اگلے سال تھائی لینڈ میں ہونے والے اے ایف سی انڈر 20 خواتین کے ایشیائی کپ میں جاپان کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرے گی۔ آج یہاں اعلان کردہ قرعہ اندازی کے مطابق، ہندوستانی خواتین کی فٹ بال ٹیم کو اگلے سال تھائی لینڈ میں ہونے والے اے ایف سی انڈر 20۔ خواتین کے ایشیائی کپ کے لیے پیر کو جاری کردہ ڈرا میں گروپ سی میں رکھا گیا ہے۔ ڈرا میں ہندوستان کی جوڑی جاپان، آسٹریلیا اور چینی تاپے کے ساتھ ہے۔ ہندوستان، 20 سال بعد اے ایف سی انڈر 20۔ ویمنز ایشین کپ کے لیے کوالیفائی کر کے اپنی مہم کا آغاز جاپان کے خلاف کرے گا، اس کے بعد آسٹریلیا اور چائنیز تاپے آئیں گے۔ گروپ اے میں میزبان تھائی لینڈ کا مقابلہ چین، ویتنام اور بنگلہ دیش کے ساتھ ہے۔ گروپ بی میں جنوبی کوریا، شمالی کوریا، ازبکستان اور اردن شامل ہیں۔

HRH Prince **Dr. M. A. Ali**
Director
World meet Thailand, Indonesia & UK.
&
Janab Asghar Ali Khan
Director & Founder of
Kolkata Public English School.

Congratulates

The Students for Passing Yellow Belt Exam and being Provisionally selected to Represent India in the forthcoming World Meet 2026 at Royal Thai Army Club Bangkok Thailand on 28th May 2026.

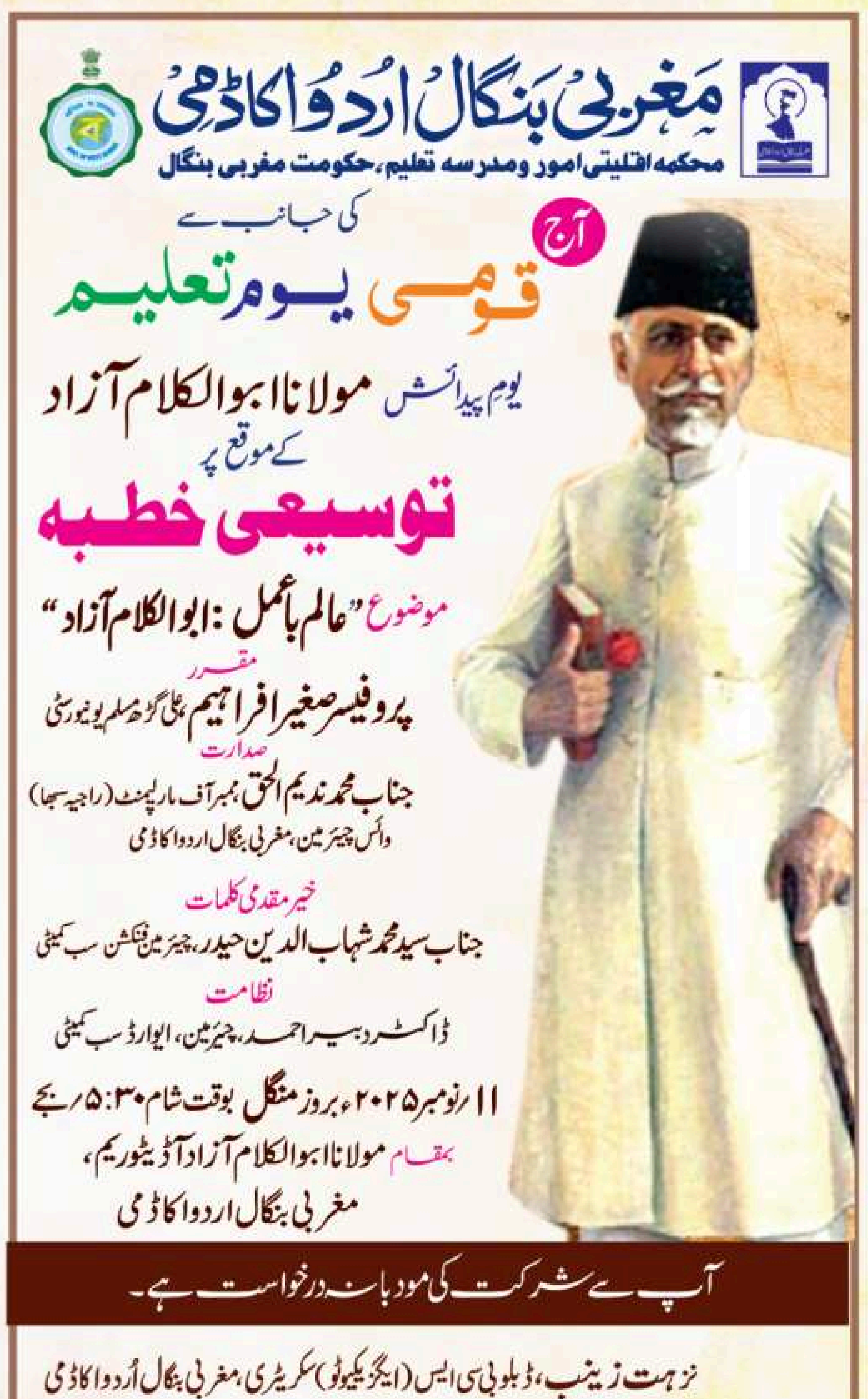

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 ر چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی ۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804